صلے کا بسم اللہ الرحمن الرحیم ستارہ

حمد اوس خدا کو جو عالم کا پروردگار ہے اور درود و سلام اوس نبی پر
جو سب نبیون کا سردار ہے ٭ بعد ازان عباس بن ناصر علی الوخ
بن فضل اللہ العلامۃ الحاجموی غفر اللہ لہم کہتا ہے کہ سنہ
بارہ سو انچاس ہجری مین جب میرے بہائی قاسم علی نے نہایت
سخی و شجاع و مجاہد تہا اور میرے والدہ نے انتقال کیا مینے کتاب
دقائق الاخبار کو کہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی
رحمۃ اللہ علیہ نے موت کے احوال مین تصنیف کی تہی متعلق
عربی سے سلیس اردو مین ترجمہ کیا تا فائدہ اوسکا عام ہو جاوے

اور ثواب اوسکا مینی اون دونوکی روحونکو بخشا اور جو
شخص اس کتاب سی فائدہ پاوی اور نفع اوٹہاوی اوس سی
امید ہی کہ اس مغموم کو اور اون دونو مرحوم کو اپنی دعا سی محروم
نکری اور اصل کتاب مین مینی کچہہ کمی و بیشی نہین کی مگر بعضی
جگہونمین بضرورت یا بقصد اختصار اور نام اس ترجمی کا
صبح کا ستارہ ہی اسواسطی کہ یہ زمانہ بہی آخری ہی اور اسمین
آخر وقت کا حال بہی مسطور ہی اور خلق کو اس سی ہدایت ہی حاصل ہوتی

انشاء اللہ تعالی	پہلا باب نور محمدی کی بیانمین	حدیث مین ہی

کہ اللہ تعالی نی ایک درخت پیدا کیا جسمین چار شاخین تہین
سو شجرۃ الیقین اوسکا نام رکہا پہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نور کو
سفید موتی کی پردہ مین طاؤس سا بناکر اوس درخت پر

بٹھایا اوسنی ستر ہزار برس اوسکی تسبیح کی بعد ازان حیا کا

آئینہ پیدا کر کی اوسکی آگی دہرا جب طاوس نی اوسمین اپنی

صورت دیکھی نہایت ہی حسین و جمیل و زیبا و شکیل تب

حق تعالی سی حیا کی آور پانچ دفعہ حق تبارک و تعالی کو سجدہ کیا

سو وہی سجدے اوس پر فرض موقت ہو گئی کہ حق تعالی نی محمد

صلے اللہ علیہ وسلم کو اور اونکی امت کو پنج وقتہ نماز کا حکم کیا پھر حق

تعالی نی اوس نور کی طرف دیکھا تب شرم سی وہ پسینا پسینا

ہو گیا سو اوسکی سر کے عرق سی فرشتے پیدا ہوئی اور چہرہ کے عرق سی

عرش کرسی لوح قلم چاند سورج تاری اور جو کچھ آسمانو زمین میں ہے

اور سینہ کی عرق سی انبیا و رسل و علما و شہدا و صلحا او ابرو

کی عرق سی سب اہل ایمان اور کانونکی عرق سی یہود و نصاری و مجوس

وغیرہ

وغیرہم کی ارواح اور بہشت کے عرش سے بیت المعمور اور کعبہ و بیت
المقدس اور ساری دنیا کی مسجدوں کی زمین اور باپوں کی عرق سے
زمین پورب سے پچھم تک اور جو کچھ اوس میں ہے سب پیدا ہوا پھر حق
تعالی نے فرمایا کہ اے نور میرے حبیب کے نظر کر سو اوس نے دیکھا اپنے
آگے ایک نور اور پیچھے ایک نور اور داہنے ایک نور اور داہنے ایک نور
اور بائیں ایک نور یہ چاروں یار تھے رضی اللہ تعالی عنہم پھر اوس
نور نے ستر ہزار برس تسبیح کہے تب حقتعالی نے اوس سے ارواح
انبیا کو پیدا کیا اونسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہلایا پھر عقیق سرخ
سے ایک قندیل شفاف پیدا کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کے
جسطرح دنیا میں تھے اوسی طرح بنا کر قندیل میں رکھا اور تمام
روحوں نے اوسکے گرد طواف کیا اور ستر ہزار برس تسبیح تہلیل کیے

پر خدا تعالی نے سبکو حکم کیا کہ اوسکی طرف دیکھیں سو جسنے اوسکی
سر کو دیکھا خلیفہ و سلطان ہوا اور جسنے پیشانی کو دیکھا امیر
عادل ہوا اور جسنے بہونکو دیکھا نقاش ہوا اور جسنے کانونکو
دیکھا صاحب تمتع و صاحب اقبال ہوا اور جسنے انکہونکو دیکھا
حافظ قرآن ہوا اور جسنے رخسارونکو دیکھا سخی و عاقل ہوا
اور جسنے بینی کو دیکھا طبیب و عطار ہوا اور جسنے ہونٹہونکو
یا دانتونکو دیکھا خوبرو ہوا اور جسنے مونہہ کو دیکھا روزہ دار ہوا
اور جسنے زبان کو دیکھا بادشاہونکا قاصد ہوا اور جسنے
حلق کو دیکھا واعظ و موذن ہوا اور جسنے داڑہی کو دیکھا
جہاد کرنے والا ہوا اور جسنے گردن کو دیکھا تاجر ہوا اور جسنے
دونو بازوونکو دیکھا تیغ زن اور نیزہ باز ہوا اور جسنے صرف

داہنی

داہنی بازو کو دیکھا حجام ہوا اور جسنے صرف بائین بازو کو دیکھا
جلاد ہوا اور جسنے داہنی ہتھیلی کو دیکھا صراف ہوا اور جسنے
بائین ہتھیلی کو دیکھا نابینی جوکھنی والا ہوا اور جسنے دونو
ہتھیلیون کو دیکھا سخی وصاحب کسب ہوا اور جسنے دونو ہاتھونکی
پشت کو دیکھا بخیل ہوا اور جسنے داہنی ہاتھ کے اونگلیونکو دیکھا
کاتب ہوا اور جسنے بائین ہاتھ کے اونگلیونکو دیکھا درزی ہوا
اور جسنے سینہ کو دیکھا عالم ومجتہد ہوا اور جسنے پشت کو
دیکھا متواضع اور شرع کا مطیع ہوا اور جسنے پہلو کو دیکھا
غازی ہوا اور جسنے شکم کو دیکھا قانع وزاہد ہوا اور جسنے
زانو کو دیکھا راکع وساجد ہوا اور جسنے پاؤن دیکھا شکاری
ہوا اور جسنے قدم کی نیچے دیکھا بڑا چلنے والا ہوا اور جسنے پرچھائین کو

دیکھا اسنے روزی ہوا اور جسنے نہ دیکھا یہودی و نصرانی و کافر و
مشرک ہوا۔ اور جاننا چاہئے کہ حق تعالیٰ نے نماز لفظ احمد کے صورت پر
مقرر کیا قیام الف کے مانند اور رکوع حے کی مانند اور سجدہ میم کی
مانند اور نشست دال کے مانند۔ اور خلق کو لفظ محمد کے صورت پر
پیدا کیا سر میم کی طرح گول اور دونوں ہاتھ حے کی مانند اور شکم میم مانند
اور دونوں پانو دال کے مثال اور کوئی کافر اونکی صورت پر جلایا نجایگا
بلکہ صورتیں اونکی بدل دیجائینگی تمام ہوا پہلا باب مترجم [illegible]
اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نور سے سب کچھ
پیدا ہوا تو سگ اور خوک اور کافر بھی اوسی سے پیدا ہوئے اور اس سے
اونکا نجس ہونا لازم آتا ہے: کہونگا میں نور محمدی اصل تمام اشیا کا ہے
اور فروع کے آثار و احکام اصل پر جاری نہیں ہوتے دیکھو تخم سے سبزہ

اور دانہ

اور دانہ پیدا ہوتا ہے اور سبزی اور دانہ سے جانوروں کا گوشت اور
یہ سب ملکر انسان کی غذا ہوتی ہے اور وہ غذا مرد کی پشت پر پہنچ کر
نطفہ بنتی ہے اور عورت کے سینہ پر پہنچ کر دودھ اور رگوں پر پہنچ کر خون
اور مثانہ میں جاکر بول اور ہر جگہ نیا حکم اور نیا اثر پیدا کرتی ہے اور مٹی
اون حکموں اور اثروں سے مبرا ہے اسی طرح سیاہی کہ دوات میں ہے
سب حرفوں کی اصل ہے لیکن قرآن کے حروف جب اوس سے بنتے ہیں
تب یہ حکم پیدا کرتی ہے کہ ناپاک آدمی اوسکو نہ چھوئے اور پیدا اور
شیطان کا نام جب اوس سے لکھا جاتا ہے تو قابل تعظیم نہیں ہوتے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امی اسی واسطے کہتے ہیں کہ سب اشیا کے
اصل ہیں کیونکہ ام کا لفظ زبان عرب میں بمعنی اصل کے آتا ہے
جیسے ام القری مکہ کہ سب گانوؤنکا اصل ہے اور ام الکتاب سورہ فاتحہ

کہ تمام قرآن بطرز اجمال اوسمین مندرج هی اور اسیطرح ام الرماع وام

الامراض وغیر ذالک دوسرا باب آدم علیہ السلام کی پیدایش مین ابن

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا هی کہ حق تعالی نی آدم علیہ السلام کو

ملک ملک کے خاک سے پیدا کیا سر کعبہ کے خاک سے اور سینہ دہنا کے

خاک سے اور پشت و شکم ہند کے متی سی اور دونو ہاتہ پورب کے

متی سی اور دونو پانون پچہم کے متی سی اور ایک روایت یہ ہے

کہ سر بیت المقدس کی خاک سے اور چہرہ ایک بہشت کے خاک سے

اور دانت ہند کے خاک سے اور ہاتہ کعبہ کے خاک سی اور ہڈیان پہاڑ کے

خاک سے اور بعضے بعضا بابل کے خاک سے اور پشت عراق کی خاک سے

اور دل فردوس کے خاک سی اور زبان طائف کے خاک سے اور انکہین

حوض کوثر کی خاک سے اور سر جو بیت المقدس کی خاک سے تہا

کہا یہ

اس سبب سے عقل و فہم و نطق کا مکان ہوا اور مونہ کہ بہشت کے
خاک سے تہا محل زینت ہوا اور انکہیں کہ حوض کوثر کی خاک سے
تہاین موضع ملاحت ہوین اور دانت کہ ہند کی خاک سے
تہی جای حلاوت ہوئی اور ہاتہ کہ کعبہ کے خاک سی تہی مقام سخاوت
ہوئے اور پشت کہ عراق کی خاک سی تہی قوت کے جگہ ہوئی اور
وہ بعض اعضا کہ خاک بابل سی تہی موضع شہوت ہوئے اور
استخوان کہ پہاڑ کی خاک سی تہی مصبوطی اور کراین کی جگہ ہوئی اور دل
کہ بہشت فردوس سے تہا معدن ایمان و عرفان ہوا اور زبان کہ
طائف سے تہی مکان شہادت کی یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہنی کے
ہوئے اور آدم علیہ السلام کی بدن مین نو دروازہ بنائی سات
جہری مین دو انکہین دو کان دو نتہنی ایک مونہ اور دو موضع مخصوص

اور اوسکو پانچ حواس دئی بصر و سمع و ذوق و شم و لمس
اور جب روح کو حکم دیا کہ اوسکی مونہہ مین یا دماغ مین داخل ہوی
روح دو برس تک اوسکی گرد پہری پہر آنکہونمین اوتری اور جسم کو
دیکہا تو مٹی پایا پہر جب کانونمین پہونچی فرشتونکی تسبیح سُنی
پہر ناک مین اوتر کر چہنکی اور بیشتر اسکی کہ چہینک سی
فراغت پاوی حق تعالی نی اوسی الحمد للہ کہنا سکہا دیا
پہر جب اوسنی الحمد للہ کہا تب خدائے تعالی نی فرمایا یرحمک
ربک یا آدم پہر سینہ مین اوتر کر اوسنی اوٹہنی کا ارادہ کیا لیکن
اوٹہہ نہ سکی اسی معنی مین حق تعالی نی فرمایا وکان الانسان عجولا
یعنی آدمی بڑا جلد باز ہی پہر جب پیٹ مین پہنچی کہانیکی محتاج ہوئی
پہر تمام بدن مین پہیل گئی تب ساری مٹی خون و گوشت و رگ و پی

بنکی پہر حق تعالی نی اوسی ناخن کا لباس پہنا دیا سری پاؤن تک
سفید شفاف چمکتا ہوا کہ ہر دن اوسکا حسن بڑہتا تہا پہر جب
اوسنی گناہ کیا وہ خلعت اوتار لی گئی اور ذرا سا نشان یادگار کی
واسطی اونکلیون مین چہوڑ دیا گیا پہر جب اللہ تعالی آدم کو بنا چکا
اور روح اونکی بدن مین داخل ہو چکی نور محمدی اونکی ماتہی پر پہنچ کر
ماہ دو ہفتہ کی مانند چمکا پہر اونہین بہشتی تخت پر بیٹہلایا اور
فرشتون نی کہار بنکر سو برس تک اونکو آسمانونکی عجائبات دکہلائی
پہر اونکی واسطی مشک خالص سی ایک گہوڑا پیدا کیا گیا جسکا نام میمونہ تہا
اور موتی مونگی کی دو بازو رکہتا تہا سو آدم علیہ السلام اوسپر سوار ہوئی
اور جبرئیل علیہ السلام نی اونکی باگ پکڑی اور میکائیل و اسرافیل
داہنی بائین جلو مین چلی اور آسمانکا تماشا اونکو دکہلایا اور وہ

فرشتونکو سلام کرتی تہی اور کہتی تہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
سو فرشتے کہتی تہی وَعَلَیکُمُ السَّلَامُ بس حق تعالی نے فرمایا
کہ ای آدم تیری اور تیری ایمان دار اولاد کی درمیان قیامت تک
یہی تحیت رہیگی تمام ہوا دوسرا باب مترجم کہتا ہی بیان سی
معلوم ہوا کہ جو اسوقت کے بہتیری مسلمان بجای السلام علیکم کی
بندگی مجرا آداب وغیرہ نئی نئی انہونی الفاظ کہتی ہین جنہین
شرع نی نہین بتایا سو اونکا کہنا اچہا نہین کیونکہ اسمین قدیمی
سنت کا ترک کرنا اور نئی باتونکا اپنی طرف سے ایجاد کرنا لازم آتا ہی
اور مشکوۃ مین ہی کہ السلام علیکم سی پیشتر لوگ آپسمین اَنْعَمَ
اللّٰہُ بِکَ عَیْنًا کہتی تہی جب اسلام پہیلا اوسکی بجائی السلام علیکم
مقرر ہوا اور وہ متروک ہوا اور ہند مین ایک اور رسم ہی کہ اگر اہل

حرف وغیرہ جو چھوٹی اُمت کہلاتی ہے بڑی آدمیوں سے السلام علیکم

کہیں تو وہ لوگ صدبہ خفا ہوتے اور ان بیچارونکو ایذا پہونچاوین

سو علاج اسکا یہ ہے کہ چھوٹی لوگ بجائے السلام علیکم کی فقط سلام

یا میان سلام یا سلام صاحب یا سلام جی کہیں کیونکہ حذف کرنا علیکم کا

رواھی قال اللہ تعالیٰ قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ

تیسرا باب فرشتونکی پیدائش میں

جاننا چاہئے کہ حق تعالیٰ نے چار فرشتے بزرگ پیدا کئے اسرافیل

و میکائیل و جبرئیل و ملک الموت یعنی عزرائیل علیہم السلام

اور تدبیر عالم کی انکی سپرد کی پس جبرئیل کو وحی کا کام سپرد

کیا اور میکائیل علیہ السلام کو مینہ برسانی اور رزق پہونچانے پر مقرر کیا

اور عزرائیل علیہ السلام کو روحوں کا کام دیا اور اسرافیل علیہ السلام کو

صور پھونکنی کا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نی فرمایا ہی کہ
کہ اسرافیل علیہ السلام نی حق تعالی سی ساتون آسمانون اور ساتون
زمینونکی قوت مانگی سو حق تعالی نی عنایت کی اور ہواؤنکی قوت
اور پہاڑونکی قوت اور جن و انسانکی قوت اور چوپایونکی قوت
مانگی سو وہ بہی عنایت کی اور اونکی سر سی پاؤن تک زعفرانی
بال ہین اور بہت منہ اور بہت زبانین اون بالونمین جیسی ہین
سو وہ ہر زبان سی دس لاکہ بولیونمین تسبیح کہتی ہین اور اونکی
ہر ایک سانس سی ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہی سو وہ سب کی سب
قیامت تک اللہ تعالی کی تسبیح کہتی ہین اور وہ مقربین ہین اور
عرش کی اوٹہانی والی اور کرام الکاتبین اور سب اسرافیل علیہ السلام کی
صورت ہین اور ہر روز اسرافیل علیہ السلام تین بار جہنم کی طرف دیکہتی ہین

اوریہ

اور بدن اونکا دبلا اگر کھانیکی چلی کی موافق ہوجاتا ہے پہر سبب
روتے ہین اور زاری کرتی ہین اور اگر حقتعالی اونکی آنسوونکو نہ روکے
تو ساری زمین آنسوون سی بہر جائی اور نوح علیہ السلام کا سا طوفان
ظاہر ہو اور اتنی لانبی چوڑی ہین کہ اگر سارے دریاؤنکا پانی اونکی
سر پر ڈالین تو ایک قطرہ زمین پر نہ گری اور میکائیل علیہ السلام ۱۵۰
پانسو برس بعد اسرافیل ع کی پیدا ہوئی اونکی سر سی پاؤن تک
زعفرانی بال ہین اور زبرجد کے بازو ہین اور ہر بال مین دس لاکہ زبان
ہین اور دس لاکہ آنکہین ہر آنکہ سے روتے ہین تا حقتعالی مومنون
پر رحمت کری اور ہر زبان سی مغفرت مانگتی ہین اور ہر آنکہ سے
ستر ہزار بوندین ٹپکتی ہین اور ہر بوند سی ایک فرشتہ میکائیل کی
صورت پیدا ہوتا ہے اور سب قیامت تک تسبیح کہتی ہین اور وہ

میکائیل عم کی صورت مددگار ہین اور کروبی کہلاتی ہین اور مینہ

پر اور سبزی پر اور پہلون پر اور رزق پر معین ہین کوئی بوند

دریا مین اور کوئی پہل درختو نمین اور کوئی گہاس کا تنکا زمین پر

نہین جسپر ایک موکل میکائیل کا نہو اور جبرئیل عم پانسو برس

بعد میکائیل عم کی پیدا ہوئی اونکی ایک ہزار چہ سو بازو ہین اور

سرسی پاؤن تک زعفرانسی بال اور دونوا نکہون کے

بیچ مین سورج اور ہر بال پر چاند اور تاری ہین اور ہر روز تین سو

ساٹہ دفعہ نور کے دریا مین بیٹہتی ہین اور جب نکلتی ہین تو اونکی

بازوؤن سی جتنی قطرہ کرتی ہین اوتنی ہی فرشتہ جبرئیل

کی صورت پیدا ہوتی ہین اور قیامت تک تسبیح کہتی ہین اور وہ

روحانی کہلاتی ہین اور ملک الموت علیہ السلام کی صورت بہت

خلق الموت والحیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول
ھی کہ حقتعالی نی موت کو ہزار پردہ مین پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں سی
بڑا اور ستر ہزار زنجیرونمین اوسی جکڑا ہر زنجیر اتنی لانبی کہ اگر ہزار
برس چلی تو اوسکا چھور ملی اور فرشتی اوسکی پاس نجاتی تہی اور
اوسکا مکان نجانتی تہی لیکن اوسکی آواز سنتی تہی بعد آدم علیہ السلام
کی وقت تک نجانتی تہی کہ وہ کون ہے بعد ازان حقتعالی نی ملک الموت
کو فرمایا کہ مینی تجکو موت پر مسلط کیا ملک الموت نی کہا یا رب
موت کیا چیز ہے تب حقتعالی نی پردی اوٹہا دئی اور ملک الموت نی
موت کو دیکہا پہر حق تعالی نی فرشتون سی فرمایا کہ سب کہڑی ہوا ور
موت کو دیکہو سو جب سب کہڑی ہوئی تب موت کو فرمایا کہ اپنی

سب بازوون سی اوڑی اور اپنی سب انکہین کہو ی لیس جب موت

اوڑی سب فرشتے بیہوش ہوکر گر پڑی اور ہزار سال کی بعد ہوش مین

آی اور کہا یارب اس سی بڑا ہی کچہ تونی پیدا کیا ہی فرمایا مین نی ایسی

پیدا کیا ہی اور مین بزرگتر ہون اور سب خلق اسی چکہیگی پہر فرمایا کہ

ای عزرائیل مینی تجہکو اسپر مسلط کیا عزرائیل نی کہا یارب مین ایسی

کس بل بوتی سی پکڑون یہ تو بہت ہی بڑی ہی تب حقتعالی نی

اوسی ایسا زور بخشا کہ اوسنی موت کو پکڑ لیا اور موت اوسکی تابع

ہوگئی اور کہنی لگی یارب مجہی حکم دی تو ایکبار آسمان مین ندا کرون

فرمایا اچہا ندا کر تب موت نی کڑک کر چنگہاڑا کہ مین وہ موت ہون

کہ ہر دوست کو جدا کرونگی اور جورو خصم مین جدائی ڈالونگی مین

ہون کہ باپونکو بیٹون سی الگ کرونگی اور بہائیونکو بہنون سی

بچہڑاؤنگی مین وہ ہون کہ بنی آدم کی قوتین گہٹا دونگی اور بچے

بالا ہوتی ڈہا دونگی اور گہردن اور شہرونکو اجاڑ دونگی مین وہ

موت ہون کہ تمکو ہلاک کرونگی اگرچہ مضبوط برجون مین جاکر

چہپو مین وہ ہون کہ کوئی مخلوق مجہسے جانبر نہوگی اور جب

موت کسی پر اوترتی ہی تو ایک صورت بنکر اوسکی سامنی کہڑی

ہوتی ہی تب وہ بولتا ہی کہ تو کون ہے اور کیا چاہتا ہی کہتی ہی مین موت

ہون تجہے دنیا سے نکالونگی اور تیری اولاد کو یتیم کرونگی اور تیری بیبیونکو

رانڈ بناؤنگی اور تیرا مال تیری وارثونکو دلواؤنگی جنہین تو زندگی

مین بچاتا تہا اور تو نی آج تک اپنی واسطی نیکی نکمائی سو اب مین

آپہونچی یہ سنکر وہ منہ پہیر لیتا ہی تب موت دوسری طرف سے

اوسکی سامنی جاکر کہڑی ہوتی ہی اور کہتی ہی تو مجہی نہین پہچانتا مین

ہون جسنے تیری ماباپ کے جان قبض کے اور تو کہڑا دیکہتا تہا اب تجہکو
لینی آئی ہون تا اولاد تیری دیکہی مین وہ موت ہون جسنے اگلی
بڑی بڑی گردہون کو ہلاک کیا ؛ پہر کہتی ہے بتا تونی دنیا کو کیسا
پایا تب یہ کہتا ہی کہ مینی اوسے مکار و غدار و بیوفا پایا پہر حق
تعالی دنیا کی صورت اوسکی سامہنی بہیجتا ہے وہ کہتی ہی کہ ای گنہگار
شرماتا نہین تونی مجہہ مین گناہ کیا اور آپکو نافرمانون سے باز نرکہا
اور حرام اور حلال مین فرق نکیا اور سمجہا کہ مین دنیا سے جدا نہ
ہونگا سو مین تجہسے اور تیری عمل سے بیزار ہون ؛ اور مال آکر کہتا ہے
ای گنہگار تونی مجہی ناحق طرح سے کمایا اور غریب غربا کو ندیا آخر
آج مین دوسری کے ہاتہ پڑا ؛ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی قولہ تعالی
یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم

یعنی اوس دن مال و اولاد فائدہ نہ دینگی مگر جو اللہ تعالی کے پاس آدمی
ایسا دل لیکر جو ما سوا اللہ سے فارغ و سلامت ہو بعد ازان موت روح کو
لیلیتی ہے اگر مومن ہے تو سعادت کے ساتھ اور اگر منافق ہے تو شقاوت کے ساتھ

پانچوان باب اس ذکر مین کہ موت کس طرح روح کو لیتی ہے

13 کتاب النبوی مین مقاتل بن سلیمان مفسر سے منقول ہے کہ ملک
الموت علیہ السلام کا ایک تخت ہے ساتوین آسمان مین نور سے بنا ہوا جسکے
ستر ہزار پائے ہین اور ملک الموت کے چار بازو ہین اور ہر جاندار کے
مقابل اوسکے بدن مین مونہہ اور آنکھین اور ہاتھ ہین سو جو مونہہ او
جس شخص کے مقابل ہے اوسی مونہہ سے اوسکو دیکھتا ہے اور اوسی ہاتھ سے
اوسکی جان قبض کرتا ہے اور بعد قبض کرنیکے وہ مونہہ اوسکا اور ہاتھ ملک
الموت کے بدن سے جاتا رہتا ہے اور ایک پاؤن ملک الموت کا دوزخ کے

پل پر میں دوسرا بہشت کی تخت پر اور بدن اتنا بڑا ہی کہ اگر سارے
دریاؤں کا پانی اوسکی سر پر ڈالیں تو ایک بوند زمین پر نگری
اور کہتی ہیں کہ تمام دنیا ملک الموت کے سامنے اسطرح ہے جیسے
ایک خوان طرح طرح کی کہانوں سے بہرا ہوا کسیکے سامنے رکہا ہو
کہ جو چیز چاہے اوسمیں سے کہالیوے۔ اور کہتی ہیں کہ جب خلق
فنا ہو جاویگی ملک الموت کے بدنکی تمام آنکہیں بند ہو جائینگی مگر
آٹہ اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و عزرائیل اور چار عرش کے
اوٹہانی والے۔ اور کعب رضی اللہ عنہ سی منقول ہے کہ حقتعالی نے
عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہی اور جتنی افراد مخلوقات کے
ہیں اوتنی ہی اوسمیں پتی ہیں سو جسکی عمر تمام ہو چکی اور
چالیس دن زندگی کے باقی رہ جاتے ہیں ایک پتا ٹوٹکر عزرائیل علیہ السلام کے

کو دمین اگر کرتا ھي عزرائیل کو خبر ہوجاتي ھي اور اوس شخص کي جان

قبض کرني پر مستعد ہوتے ہین اور جس دن سي بنا کرتا ھي اوسي

دن سي وہ شخص آسمان پر مردہ مشہور ہوتا ھي اگرچہ دنیامین چالیس دن

تک زندہ رہتا ھي اور کہتي ہین جب کسیکي عمر تمام ہوتي ھي تب

وہ فرشتہ جو اوسکے دمون پر موکل ھے ملک الموت سے کہتا ھي کہ

فلاني کي سانسین پوري ہوچکین اور جو اوسکي رزق اور اعمال پر

متعین ھے کہتا ھي کہ اوسکي روزي اور اوسکي سب کام تمام ہوئي اور

حقتعالي ني ایک فرشتہ پیدا کیا ھي جسکا نام ملک الارحام ھے

اوسکا کام یہ ھي کہ نطفہ مین اوس جگہ کي مٹي ملا دیتا ھي جس جگہ

وہ شخص مریگا سو بندہ ہر جگہ پر گراتا ھي اور آخر وہین جا کر مرتا ھي جیسا کہ موت

یہي قولہ تعالی قل لو کنتم في بیوتکم لبرز الذین کتب

عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ كَهْدِي اي محمد كه اي منافقو

اگر تم اپني گهرونمين هوتي اور نجاهتي كه همارے ساته جهاد كو باهر

نكلو تو بهي باهر نكلتي تم مين سي وه لوگ جن پر مارا جانا لكها تها

اپني پر اوپر يعني جس جگه مين اونهين مرنا لكها تها وهين آموجود

هوتے اور كهتي هين كه ملك الموت عليه السلام پهلي زماني مين ظاهر هوتے

تهي سو ايك دن سليمان عليه السلام كے پاس آئي اور ايك جوان كو جو حضرت

پاس بيٹها تها بهر نظر ديكها جوان كانپ اوٹها پهر جب ملك الموت

چلے گئي جوان نے كها يا حضرت هوا كو فرمائي كه مجهي چين مين پهنچا دے

حضرت نے ويسا هي كيا ايك گهڑي بعد پهر ملك الموت آئے تب

سليمان عليه السلام نے پوچها كه تم اوس جوان كو كس سبب سے ديكهتي تهي

ملك الموت نے كها مجهي آج حكم هوا تها كه چين مين اوس شخص كي روح

قبض کرسو مین اوسکو تمہارے پاس بیٹھا دیکھکر تعجب کرتا تہا
تب سلیمان علیہ السلام نے اوسکا احال کہہ سنایا ملک الموت نے
کہا خوب آپ مین جاتا ہو اوسکی جان وہین نکالونگا اور کہتے ہین
کہ ملک الموت کے بہت اتباع و اعوان ہین کہ روحونکو قبض کیا کرتے
ہین چنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص ہمیشہ یہی ورد کرتا تہا کہ یا خدا
بخش دے مجہکو اور اوس فرشتے کو جو سورج پر موکل ہے سو بعد مدت
کے ایک دن اوس فرشتے نے دعا کی کہ یارب مجہے حکم ہو تو اوس شخص کے
ملاقات کو جاؤن چنانچہ حکم ہوا اور فرشتہ اوسکی ملاقات کو آیا
اور کہنے لگا اے شخص تو میرے واسطے بہت دعا مانگا کرتا ہے کہ تیرا
مقصد کیا ہے کہا میرا مقصد یہ ہے کہ تو مجہکو اپنے مکان پر لیجاے
اور مین ملک الموت سے پوچہون کہ میری زندگی کے کتنے دن باقی ہین

فرشتہ اوسی آسمان پر لیکیا اور اپنی مکان پر بیٹھلا کر آپ ملک الموت

کی پاس گیا اور کہا ایک آدمی ہمیشہ میری واسطی دعا مانگا کرتا ہی

اور حاجت اوسکی یہ ہے کہ اپنی مرنی کا دن معلوم کری کی آخرت کی

واسطی کچھ ثواب جمع کری سو تم اوسکی کتاب دیکھکر اوسکی مرنی کا حال

بتا دو ملک الموت نے کہا تیرا مصاحب جوان عظیم الشان ہے نہ مریگا

جبتک تیری جگہ پر نہ بیٹھیگا سوچ کی فرشتہ نی کہا وہ تو آیا ہی اور میری

جگہ پر بیٹھا ہی ملک الموت نے فرمایا جا کر دیکھ وہ تیری جگہ پر بیٹھا ہوگا

تو میری ساتھیوں نے اوسکی روح بھی قبض کر لی ہوگی اور خبر میں ہے

کہ چار پائی سب اللہ تعالی کی ذکر میں ہیں اور جب ذکر چھوڑ دیتی ہیں

حقتعالی اونکی جان قبض کر لیتا ہی اور کہا کہ حقیقت میں قابض

ارواح کا حقتعالی ہی اور ملک الموت ہے کیطرف اسطرح کی نسبت ہے

جیسی کہتے ہین زید نے عمرو کو قتل کیا یا فلانے بیماری سی زید مر گیا

قال اللہ تعالی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا

چھٹا باب پیغمبرون کی روحون کی احوال مین

خبر مین ھی کہ جب ملک الموت علیہ السلام اونکی روح قبض کرنی کا ارادہ کرتا ھی روح کہتی ھی مین تیری اطاعت نکرونگی جبتک خدائی عزوجل کا حکم نپاؤنگی ملک الموت علیہ السلام کہتا ہی اوسینی مجہی حکم دیا ھی روح کہتی ھی جاؤ واپس باتکی اثبات پر کچہہ نشان و برہان لیاؤ جب مجہی میری اللہ تعالی نی پیدا کیا اور بدن مین داخل کیا تم اوس وقت تہنی اب جاہتی ہو کہ مجہی لیجاؤ ملک الموت یہ سنکر اللہ تعالی کیطرف پہر جاتا ہی تب اللہ تعالی فرماتا ھی کہ میری بندی کی روح سچ کہتی ھی ای ملک الموت بہشت مین جاؤ اور ایک سیب یا انگور وہان سی

پکر اوسی دکہلا ملک الموت بہشت مین جاتا ہے اور میوہ لاتا ہے جس پر
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوتا ہے سو وے روح کو دکہلا دیتا ہے تب
روح منہ سے خوشی سی نکل آتی ہی والله اعلم بالصواب

ساتوان باب مومنونکی روحونکی بیان مین

خبر مین ہے کہ جب مسلمان کے عمر آخر ہو چکتے ہی ملک الموت اوسکی
مونہ کیطرف سے روح قبض کرنی آتا ہی تب ذکر الہی کہتا ہی کہ ادہر سے
تمہین راہ نہین کیونکہ اس مونہ سی خدای عز و جل کا نام لیا جاتا ہے
تب ہاتہونکی طرف سی آتا ہی ہاتہ کہتے ہین کہ ادہر سی بہی رستہ نہ ملیگا
کیونکہ ان ہاتہون سے اسنی صدقہ دیا ہی اور یتیم کا سر پلایا ہے
اور علم لکہا ہے اور کافرون پر تلوار چلائی ہی تب پاؤنکی طرف سے آتا ہی
پاؤن کہتی ہین ادہر سی بہی تم نہ آنی پاؤگی کیونکہ ان پاؤن سے وہ

جماعت کو گیا ہی اور عیدوں کی نماز کو گیا ہی اور عالموں کی مجلس میں گیا ہی
تب کانوں کی طرف سے آتا ہی کان کہتی ہیں ادہر سی تم نہ آنی پاؤگی کیونکہ
ان کانوں نے سنی اللہ تعالی کی باتیں اور قرآن شریف سنا ہی تب
آنکھوں کی طرف سے آتا ہی آنکھیں کہتی ہیں ادہر سی بہی تمہارا گذر ممکن
نہیں کیونکہ اسنی ان آنکھوں نے قرآن دیکھی ہی اور عالموں کی چہرہ پر
نظر کی ہی تب ملک الموت اللہ کیطرف پہر جاتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہے
کہ اپنی ہتیلی پر میرا نام لکھکر اوسکی روح کو دکہا ملک الموت ع ایسا ہی
کرتا ہی تب وہ نکل آتی ہی اور اوس نام کی الفت سے جانکنی کی سختی
نہیں ہوتی ہی اور خبر میں ہی کہ جب بندہ نزع میں ہوتا ہے آواز
آتی ہی اسے چہوڑ دو ذرا آرام لی لیوی اور جب روح سینہ پر پہونچتی ہے
آواز آتی ہی اسے چہوڑ دو آرام لیوی اسیطرح سی آواز آتی ہیں

یہان تک کہ جب حلق پر پہنچتی ہے آواز آتی ہے کہ چھوڑ دو سبی تو
سب اعضا آپسمین رخصت ہولین تب انکہ انکہ کو وداع کرتی ہے
اور کہتی ہے السلام علیک الی یوم القیامۃ اسیطرح کان اور ہاتہ
اور پاؤن سب ایک دوسرے کو رخصت کرتی اور ہاتہ بی بیحس و حرکت
رہجاتی ہین اور آنکہین بے نظر اور کان بی سماعت لیکن سب
سہل ہے اگر زبان پر ایمان اور دلمین معرفت باقی رہے اور
اگر نعوذ باللہ تعالی اسمین فرق آیا تو کہین ٹہکانا نہین فقیہو نے
کہا ہے کہ نزع کی وقت اکثر ایمان سلب ہوجاتا ہے نعوذ باللہ منہا

آٹہوان باب فریب شیطانکی بیان مین

خبر مین ہے کہ جان نکلنے کی وقت شیطان آتا ہے اور بائین
طرف بیٹہ کر کہتا ہے کہ دین کو چہوڑ اور کہہ دو خدا ہین تو تجہی

نجات ملے امام حجۃ الاسلام کہ دقایق الاخبار کے مؤلف ہیں
فرماتے ہیں کہ جب ایسا معاملہ ہوا تو بڑا خطرہ ہی سوائی دوستو
ہمیشہ گریہ وزاری میں رہو اور شب بیداریاں کرو اور نمازیں پڑہو
اور خواب غفلت سے بیدار ہو اور دنیا سے بیزار ہو تا نجات پاؤ
امام اعظم نعمان ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا کہ کون گناہ ہے
جسمیں ایمان جاتے رہنے کا زیادہ خوف ہے فرمایا ایمان کا شکر
نکرنا اور خوف خاتمہ کا چہوڑ دینا اور خلق پر ظلم کرنا سو جسمیں
یہ تینو خصلتیں ہوں غالب یہ ہے کہ دنیا سے بی ایمان جاوے
اور کہتے ہیں کہ موت کے وقت بہت سے پیاس لگتی ہی اور کلیجا
جلنے لگتا ہے اور بیمار پیاس کے مارے تلملاتا ہے سو شیطان پانی کا
بہرا ہوا پیالہ لیکر اوسکے سرہانے کہڑا ہوتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ

یہ شیطان ہی سو جب پانی مانگتا ہی شیطان کہتا ہی کہ عالم کا
کوئی صانع نہین تو مین دون سو جسکے شامت آتی ہی کہ دیتا ہی
اور جسکے نصیب اچھے ہین نہین کہتا چنانچہ منقول ہی کہ ابو زکریا زاہد
جب مرنے لگا اوسکے دوستون نے کہا کلمہ پڑہ دو بار اوسنے موہنہ پہیر لیا
تیسرے دفعہ کہا مین نہین کہتا تب سبکو نہایت غم ہوا ایک
گہری کی بعد ابو زکریا کو ہوش آگیا آنکہین کہول دین اور لوگون سے
پوچہا تم مجہہ سے کچہ کہتی تہی اونہونے کہا ہم کہتی تہی کہ کلمہ کہو
سو تمنی دو دفعہ موہنہ پہیر لیا تیسرے دفعہ کہا مین نہین کہتا
ابو زکریا بولا کہ بہائیو شیطان میرے پاس پانیکا قدح لیکر آیا تہا
اور کہتا تہا کہ لاالہ سو مین موہنہ پہیر لیتا تہا آخر مینے تیسرے بار
جہنجہلا کر کہا کہ مین نہین کہتا تب وہ پیالہ پہینک کر بہاگ گیا ہو

سوال مین کہتا ہون اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله اور جب آدمی مرتا ہی سب چیزین
اوسکی بٹ جاتی ہین مال کو وارث لیجاتی ہین اور روح ملک الموت علیہ السلام
اور بدن کو کیڑی کہاتی ہین لیکن یہ سب آسان ہی :: ای کاش شیطان
ایمان کو نلیجانی باوی اللهم احینا علی الاسلام وتوفنا علی الایمان

نوان باب آواز و نکی ذکر مین جو مرنیکی بعد آتی ہین

حضرت علی کرم الله وجہہ پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم سی روایت
کرتی ہین کہ جب مومن مرتا ہی آسمان سی آوازین آتی ہین ای
فرزند آدم تو نی دنیا کو چھوڑا یا دنیا نی تجھکو چھوڑا تو نی دنیا کو
راضی کیا یا دنیا نی تجھکو راضی کیا تو نی دنیا کو سمیٹا یا دنیا نی
تجھی سمیٹا اور جب غسل دیتی ہین تین آوازین آتی ہین ای فرزند آدم

کہان کیا تیرا زور کسنی تجہی ناتوان کیا اور کہان گئین تیری باتین
کسنی تجہی گونگا بنایا اور کہان گئی تیری دوست کسنی تجہی اکیلا کیا
اور جب کفن پہناتی ہین یہ آوازین آتی ہین تو سفر کو بی توشہ
جاتا ہی اور اپنی گہر سی نکلتا ہی سو کبہی نہ پہریگا اور تو ہولناک گہر کی طرف
جاتا ہی۔ اور جب جنازہ پر لٹاتی ہین یہ آوازین آتی ہین ای فرزند آدم
تجہی خوشی ہی اگر توبہ کرکی موا ہو اور تجہی خوشی ہی اگر خدا کی رضامندی
تجہ پر ہو اور افسوس و غم ہی تجہ پر اگر خدا تجہسی ناخوش ہی اور جب نماز
پڑہنی کی واسطی جنازہ رکہتی ہین یہ آوازین آتی ہین ای فرزند آدم
جو کچہ تونی کیا بہلا یا برا سو سب تیری واسطی ہی اگر تیری کام نیک ہی
تو نیکی پاویگا اور اگر تیری کام بری ہین تو برائی دیکہیگا اور جب
گور پر جاتا ہی زمین سی آوازین آتی ہین ای فرزند آدم تو میری پیٹہہ پر

ہنستا تہا اب روتا ہی تو میری بیٹہ پر خوشیان کرتا تہا اور

اٹکہیلیان مچاتا تہا اب محزون و غمزدہ ہوتا ہی تو میری پیٹہ پر

باتین چکنا تہا اب چپکا ہو اور جب گاڑ کر لوگ پہرتی ہین اللہ تعالی

فرماتا ہی ای بندہ تو اکیلا ہو گیا بیکس رہگیا یہ سب تجہی اندہیری

مین چہوڑ گئے جنکے لئی تو میری نافرمانی کرتا تہا سو آج مین ایسی رحمت

تجہ پر کرونگا جس سے خلق کو تعجب آوی اور ایسی شفقت کرونگا کہ ماباپ

بیٹی پر کرین	دسوان باب زمین و قبر کی آواز مین	انس بن مالک

رضی اللہ عنہ سی منقول ہے کہ زمین ہر دن یہ باتین کہتی ہی ای فرزند

آدم تو میری بیٹہ پر چلتا پہرتا ہی میری اندر ہلنی ڈولنی نہ پاویگا

میری بیٹہ پر حرام کہاتا ہی میری اندر تجہی کیڑی مکوڑی کہائینگے

میری بیٹہ پر گناہ کرتا ہی میری اندر عذاب پاویگا میری بیٹہ پر

ہنستا ہے میری اندر روئیگا میری پیٹھ پر خوشی کرتا ہی میری اندر
غمگین ہوگا میری پیٹھ پر حرام کھا کھا کر موٹا بنا ہی میری اندر گل
جائیگا میری پیٹھ پر اکڑتا پھرتا ہی میری اندر ذلیل ہوگا میری
پیٹھ پر خوش خوش چلتا ہی میری اندر غمناک پڑا رہیگا میری
پیٹھ پر نور مین چلتا ہی میری اندر اندھیری مین پڑیگا میری پیٹھ پر
جماعت کے ساتھ چلتا ہے میری اندر اکیلا پڑیگا ۔ اور خبر مین ہے کہ قبر
ہر روز تین بار کہتی ہی کہ مین وحشت کا گھر ہون مین اندھیری ہون
مجھہ مین کیڑی ہین میری واسطے کیا طیار کیا ہی مین تنہائی کا گھر ہون
سو قرآن کی تلاوت کو اپنا مونس بناؤ مین نہایت تاریک ہون
نماز شب پڑہ کر مجھی روشن کر مجھہ مین خاک دہول ہے سو بچھونا نہین
سو نیک عملونکا بچھونا تیار کر مجھہ مین سانپ ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم کو

اور آنسو ونکو زہر مہرہ بنا، میں وہ گوہر ہون جسمین منکر نکیر

تجہے سوال کرینگی سو میری بیٹہہ پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

بہت پڑہا کر متر جم کہتا ہی اسی معنی ہین اگی مینی چند اشعار

کہی تہی دواونمین سی یہ ہین نظم قد تقول الارض انی

مظلمة ؛ نورہا من قلوب کالشموع لخفیت

فی الافاعی اللاذغة فاجعلو الترياق

امراق الدموع | کیا ہوا باب بیت کی تختی کی بیان مین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سی منقول ہی کہ فرمایا

مین گہر مین بیٹہی تہی ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی مینی

ارادہ کیا کہ آپکی تعظیم کو اوٹہون جسطرح میری عادت تہی

آپنی فرمایا بیٹہی رہو مین بیٹہی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی

اور میری زانو پر سر رکھکر سو گئی مین بوڑہی بال آپکے ریش مبارک
مین ڈہونڈہنی لگی انمین بال سفید نظر آئی مینی فکر کی کہ
اب رسول صلعم دنیا سی انتقال فرماوینگی اور امت بے نبی ہوجائیگی
اس خیال سے میری آنسو بہنی لگی یہانتک کہ چند قطرہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی روئے مبارک پر گری آپ چونک اوٹہی مینی کہا
قربان جاؤن یا رسول اللہ کون حال مردی پر بہت سخت ہے آپنے
فرمایا سخت مردی پر اوسوقت ہوتی ہے جب اوسکو گہرسی نکالتی
ہین اور اوسکی اقربا اوسپر روتی ہین اور زیادہ تر رنج اوسکو اوسوقت
ہوتا ہے جب اوسکو قبر مین رکہکر مٹی ڈالتی ہین اور دوست آشنا
تنہا چھوڑ کر چلی آتی ہین اور فرمایا کہ اس سے زیادہ رنج اوسوقت
ہوتا ہے جب مردہ شوانک شتر پلو کر کڑی اوتار تاہی ہو اوسوقت

روح چلاتی هی ایسی آوازیں کہ سوائے جن اور آدمی کی سب خلق

سنتی هی اور کہتی هی ای غسل دینی والی تجهی قسم هی الله کی میری

کپڑی ہولی ہولی اوتار کیونکہ مین ابهی موت کی جنگل سی چهٹی

ہون اور جب پانی اوپر ڈالتی ہین کہتی هی ای غسل دینی والی

بہت گرم پانی مت ڈال نہ بہت ٹهنڈا ڈال کیونکہ میرا بدن جان نکلنی

نکلنی سی گہایل ہو گیا هی اور جب نہلانی لگتی ہین کہتی هی

ای غسل دینی والی میرا بدن زور سی نہ مل کیونکہ وہ زخمی ہو رہا هی

اور جب نہلا چکتی ہین اور کفن پہنا کر پاؤن کی طرف سی آونچا

گرہ دیتی ہین تب کہتی هی تجهی قسم هی خدا کی ای غسل دینی والی

میری سر کا کفن نہ باندہ تو میری دوست آشنا بہائی بند سب میرا

مونہہ دیکہ لین کیونکہ یہ آخری دیدار هی آج مین جدا ہوتا ہون

پہر تا قیامت اونکی پاس نہ آئی پاؤنگا ۔ اور جب مردیکو گہر سے
نکالتے ہین روح کہتی ہی کہ ای میری لوگو تمکو خدا کی قسم ہی
جلدی نہ کرو مجہی اپنی گہر بار جورو لڑکون سی رخصت ہو لینی دو
ای میری لوگو مینی اپنی عورت کو بیوہ چہوڑا ہی تم اوسی ایذا
نہ دینا مینی اپنی اولاد کو یتیم چہوڑا ہی تم اونکو دق نکرنا مین اب
گہر سے نکلتا ہون اور کبہی نہین آنی کا ۔ اور جب جنازہ اوٹہاتی ہین
کہتی ہی ای میری لوگو تمکو قسم ہی خدا کی شتابی نکرو مجہی اپنی
لڑکی بالونکی اور خویش قریبون کی آواز سن لینی دو کیونکہ آج
مین جدا ہوتا ہون اور تا قیامت جدا رہونگا اور جب جنازہ لیچلتے
ہین کہتی ہی ای میری دوستو ای میری بہائیو ای میری لڑکو بلو دنیا کی
فریب مین نہ آجائیو جیسا مین آگیا دنیا تمہین بہی فریب دیگی

اجھاڑکہی جیسا مجھکو اجھارکہا دیکہو جو مال متاع مینی جمع کیا
سب وارثون کی نیک لگا اور اونہونے رتی بربہی میرا گناہ
نہ اوٹہلیا اور جب جنازہ کی نماز پڑہ کر بعضے دوست استاد اوسکی
پہرنے لگتی ہین کہتی ہی ای میری بہائیو مردہ آخر ہول چلتا ہی
لیکن ابہی ایسی نہ ہولو اور دفن سی پیشتر ہی نہ چلی جاؤ
ای دوستو تمکو برا معلوم ہوتا ہون لیکن اس ساعت تو مجہپر
مہر کہو مینی بہت سا مال جمع کیا اور تم سبہون کے واسطی چہوڑا
سو مجھکو خیرات کی ثواب سے محروم نہ رکہو اور مینی تمکو علم و
قرآن سکہایا مجہی دعا سی بی نصیب نہ چہوڑو ابن قلابہ
سی روایت کرتی ہین کہ انہونے فرمایا مینی خواب مین ایک
مقبرہ دیکہا کہ اوسکی سب قبرین شق ہو گئی ہین اور مردی

نکل آئی ہین اور بیٹھی ہین اودہر ایک کے سامنے ایک ایک
نور کا طبق دہرا ہی مگر ایک شخص کہ میری پڑوس مین تہا سو وہ
اندہیری مین بیٹھا تہا اوسکے سامنے نور نہ تہا سو مینے اوس سے
پوچھا کہ تیرے پاس کس سبب سے نور نہین کہا ان سب لوگونکی
لڑکی بالے دوست آشنا انکے لیئے دعا کیا کرتے ہین اور صدقہ
دیا کرتے ہین اس سبب سے انکو نور ملتا ہی اور میرا بیٹا فاسق ہے
نہ میرے لیئے دعا کرتا ہی نہ صدقہ دیتا ہی اس سبب سے مین
اندہیری مین رہتا ہون اور ہمجنسون سے خجل ہون ابن قلابہ
فرماتے ہین کہ یہ دیکھکر مین جاگا تب مینے اوس شخص کے بیٹے کو
بلایا اور جو کچھ دیکھا تہا کہہ سنایا اوس نے کہا مین تمہارے سامنے
فسق و فجور سے توبہ کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ ہمیشہ اپنے باپکے

واسطی دعا کرونگا اور صدقے دونگا ابن قلابہ کہتے ہیں کہ ایک
مدت بعد مینے اوسی مقبری کو اوسی طرح خواب میں دیکہا اور
اوس شخص کے آگے ایسا نور دیکہا کہ آفتاب سے روشن تہا اور اونے
مجہے دیکہہ کر کہا جزاک اللہ خیرا ای ابن قلابہ تیرے سبب سے مین
ظلمت و ندامت و عقوبت سے چہٹا اور خبر میں ہے کہ شہر
اسکندریہ میں ملک الموت ایک شخص پر ظاہر ہوا اوسنے کہا
تو کون ہے کہا مین ملک الموت ہون وہ شخص کانپنے لگا ملک الموت نے
کہا کیون کانپتا ہے کہا دوزخ سے ڈرتا ہے کہا ان ملک الموت نے
کہا کہ تو مین ایسا کچہہ لکہہ دون جس سے تجہے نجات ملے کہا
اچہا لکہہ دیجئے ملک الموت نے ایک صحیفہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکہا اور کہا یہ بچاؤ ہے دوزخ سے مترجم کہتا ہے کہ موت سے انسانکو

کچھ نقصان نہین ہونچتا کیونکہ روح کو فنا نہین رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّمَا خُلِقْتُمْ لِلْاَبَدِ یعنی تم ہمیشہ کے
لئے پیدا کئے ہو جسطرح بعضے عضونکو کٹ جانے سے روحکو
نقصان نہین ہوتا پر موت سے درنا لاحاصل ہے ہان بدکاموں سے
پرہیز کرنا ضرور ہے کیون کہ مرنیکے بعد انہین کے سبب رنج ہوتا ہے
اور سزا ہونچتی ہی ولیکن جو شخص عابد متقی وایماندار ہے اسکو
موت سے بہت فائدہ ہے کیون کہ اعمال شاقہ کی کشاکش سے
رہائی پاتا ہی اور محنت کے اجرت اوسے ملتی ہی اور کہا ہی کہ مرنا پل ہے
کہ دوست کو دوست تک پہونچاتا ہی سبع سنابل مین ہے کہ ایک
ولی جان کنی کی وقت ہنستا تہا اور خوش تہا کسی نے کہا ای عجب
مرنا اور ہنسنا کہا نحن ماہ رو پردہ حجاب اوٹہاتی ہی ؎

عاشق اسطرح جیتی جاتی ہیں اور مولوی روم قدس سرہٗ نے
فرمایا ہے مثنوی آن جہان ورشاہ پیدا شدے کم کسے یک لحظہ
اینجا بدے چون قیامت روز عرض اکبر است عرض او خواہد کہ
بازیب و فر است ہر کہ چون ہندوئے بد سودائی است روز
عرضش نوبت رسوائی است یوم تبیض وجوہ و تسود
وجوہ ترک و ہندو شہرہ گردد زان گروہ ہر چہ پنہان باشد
پیدا شود ہر کسے خائن بود رسوا شود سچ ہے جو خیانت کرے
محاسبہ سے ڈرے اور جسکا معاملہ ٹہیک تہاک ہے اوسی حساب سے
کیا باک ہے دنیا میں کفار چاہتے ہیں کہ ہزاروں برس جئیں
یود احدہم لو یعمر الف سنۃ ولیکن وہان کہینگے کہ کاش
ہم جلد مرتے ہیں تو بہتری گناہوں سے بچتے مثنوی ہرکہ میرد خود تمنا

باید رشش کہ بدی زین پیش نقل مقصدش گر بود بد تا بدی
کمتر بدی در تقی تا خانہ زودتر آمدی ہیچ مردہ نیست
پر حسرت زمرگ حسرتش آنست کہ کم بود برگ اور ایک مرنا
یہ ہے کہ آپکو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حق تعالے کو باقی اور
یہانتک اس خیال مین ڈوب جاوے کہ سوائے حق کی اوسکی کچھ
نظر ہے نہ آوے مولوی فرماتے ہین مثنوی ابر مار اشد عدو و خصم
جان کہ کند مہ راز چشم من نہان بود من ابر ست و پردہ است و
کثیف زنعکاس لطف حق گردد ضعیف برکنم بود و خودی را
من زراہ تا ببینم حسن مہ را ہم زماہ آزمودم مرگ من در زندگیست
چون رہم زین زندگی پایندگی است از جمادی مردم و نامی شدم
وز نما مردم بحیوانی زدم مردم از حیوانی و آدم شدم پس

چه تر سیم کی مردن کم شدم حملۂ دیگر بمیرم از بشر پس برارم از
ملایک سر بدرش از ملک ہم بایدم جستن بجو کل شئی ہالک
الا وجہ بار دیگر از ملک پران شوم انچہ در وہم نیاید آن شوم
پس عدم گردم عدم چون ارغنون گویدم کانا الیہ راجعون

بائیسوان باب ماتم اور نوحے کے بیان مین

خبر مین ہے جو کہ مصیبت مین کپڑے پھاڑتا ہے یا چہاتی پیٹتا ہے
گو یا نیزہ لیکر اپنے خدا سے لڑتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
منقول ہے کہ فرمایا جو مصیبت مین دروازہ سیاہ کرے یا کالے
کپڑے پہنے یا کپڑے پھاڑ ڈالے یا گھر اوجاڑ ڈالے یا درخت توڑ ڈالے
تو جتنے اوسکے تن پر بال ہین اوتنے ہی گھر دوزخ مین اوسکے واسطے
بنائے جاوینگے اور گو یا وہ ستر پیغمبروں کے خون مین شریک ہوا

اور اوسکا روزہ اور نماز قبول نہوگا جبتک وہ ماتم کا نشان
باقی رہیگا اور اوسکے گور تنگ کیجائیگی اور اوس سے حساب کڑا
لیا جائیگا اور جتنے فرشتے آسمان و زمین مین ہین سب اوسپر لعنت
بھیجینگے اور ہزار گناہ اوسکی نام لکہی جائینگی اور قیامت مین قبر سے
ننگا اوٹہیگا اور جو مصیبت مین کپڑی پہاڑیگا اللہ تعالے اوسکا
دین برزی برزی کردیگا اور جو مونہہ پر طمانچیماریگا یا مونہہ
نوچ ڈالیگا حق تعالے اوسی اپنی وجہ کریم کی دیدار سی محروم کریگا
اور حدیث مین ہی کہ لوگ جب مصیبت مین روتی پیٹتی چلاتی
ہین ملک الموت دروازہ پر آکر کہتا ہی کہ یہ چلانا کیا ہی اسقدر
غضب و غصہ تم کس پر کرتی ہو اگر مجہپر خفا ہو تو سمجہو کہ مین
تابعدار ہون مالک کے حکم سی آتا ہون مینی تمہاری عمر سی ایک ساعت

بہی کم ہہین ہے اور تمہاری رزق سی ایک دانہ بہی ہہین گھتایا اور ملین
کرے ظلم ہہین کرتا اور اگر اللہ تعالی کی قضا و حکم سی ناراض ہو تو
کافر ہوئی اور قسم ہے خدائے عز و جل کی مین تمہاری پاس پر آونگا
اور پر آونگا اور پر آونگا تا قیامت فقیہ ابو لیث رح نے
لکھا ہے کہ نوحہ کرنا یعنی بین کی باتین بنانا اور چلا کر رونا پیٹنا
حرام ہے اور صرف آنسو ون سے رونا منع ہہین ولیکن صبر افضل ہے

قوله تعالی اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ

یعنی یہی بات ہے کہ صبر کرنی والی اپنا اجر بیشمار پاوینگی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوحہ کرنی والی اور جو
اوسکی آس پاس ہو اور جو نوحہ سنے سب پر خدا کی اور فرشتون کی
اور آدمیونکی لعنت ہے اور حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ

نے انتقال فرمایا اونکی بی بی سال بھر تک اونکی قبر پر بیٹھی رہیں
اور سال کے بعد جب خیمہ اکھاڑا آواز آئی کہ جسکے لئے تم بیٹھی
تھیں وہ ملا ۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے
کہ جب آپکے بیٹے ابراہیم نے انتقال کیا آپکے آنکھیں بھر آئی
عبدالرحمن بن عوف رض نے کہا یا رسول اللہ کیا آپنے رونا منع
نہیں کیا فرمایا مینے دو بری آوازوں سے منع کیا ہے نوحے کے
آواز اور رکے اور مونہہ نوچنا اور گریبان چاک کرنا ولیکن
یہ آنسو رحمت ہیں کہ اللہ تعالے رحیموں کے دل میں ڈال دیتا ہے
پھر فرمایا کہ دل غمناک ہوتا ہے اور آنکھیں بھری آتی ہیں تیری
جدائی میں ای ابراہیم مترجم کہتا ہے کہ مسلمانوں کو مصیبت میں
چاہئے کہ صبر اختیار کریں اور گلے شکوے کے بات مونہہ سے نہ نکالیں

کیونکہ اسمین بہت سے سخت گناہ ہے بلکہ بی صبر کا انجام کفر ہی

اوران رسمون پر ہندستانکی عورتین بہت ہی دلیر ہین اور نی

مردونکو چاہئے کہ ان حرکتون سی اونہین باز رکہین بخاری

اور مسلم نی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ

الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

نہین ہی ہمسی یعنی اسلام سی خارج ہی وہ جسنی پیٹا مونہہ اور

پہاڑا گریبان اور پکارا یعنی نوحہ کیا کفر کی رسم پر اور عمران

بن حصین اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سی منقول ہی کہ گیا ہم

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ایک جنازہ پر اور وارد ہوئی

کہ لوگون نی بسبب ماتم کی چادرین اتار کر پہینک دی تہین فقط

8

پر اپنی بہنی چلی جاتی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ تم کیا جاہلونکی سی باتین کرتی ہو تحقیق مینی ارادہ کیا کہ
تمہین بدعا دون کہ تمہاری صورتین بدل جائین یعنی ریچہ
بندر بن جاؤ جب اون لوگون نے یہ سنا اپنی چادرین اوٹہالین
اور پر یہ حرکت نکی سو یہ حرکتین کسیکے مصیبت مین نہین
درست اگرچہ نبی ہو یا ولی کی مصیبت ہو ہان بی اختیاری
کی رونے پر کرفت نہین اگرچہ روتے روتے یعقوب علیہ السلام کی
طرح آنکھین سفید ہو جائین کیون کہ جس بات مین کسیطرح
آدمی کا بس نہین چلتا اللہ تعالی مواخذہ نہین کرتا لا یکلف
اللہ نفسا الا وسعہا

تیرہوان باب صبر کی بیان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہے کہ حق تعالی نی پہلی جو کچہ

لوح محفوظ پر لکہا پایہ تہا کہ مین ہے اللہ ہون میری سوا کوئی

عبادت کے لایق نہین اور محمد میرا بندہ اور رسول ہی اور میری

سب خلق سی بہتری جو میری حکم پر گردن جہکاوی اور میری

بہیجی ہوئے بلا پر صبر کری اور میری نعمتون پر شکر کری مین

اوسی صدیق لکہونگا اور صدیقونکی ساتہ اوسی قیامت مین

اوٹہاونگا اور جو میری حکم پر گردن نہ جہکاوی اور میری بلا

پر صبر نکری اور میری نعمتونپر شکر نکری وہ میری آسمان کے

تلی سی نکل جاوی اور میری سوا دوسرا خدا ڈہونڈہی اور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ صبر تین ہین ایک طاعت

اور عبادت پر صبر کرنا یعنی عبادت پر مداومت کرنا اور ریاضت

سی اوکتا نجانا دوسرا گناہ پر صبر کرنا یعنی اپنی عضوونکو گناہون سے

باز رکھنا اور دل کو بری خواہشوں سے روکنا تیسرا مصیبت
پر صبر کرنا سو جو کوئی طاعت پر صبر کریگا کہ ہر ایک حق تعالی
اسکو قیامت کے دن سو درجے بہشت میں عطا کریگا کہ ہر ایک
درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین و آسمان کے درمیان
ہے اور جو گناہ پر صبر کریگا حق تعالے اسکو نو سو درجے عطا کریگا
کہ ہر ایک درجے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا عرش و تحت
الثری کے درمیان ہے اور جو مصیبت پر صبر کریگا حق تعالے اسکو
اسطرح کے ایک ہزار نو سے درجے عطا کریگا واللہ اعلم

چودھواں باب جان نکلنے کے بیان میں

خبر میں ہے کہ جب نزع کے وقت بندہ کی زبان بند ہو جاتی
ہے چار فرشتے اسکے پاس آتے ہیں پہلا کہتا ہے السلام

علیک مین تیری رزق پر موکل ہون سو مینی پورب پچہم سب
ڈہونڈ مارا کہین تیری رزق کا ایک دانہ نپایا اب تیری
موت کا وقت آپہونچا اور دوسرا کہتا ہی السلام علیک
مین تیری پانی پر موکل ہون سو پورب پچہم سب مینی جہان
مارا کہین کوئی چیز تیری پینی کی نپائی اب تیری موت کے
ساعت آپہونچی اور تیسرا کہتا ہی السلام علیک مین 20
تیری سانسون پر موکل ہون سو مین نی پورب پچہم سب ڈہونڈا
کوئی ایسی جگہ نملی جہان تو ایک دم لی اور چوتہا کہتا ہی
السلام علیک مین تیری وقتون اور کامون پر موکل ہون
سو پورب پچہم سب مینی ڈہونڈا کوئی ایسی جگہ نملی جہان
تو کوئی کام کری پہر کرام کاتبین آتی ہین اور کہتی ہین السلام

علیک هم تیرا حال لکھنی پر موکل ہین اور ایک سیاہ کاغذ
نکالتی ہین اور کہتی ہین اسی دیکھ اوسوقت بیمار کو عرق
آجاتا ہی اور اوسکے پڑھنی کے خوف سے داہنی بائین دیکھنی
لگتا ہی پر موت کا فرشتہ آتا ہی داہنی پر رحمت کے فرشتے
اور بائین پر عذاب کے فرشتی ساتھ لئی ہوئی سو بعضونکی
جان سختی سی کہنچی جاتی ہی اور بعضونکی نشاط و آسانی سی
اور جب حلقوم پر پہونچتی ہے ملک الموت اوسی لی لیتا ہے
اگر نیکبخت ہے تو رحمت کے فرشتونکو حوالہ کردیتا ہی اور
اگر بدبخت ہے تو عذاب کے فرشتونکو سونپتا ہی پر فرشتہ
روح کو لیکر اوپر جاتی ہین اگر نیکبخت ہے تو حکم ہوتا ہی کہ اسکو
اسکی بدن کی طرف پہیر لیجاؤ کہ اپنی بدنکا حال دیکھی فرشتی اوسے

لے آتی ہین اور گہر کے درمیان رکہہ دیتی ہین سو وے سب حال
دیکہتی ہے کہ فلانا روتا ہے اور فلانا نہین روتا لیکن بول نہین
سکتے ہیر قبر تک جنازہ کے پیچہے جاتی ہے ہیر جب لاش کو
دفنا چکتے ہین اور سوال کا وقت آتا ہے تو بعضون نے کہا ہے
کہ روحکو جواب دینے کے واسطے بدن مین داخل کرتے ہین جسطرح
زندگی مین تہی اور بٹہلا کر سوال کرتے ہین اور بعضون نے
کہا ہے روح کو کفن اور بدن کے درمیان رکہتے ہین غرض کہ
سوال ضرور ہوتا ہے جسطرح سے ہووے سو سوال کا اور
عذاب کا قبر کے ایمان لانا ضرور جانیے اور اوسکی کیفیت دریافت
کرنے مین مشغول نہووے حق تعالی سب چیزون پر قادر ہے
فقیہ ابو اللیث رح نے کہا ہے کہ جو کوئی عذاب قبر سے نجات چاہے

اوسی چاہئے کہ چار چیزیں ہمیشہ کرتا رہے اور چار چیزوں سے باز رہے کرنیکی چار چیزیں یہ ہیں نماز کی محافظت کرنا کہ ترک ہونی باوی اور صدقہ دینا اور قرآن پڑھنا اور سبحان اللہ بہت کہنا کہ ان چیزوں سے قبر روشن ہوتی ہے اور کشادہ کردی جاتی ہے اور باز رہنے کی چار چیزیں یہ ہیں جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور خیانت و دغابازی چھوڑ دے اور لترا پن چھوڑ دے اور پیشاب سے پاک صاف رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پیشاب سے پاک صاف رہو کہ اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہے بعد ازاں منکر نکیر دیکھ کر اپنی جنگلوں سے زمین چیرتی ہوئی آتی ہیں اور اوسکو بٹھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کون تیرا رب ہے اور کون پیغمبر اور کیا دین

سو اگر نیکبخت ہوا تو کہتا ہی رب میرا اللہ تعالی ہی اور نبی میرا
محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم اور دین میرا اسلام تب
کہتی ہین سو جسطرح دولہا سوتا ہی اور ایک کہڑکی سی کہول
دیتی ہین جس سی وہ اپنا مقام بہشت مین دیکہ لیتا ہی ٭
پہر دونو فرشتی روح سمیت اوپر جاتی ہین اور روحکو قندیلونمین
رکہتی ہین جو عرش کی نیچی لٹکتی ہین ٭ اور ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سی مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ حق تعالی فرماتا ہی مین جس بندہ پر رحمت و مغفرت
کیا چاہتا ہون اسکو بدنکی بیماری مین مبتلا کرتا ہون یا مفلسی مین
یا غم مین پہر اگر اس پر بہی کچہ گناہ اوسکی باقی رہگئی تو نزع
کی وقت اوسپر سختی کرتا ہون یہانتک کہ وہ پاک صاف

مجھسی ملاقات کرتا ہی اور جیسی مین چاہتا ہون کہ بخشون

اوسی بہت سے شادمانی و کامرانی عنایت کرتا ہون اور

بہت سے روزی دیتا ہون یہان تک کہ جتنی اوسکی نیکیان ہون

اونکی عوض اوسکو نعمت پہونچ جاتی پر اگر اسپر ابہی

کوئی نیکی باقی رہگئی تو موت اوسکی آسان کردیتا ہون پس

آتا ہی وہ میری پاس تندرست نیکیون سے اور انسی روایت ہی حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی روایت ہی کہ فرمایا حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتی تہی جس مومن کی ایک

کانٹا گڑتا ہی اوسکی عوض حق تعالی اوسکو ایک نیکی دیتا ہی

اور ایک گناہ اوسکا مٹادیتا ہی اور کہا ہی کہ جس بندہ کو

بیماری نہ پہونچی اوسمین خیر نہین اور حدیث مین ہی کہ مومن

جب نیکی لکہا جاتی آسمان سی فرشتی اترتی ہین سفید رو جنکی
چہری آفتاب سے ہوتی ہین اور بہشت سی کفن اور خوشبو لئی
آتی ہین پر ملک الموت اوسکی سرہانی آکر کہتا ای نکل ای نفس
مطمئنہ اور خدا کی رحمت و مغفرت کی طرف چل سو روح نکل
آتی ہی اور وہ اوسی آسمانکی طرف لیجاتی ہین اور ساتون آسمانکے
دروازہ کہل جاتی ہین اور سب اوسکو اچہی لقب اور اچہی نام سے پکارتے
ہین پر اوسکا نام علیین مین لکہا جاتا ہی اور حکم ہوتا ہے کہ اسی زمین
طرف لیجاؤ کہ مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا
نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى پر اوسکے روح کو بدن مین داخل
کرتی ہین اور منکر نکیر آکر اوس سے سوال کرتی ہین اور جواب باصواب
پاتی ہین تب آواز آتی ہی کہ میری بندہ نے سچ کہا اوسکی واسطی

بهشتی فرش بچهاؤ اور اوسی بهشتی لباس پہناؤ اور بهشت کا
دروازه کهول دو تا ہوا و خوشبو اسی پہونچی او جہان تک
اسکی نظر پہونچی قبر کو کشاده کردو جب فرشتی یہ سب کام کر چکتی ہین
ایک شخص خوشبو مین معطر بہت اچهی ستهرے کپڑی پہنی
بشارت دیتا ہوا اوسکی پاس آتا ہی وه کہتا ہی تو کون ہے خدا تجہپر
رحمت کری مینی تجہسا حسین کوی شخص دنیا مین نہین دیکہا
وه کہتا ہی مین تیرا نیک عمل ہون — اور جب کافر مرنی لگتا ہے
آسمان سی فرشتی عذاب کے کپڑی لئی ہوئی اوترتی ہین اور
اوسکو ستاتی ہین اور ملک الموت اوسکی سرانی آکر سختی سے
اوسکی روح نکالتا ہی پر جب وه نکل چکتی ہی تب سوائی جن
و آدمی کی جتنی خلقت آسمان و زمین مین ہے سب اوسپر لعنت

کرتے ہیں

کرتی هی پر اوسی لیکر آسمان پر چڑہتی ہین وہان سی آواز آتی هی

کہ اسکی خوابگاہ کی طرف لیجاؤ تب اوسی زمین پر لی آتی ہین بعد

ازان منکر نکیر بہیناک صورت مین بادل کے طرح کڑکتی ہوئی بجلی کی سی

آنکہین دیکہاتی ہوئی زمین کو پہاڑتی ہوئی اوسپر ظاہر ہوتی ہین

اور اوسی بہٹلا کر پوچہتی ہین کہ رب تیرا کون ہے وہ کہتا هی مین نہین

جانتا تب فرشتے اوسکو ایسے بہاری حمتی سی مارتی ہین جسے تمام

خلق آکر جمع ہو تو اوٹہا نہ سکے سو ہڈیان پسلیان اوسکی ادہر

اودہر ہو جاتی ہین پہر ایک شخص کیندہ بدصورت اوسکی پاس آتا ہی

اور کہتا هی جزاک اللہ تعالی شرا تو خدا تعالی کی طاعت مین سست تہا

اور گناہ کرنی مین چالاک وچست وہ کہتا هی تو کون ہے کہ مینی دنیا مین

تجہسا بدشکل کوئی شخص نہین دیکہا وہ کہتا هی مین تیرا بد عمل ہون

پہر دوزخکا دروازہ کہول دیا جاتا ہی کہ وہ اپنا بہشتکا دوزخمین
دیکہ لیتا ہی اور تا قیامت اسی حال مین رہتا ہی اور حدیث مین
آیا ہی کہ جو کوئی جمعہ کے دن یا جمعہ کے رات کو مری اللہ تعالی اوسی
قبر کے فتنہ سے ایمن رکھی اور ابو امامہ باہلی رض سی منقول ہے کہ جب
مردہ قبر مین دہرا جاتا ہی فرشتہ آکر اوسکی سرہانی بیٹہتا ہی
اور ایسا گرز مارتا ہی کہ اوسکی تمام عضو چور چور ہو جاتی ہین
اور قبر مین آگ بہڑکائی جاتی ہی پہر کہتا ہی اوٹہ خدای تعالی حکم سے
تب وہ اوٹہ بیٹہتا ہی اور اس شور سی چلاتا ہی کہ سوائی جن
والنس کے تمام خلق سنتی ہے پہر کہتا ہی کہ تو مجہی کیون دستا ہی
اور کس واسطے عذاب دیتا ہی مین تو نماز پڑہتا تہا اور زکوۃ دیتا
تہا اور رمضان روزے رکہتا تہا فرشتہ کہتا ہی مین اسواسطے

عذاب

عذاب دیتا ہون کہ ایک دن تو ایک مظلوم کی پاس گیا تہا اور وہ

تجہسے فریاد کرتا تہا اور تونی باوجود قدرت کے اوسکی فریاد

نہ سُنی اور فلانی دن تونی نماز پڑھی تہی لیکن پیشاب سے

پاک نہ تہا۔ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی مظلوم کو دیکہی

اور اُوسکی فریاد نہ سُنی قبر مین اوسکو سو کوڑی آتش کی

مارینگی۔ اور عبد الله بن عمر رض سی منقول ہے کہ رسول اللہ صلی الله

علیہ وسلم نی فرمایا کہ چار گروہ کو حق تعالے نور کی منبرون پر بٹہائیگا

اور رحمت مین داخل کریگا لوگون نی پوچہا کہ وہ کون ہین یا رسول

الله فرمایا جو بہو کہو نکو کہلاوین اور جہاد کرنی والونکی توقیر کرین

اور ناتوانونکی مدد کرین اور مظلومونکی فریاد سنین۔ اور انس

بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

جب مردہ قبر مین دہرا جاتا ھی آدمی اوسپر ڈالی جاتی ھی اور اوسکے
لوگ کہتی ہین ای میری سردار ای میری شریف تب فرشتہ کہتا ھے
اری تو سنتا ھی یہ کیا کہتی ہین تو شریف تہا وہ کہتا ھی مین تو
بندہ ہون لیکن یہی مجہی شریف کہتی ہین مین کیا کرون ای
میری لوگو مین شریف نہتا پر جب اوسپر عذاب ہونی لگتا ھی تو
چلاتا ھی اور کہتا ھی واکسر اعظماہ وامو ضع ندا متاہ واعنف
سو الاہ یعنی ہای فریاد کیسی ہڈیان ٹوٹتی ہین ہای فریاد کیسی
ندامت کی جگہ ھی ہای فریاد کیا کڑا سوال ھے۔ اور خبر مین ھی کہ جو
شخص پہلی شب جمعہ کی رجب کی مہینہ سی رات بہر خدا کی یاد مین
جاگی تو حقتعالی فرماتا ھی تمہین گواہ بناتا ہون ای فرشتو یاد رکہو مینی اوسے
بخشدیا بیندرہان باب اون فرشتون کی ذکر مین جو منکر نکیر سے پہلے

قبر مین آتا ہی عبد اللہ بن سلام رضہ سی منقول ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای ابن سلام منکر و نکیر سی پیشتر
مردہ کی پاس ایک فرشتہ آتا ہی کہ اوسکا مونہ سورج سا چمکتا ہی
نام اوسکا رومان ہی وہ مردیکو بیٹھلاتا ہی اور کہتا ہی لکہ جو کچھ
تو نی بھلا برا کیا ہی وہ کہتا ہی مین کسطرح لکھون میری پاس
قلم سیاہی کاغذ کہان ہی فرشتہ کہتا ہی اپنی تہوک کی سیاہی
بنا اور انگلی کا قلم اور کفن کی ٹکڑیکا کاغذ تب وہ اپنی نیکیان
سب لکہتا ہی اور جب گناہون پر پہونچتا ہی شرماتا ہی فرشتہ
کہتا ہی جب دنیا مین گناہ کیا تب حق تعالے سی نہ شرماتا تہا
اب شرماتا ہو بعد ازان گرز اوٹہا کر مارتا ہی تب بندہ ناچار
ہوکر گناہونکو بہی لکہتا ہی پہر فرشتہ کہتا ہی اسکو لپیٹ کر اپنی

ناخن سی مہر کرتب وہ پیٹ کر ناخن سی مہر کرتا ہی پس فرشتہ

اوسکو اوسکی گردن مین لٹکا جاتا ہی اور تا قیامت وہ لٹکا رہتا ہی

قولہ تعالی کُلَّ اِنسانٍ اَلزَمنَاہُ طَائِرَہُ فِی

عُنُقِہ بعد ازان منکر نکیر آتی ہین اور اسیطرح قیامت مین جب

حکم ہوگا کہ اپنا نامۂ اعمال پڑہ تب بندہ سب نیکیان پڑہ جائیگا

اور گناہونکی پڑہنی مین رکیگا حقتعالی فرماویگا کیون نہین

پڑہتا کہیگا یارب مجہی تجہسے شرم آتی ہی حقتعالی فرماویگا

دنیامین نہ شرمایا اب شرماتا ہی تب بندہ پشیمان ہوگا اور

پشیمانی کچہ فائدہ نہ بخشیگی پہر حکم ہوگا خُذُوہُ فَغُلُّوہُ

ثُمَّ الجَحِیمَ صَلُّوہُ

سولہوان باب منکر نکیر کی ذکر مین

حدیث مین آیا ہی کہ جب مردہ قبر مین دہرا جاتا ہی اوسکی پاس دو فرشتی

سیه رنگ آتے ہیں جنکی آنکہیں نیلے ہیں اور گرگ یا دل کی سے
سو وہ زمین چیرتی اوسکی سرکی طرف سے آتی ہیں نماز کہتی ہے
کہ اس طرف سے نہ آؤ کیونکہ یہ اسی دن کی ڈر سے اوسکو سجدہ کرتا
تہا تب داہنی طرف سے آتی ہیں صدقہ کہتا ہی ادہر سے نہ آؤ کہ یہ
اسی جگہ کی خوف سے صدقے دیا کرتا تہا تب بائین طرف سے آتی
ہین روزہ کہتا ہی ادہر سے نہ آؤ کہ یہ اسی دن کی دہشت سے
بہوک پیاس سے دل کو پژمردہ کیا کرتا تہا تب پاؤنکی طرف سے آتے
ہین جمعہ کہتا ہی ادہر نہ آؤ کہ یہ اسی جگہ کے خطر سے پاپیادہ
نماز کو جاتا تہا تب وہ جگا دیتے ہین اور کہتے ہین تو محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کو کیا کہتا ہی وہ کہتا ہی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللہ بس آرام سے اوسی سلا کر چلے جاتے ہین اور منکر نکیر کے سوال جن

یہ حکمت ہے کہ آدمؑ کی پیدایش کے وقت فرشتون نے طعن سے
کہا تہا کہ یارب کیا تو زمین مین ایسا شخص پیدا کرتا ہے جو اوسمین
فساد و خونریزی کرے اور حقتعالی نے فرمایا تہا اِنِّی اَعْلَمُ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جو مین جانتا ہون سو تم نہین جانتے اب حقتعالی
منکر ونکیر کو بہیجتا ہے تا مسلمان سے کلمہ اور ایمانکی باتین سنکر
فرشتونکے سامہنے گواہی دین اور گواہ دو سے کم نہین ہوتے اور جب
منکر نکیر فرشتونکے سامنے اوسکے ایمان پر گواہی دے چکتے ہین
حق تعالے فرماتا ہے اے فرشتو مینے اوسکی جان لیلی اور اوسکا
مال و متاع غیرونکو نصیب کیا اور اوسکی جورو غیر کی گود مین
سوئی اور اوسکے لونڈی غلام غیر کی بس مین پڑے ہیر اوسے
زمین کے اندر جب سوال ہوا تب اوسنے میرے ہی دم بہرا اور میرا

کلمہ پڑہا تاکہ تم جانو کہ جو کچہہ مجہی معلوم ہے تمہین نہین معلوم

مترجم کہتا ہی کہ شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ نی یہہ بہی

ذکر کیا ہے کہ سوال کے وقت رسول صلعم کا جمال مبارک میت کو دیکہاتی ہین

سترہوان باب کراما کاتبین کے ذکر مین

حدیث مین ہی کہ ہر آدمی کی ساتہہ دو فرشتے ہین ایک داہنی پر

سو وہہ بہی کو اہی نیکیان لکہتا ہی اور دوسرا بائین پر سو وہ

گناہ لکہتا ہی لیکن جب دوسرے کو گواہ بنالیتا ہی اور داہنی

بائین بہی اوسوقت ہوتی ہین جب آدمی بیٹہا ہوتا ہی اور جب

چلتا ہی تو اوسکی آگی پیچہی ہولیتی ہین اور جب سوتا ہی سرہانی

بانتی ہوتی ہین اور ایک روایت یہہ ہے کہ پانچ فرشتے ہین

دو رات کے دو دن کی اور ایک کسیوقت نہین ٹلتا قولہ تعالی

لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ سو معقبات سی رات دنکی فرشتی مراد ہین یعنی

اللہ تعالی کی پہیری والی فرشتی ہین آدمی کی آگی اور پیچہی کہ اوسکو

محفوظ رکہتی ہین جن و انس و شیاطین وغیرہ سی بحکم حقتعالی

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہے کہ داہنی ہاتہ کا

فرشتہ بائین کی فرشتے پر امیر و حاکم ہی سو جب آدمی گناہ کرتا ہے

اور بائین کا فرشتہ لکہنی کا ارادہ کرتا ہی داہنی کا فرشتہ اوس سی

کہتا ہی کہ ٹہر جاوہ سات ساعتین ٹہر جاتا ہے پہر اس عرصہ مین

اگر اوسنی توبہ و استغفار کیے تو نہین لکہتا اور اگر نکی تو ایک

گناہ لکہہ لیتا ہی پہر جب بندہ مرتا ہی اور قبر مین رکہا جاتا ہے دونو

فرشتے کہتی ہین یا رب تونی ہمکو اپنی بندہ پر عمل لکہنی کے واسطے

فقط

تعین کیا تہا سو وہ مر گیا اب ہمین حکم دی تو آسمان پر چڑہ جاین
حقتعالی فرماتا ہی کہ آسمان فرشتون سی بہرا ہی سب میری
تسبیح کرتی ہین سو تم میری بندیکی قبر پر تسبیح و تہلیل و تکبیر کہو
اور میری بندیکی واسطی لکہتی رہو جب تک ہین اوسی قبرسی اوٹہاؤن
اور کراما کاتبین اونکا اسواسطی نام ہی کہ وہ نیکی لکہتی ہین آسمان پر
لیجاتی ہین او حقتعالی سی ظاہر کرتی ہین اور اوس نیکی پر گواہی دیتی
ہین اور جب گناہ لکہتی ہین تو غمگین و محزون ہوکر اوسی آسمان
پر لیجاتی ہین حقتعالی فرماتا ہی ای کراما کاتبین میری بندہ نی کیا کیا
و جب رہ جاتی ہین یہان تک کہ جب حقتعالی دوسری تیسری مرتبہ
پوچہتا ہی کہتی ہین الہی تو ستار و خطا پوش ہی تونی اپنی بندونکو
حکم کیا ہی کہ ایک دوسریکا عیب چہپاوی اور وی ہر روز تیری کتاب

بڑہتی ہین اور ہماری تعریف کرتی ہین اور ہمین کراما کاتبین کہتی
ہین کہ وَاِنَّ عَلَیکُم لَحَافِظِینَ کِرَامًا کَاتِبِینَ سو اونکا
عیب چہپا ڈالکہ تو علام الغیوب ہے ترجمہ تمام ہوا ہے کہ بیشتر
حدیثون مین آیا ہی کہ فرشتے مومن کی واسطے استغفار کرتی ہین
اور وجہ اسکی میری نزدیک یہ ہی کہ ایمان واعتقاد انی کو ایک
اثر ہی معنوی سو جو کوئی جسکا معتقد ہوتا ہی اوس سے
اوسکو فیض پہونچتا ہی لیکن اگر اعتقاد صحیح و درست ہو نہ باطل
و خلاف واقع پس امت مرحومہ محمدیہ کو تمام انبیا سے فیض
باطنی حاصل ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے ذرا سی کام مین بہت
سا ثواب پاتی ہین کہ اَلحَمدُ یَملَأُ المِیزَانَ اور اسی سبب سے یہ پہلی
اگلون سے آگی ہو گئی ہین کہ نَحنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ اور

اسیطرح سب فرشتونکا ایمان رکہتی ہین تو اونسی بہی طرح طرح
کی فیض پہونچا کرتی ہین واللہ اعلم بالصواب

اٹہاونوان باب اس ذکر مین کہ روح گہر مین اور قبر پر آتی ہے

حدیث مین ہی کہ جب مرنی سی تین دن گذر جاتی ہین روح
کہتی ہے یا رب مجہی حکم دی کہ مین جاؤن اور اپنی بدنکو دیکہون
حکم ہوتا ہی کہ اچہا جا تب وہ قبر کی پاس آتی ہی اور دیکہتی ہے
کہ نتہون سے اور مونہ سی پانی بہا ہی یہ دیکہکر بہت روتی ہی
اور کہتی ہی ای مسکین بدن ای مری پیاری محبوب تجہی اس وحشت
وبلا کی گہر مین اس غم و درد کی گہر مین اس رنج و ندامت کے
گہر مین اپنی زندگی کی دن یاد ہین بعد ازان چلی جاتی ہے
پہر اوسیطرح پانچوین دن اذن لیکر آتی ہی اور دوری دیکہتی ہے

کہ نتھنون سی اور مونہہ سی اور کانون سی ریم و خون بہا ہی
یہہ دیکھکر بہت روتی ھی اور کہتی ھی ای مری مسکین بدن اس غم
و رنج و محنت کے گہر مین اس کیڑون اور بچھوون کے گہر مین
تجھی اپنی زندگی کی دن یاد ہین کیڑی مکوڑی تیرا گوشت
کہا گئی تیری اعضا شق ہو گئی تیرا چمڑا ہیٹ گیا بعد ازان
چلے جاتی ھی پہر اوسیطرح ساتوین دن حکم لیکر آتی ھی اور
دور سی دیکھتی ھی کہ بدن مین کیڑی پڑ گیی ہین ڈہارین مار کر
روتی ھی اور کہتی ھی تجھی اپنی زندگی کی دن یاد ہین تجھی اپنی
لڑکی بالی خویش و قریب یاد ہین تجھی اپنی زمین جگہ یاد ھی
کہان ہین تیری بہائی بند کہان ہین تیری دوست آشنا
کہان ہین تیری ہمسائی اور ہمنشین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ جب مومن مرجاتا ہے اوسکی روح اپنی گہر کی آس

پاس مہینے بہر تک پہرا کرتی ہے اور دیکہتی ہے کہ اوسکی لئی کون

دعا مانگتا ہے اور کون غمگین ہوتا ہے پہر جب سال پورا ہوجاتا ہے

تب اوسکو جہان سب روحین جمع رہتی ہین لیجاتی ہین اور نفخ

صور تک وہین رہتی ہے اور وہ جو قرآن مجید مین ہے تَنَزَّلُ

الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ سو کہتی ہین کہ روح اس جگہ

بمعنی رحمت کے ہے چنانچہ ایک قرأت مین روح آیا ہے بفتح را

اور بعضے کہتے ہین کہ روح ایک بڑی فرشتے کا نام ہے کہ شب قدر

مین مومنونکی احترام کے واسطے اترتا ہے اور کہا ہے کہ روح تمام بدن

مین ہے اور موت یہ ہے تمام بدن مین سرایت کرتی ہے قولہ تعالی

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ اور روح وروان

دونو ایک ہین لیکن روح جب گیے تو ہر بدنمین نہین آتی
اور ہر بدن مین جس وحرکت نہین رہتی اور روان جاتا ھی اور آتا ھے
اور اوسکی جانے پر بھی بدن مین جس وحرکت رہتی ھی اور روحکی جگہ
بدن مین معین نہین اور روانکی جگہ دونو ابروکی بیچ مین ھے
اور روح جب جاتی ھی بیشک بندہ مرجاتا ھی اور روان جب
جاتا ھے تب وہ سوجاتا ھی اور روح زیست ہر بدن سی الگ
نہین ہوتے اور حرکت نہین کرتی جسطرح پانی اگر برتن مین
بھر دین اور گہر مین دہر دین اور سورجکی چمک اوسپڑی تو
عکس اوسکا چہت پر ہلتا ہوا نظر آوی لیکن پیالہ اپنی جگہ سی
نہلی اسیطرح روح بدن مین ہوتی ھی اور شعاع اوسکی ہر تک
پہونچتا ھی سو وہی روان ھے اور وہ وہان جو کچھ دیکھتا ھی اوسے

خواب ملکوتی کہتی ہین اور روح بعد وفات کے کہان رہتی ہے
بعضون نے کہا ہی صور مین رہتی ہی کیونکہ جتنی جاندار پیدا
ہوئی ہین اور قیامت تک پیدا ہونگی اوتنی ہی سوراخ صور مین
ہین سو روح اگر نعمت کے قابل ہے تو وہان ہے اور عذاب کے قابل
تو وہان ہے اور کہتی ہین کہ مومنونکی روح علیین مین سبز
پرندونکی حوصلون مین اور کافرونکی روح دوزخ مین سیاہ
پرندونکی حوصلونمین اور کہتی ہین کہ مومن کی روح جب
قبض کی جاتی ہی رحمت کے فرشتے اوسے باعزاز تمام چوتھی
آسمان تک لیجاتی ہین پہر اللہ تعالی کی طرف سی آوازتی ہی کہ
اسکو علیین مین لکہو اور زمین مین پہر لیجاو تب روح کو
اوسکی بدنکی طرف پہیر لاتی ہین اور بہشت کا دروازہ کہول دیتی ہین

کہ وہ اپنی مقام کو وہان سی دیکہتی ہی تا قیامت اور کافرکی روح

کو عذاب کی فرشتی پہلی آسمانکی طرف لیجاتی ہین سو اوسکی

دروازی موند لئی جاتی ہین اور حکم ہوتا ہی کہ اسکو اسکی جگہ مین

پہر لیجاؤ تب اوسی لی آتی ہین اور اوسکی قبر تنگ کر دیتی ہین

اور دوزخکا دروازہ کہول دیتی ہین کہ وہ اپنا ٹہکانا وہین سی

دیکہتی ہی تا قیامت اور اوسی معنی پر حدیث مین آیا ہی کہ

مردی جوتیونکی تہپک سنتی ہین لیکن بول نہین سکتی اور

بعضی عالمون نی فرمایا ہی کہ شہیدونکی روحین فردوس مین

سبز پرندونکی حوصلونمین ہین جہان چاہتی ہین اڑ اڑ کر

جاتی ہین پہر بسیرا لیتی ہین قندیلونمین جو عرش کی نیچی

معلق ہین اور مسلمانونکی لڑکونکی روحین بہشتی چڑیونکی پوٹونمین

هين اور مشركونكي اونكي روحين بهشت كي چارون طرف پهرا
كرتي هين قيامت تك اونكو كهين رهني كي جگه نهين اور آخرت
مين وه مومنونكي خادم بنائي جائينگي اور جن مسلمانونكي ذمه
كسيكا قرض يا حق يا دعوي هي اونكي روحين هوا مين معلق
هين نه اونكو بهشت مين ليجاتي هين نه آسمان پر جب تك
اونكا قرض و مظلمه نه چكا ديا جاي اور فاسق مسلمانونكي روحين
قبر مين بدن سميت عذاب پاتي هين اور كافرون اور منافقونكي
روحين سجين مين هين جهنم كي آتش مين اور بعضون ني
كها هي روح ايك جسم لطيف هي كه مخلوق هي اور اسي سبب سي
حق تعالي كو ذي روح نهين كهتي كيونكه محال هي كه حق تعالي
محل اجسام كا هو اور يهوديون ني رسول الله صلى الله عليه وسلم سي

روح کا حال اور اصحاب رقیم کا حال اور ذوالقرنین کا حال

پوچھا سو ان کی شان مین سورہ کہف اوتری اور روح کی مقدمہ

مین یہ آیت اوتری وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ

الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي یعنی کہ روح میری خدا کی علم سے

اور مجھی اوسکا علم نہین۔ اور بعضون نے کہا ہی روح مخلوق

نہین کیونکہ خدا کی امر سی ہی اور امر خدا کا کلام خدا کا ہی اور

بعضون نے کہا ہی آیت کے یہ معنی ہین کہ روح میری رب کے

تکوین سے ہے کہ اوسنی کن کی کلمہ سے اوسی ہست کیا

اور امر دو طرح کا ہی ایک امر الزام جیسی عبادت کا حکم کرنا اور

ایک امر تکوین جیسے قول اوسکا اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ

شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اور وہ جو خدا تعالی نے

فرمایاھے نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ
سو روح امین جبریل علیہ السلام ھے اور وہ جو فرمایا ھے
یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا
سو روح سی وہان بہی جبریل علیہ السلام مقصود ھے اور بعضون نے
کہاھے کہ روح ایک بڑی فرشتے کا نام ھے جو اکیلا ایک صف مین
کہڑا ہوگا اور سب فرشتے ایک صف مین اور وہ جو آدم علیہ السلام کے
شان مین فرمایا ھے نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ
سو یہ اضافت تشریف وتعظیم کی راہ سی ھی جیسے ناقۃ اللہ
وبیت اللہ اور وہ جو حضرت عیسے علیہ السلام کے شان مین فرمایا ھے
فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا سو اسوا سطی فرمایا کہ حضرت
عیسے عم جبریل عم کی پہونکنے سے پیدا ہوئی اور بعضون نے کہا ھے

کہ روح اسجگہ بمعنی رحمت کے ہے واللہ اعلم بالصواب مترجم رح

کہتا ہے کہ روح کا حال مفصل اسواسطے نہ بیان کیا گیا کہ ہر شخص کے سمجھنے

فہم وعقل مین نہ آسکتا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے اُمِرْنَا اَنْ نُکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ

یعنی ہمکو حکم ہے کہ آدمیون سے اُونکی عقل کے موافق کلام کرین

اور جو شخص عقل صافی وفہم وافی رکہتا ہو اوسکو چاہئے کہ

تصوف کے کتابین دیکہے خصوص امام حجۃ الاسلام غزالی رح کی

تصنیفین کیونکہ اُنہون نے بعضے رسالونمین روح کا حال

بتصریح تام وتشریح تمام لکہا ہے اگرچہ اس رسالہ مین اختصار کیا گیا ہے

اونیسوان باب صور کے ذکر مین اور بعث وحشر کے بیانمین

جاننا چاہئے کہ اسرافیل علیہ السلام کی چار بازو ہین ایک پورب مین

ایک جہنم مین ایک کو بجہاتا ہے ایک سے سر ڈہلکتا ہی اور عرش کی
پایۂ اپنی کاندھی پر اوٹہای ہی اور حق تعالی کی خوف سے
چہوٹا ہو جاتا ہے گنجشک کے برابر اور کوئی فرشتہ عرش سے
اتنا نزدیک نہین جتنا اسرافیل علیہ السلام ہے اوسکے اور
عرش کے درمیان سات پردے ہین ایک پردے سے دوسرے
پردے تک پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور جبرئیل اور اسرافیل ع
کی درمیان ستر حجاب ہین اور حق تعالی نی لوح محفوظ کو
سفید براق موتی سے پیدا کیا ہے طول اوسکا اتنا ہی جیسے
آسمان اور ساتون زمینونکا درمیان اور عرش سے معلق تہے
جو کچہ ہوا اور جو کچہ قیامت تک ہوگا اوس مین لکہا ہے اور اسرافیل
علیہ السلام اپنی داہنی ران پر صور رکہے ہوئے اور

صور کا مونہہ اپنی مونہہ سی لگائی ہوئی اُس انتظار مین ھی کہ
جو ہین ہو کہنی کا حکم ہُو پہونک دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ھے کہ اوسکی قسم جسکے ید قدرت مین میری جان ھے
کہ جسدن نرسنگا پہونکا جائیگا قیامت آجائیگی حالانکہ
آدمی کی مونہہ مین لقمہ پڑا ہوگا سُو وہ نکل نسکیگا اور کپڑا
پہنتا ہوگا سُو پہن نسکیگا اور پانی مونہہ سی لگائی ہُوگا
سُو پی نسکیگا اور صور تین بار پہونکا جائیگا ایک کو نفخہ فزع
کہتی ہین ایک کو نفخہ صعق ایک کو نفخہ بعث سُو جب
دنیا کی مدت گذر جائیگی ملک الموت ساتوین زمین تک
ہاتہہ پہیلا کر سب آسمانو اور زمینو نکی روح نکال لیگا اوس وقت
کوئی زمین پر باقی نرہیگا مگر ابلیس اور نہ آسمان پر مگر جبرئیل

ومیکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور انہیں کو حق تعالے
نے اس آیت میں مستثنی کیا ہے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ
شَاءَ اللّٰهُ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ صور کے چار شاخین ہین
ایک بچھم مین ایک پورب مین ایک ساتوین زمین کے نیچے ایک
ساتوین آسمان پر اور جتنی تمام عالم کی روحین ہین اوتنی
ہی صور مین دروازہ ہین اور اوسکی ایک طبقہ مین نبیونکی
روحین ہین اور ایک مین آدمیونکی اور ایک مین جانورونکے
پرندونکی اور ایک مین

بیسوان باب نفخہ فزع کی بیان مین

جب نفخہ فزع ہوگا آسمان و زمین کی تمام خلقت مین ہول
پڑجائیگا اور پہاڑ اوڑنی لگینگی اور آسمان پہٹنی لگین گے

اور زمین کانپنی لگی کے جیسے پانی پر ناو ڈگمگاتی ہے اور حاملہ
عورتوں کے حمل گر جائینگی اور اونکی خوف سے بڈھے ہو جائینگے اور
شیاطین بھاگتی پہرینگی اور ستاری ٹوٹنی لگینگے اور
چاند سورج دہندلے ہو جائینگی قوله تعالی اِنَّ زَلزَلَةَ
السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ پہر چالیس برس تک ایسا ہی
رہیگا ابن عباس رض سی روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیه
وسلم نی یہ آیت پڑہی یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُم
اِنَّ زَلزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ پہر فرمایا کہ ایا جانتی ہو
کون دن ہے صحابہ بولی خدا و رسول خوب جانتا ہی آپنے فرمایا
یہ وہ دن ہے جب حق جل و علا آدم ع سی فرماویگا کہ بہیج اپنی
اولاد کو دوزخ کی طرف آدم علیہ السلام کہینگے یارب کتنی بہیجوں

حکم ہوگا کہ ہر ہزار سی نو سو ننانوی دوزخ مین اور ایک بہشت مین

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ فرمایا سب لوگ رونی لگی

اور نہایت غمگین ہوئی حضرت نی فرمایا مجہی امید ہی کہ بہشت

مین تین حصہ اہل لوگ ہونگی ایک حصہ تم پہر فرمایا کہ مجہی امید ہی

کہ دو حصی تم ہو ایک حصہ تمام خلق تب سب خوش ہوگئی پہر

فرمایا کہ خوش ہو کیونکہ تم تمام امتون مین اسطرح ہو جیسی اونٹ

کی سامہنی بکری اور تم ایک جز ہو ہزار جز سی اور ابو ہریرہ رض

سی روایت ہی کہ اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین اوسمین سی

ایک رحمت دنیا مین بہیجی ہی جسکی اثر سی جن اور انس و وحش

و طیر آپسمین مہربانیان کرتی ہین اور ننانوین رحمتین

قیامتکی دن اپنی بندون پر کریگا مترجم کہتا ہی یہ حدیث

مشکوۃ مین بہی ہی کہ حق تعالی اسرافیل علیہ السلام کو صور
پہونکنی کا حکم دیگا وہ پہونکیگا اور کہیگا ای روحو حقتعالی کا
حکم ہی کہ بدنون سی نکلو تب آسمان و زمین کی تمام لوگ بیہوش
ہو جائینگی اور مر جائینگی مگر جسی خدا تعالی چاہیگا سو نہ مریگا
یعنی شہیدونکی روحین کہ وہ اپنی خدا کی پاس زندہ ہین
چنانچہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰہِ
اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور حدیث مین ہی کہ
حقتعالی نی شہیدونکو پانچ بزرگیان دی ہین جو کسیکو
نہین دین اور مجہی بہی نہین دین ایک یہ کہ سب نبیونکی
روح کو ملک الموت قبض کرتی ہین اور شہیدونکی روح کو
حقتعالی آپ قبض کرتا ہی دوسری یہ کہ سب انبیا بعد موت کی

نہلائی

نہلائے جاتے ہیں اور میں بھی نہلایا جاؤنگا پر شہید نہیں نہلائے
جاتے تیسرے یہ کہ سب نبیوں کو کفن دیا جاتا ہے اور مجھکو بھی
دیا جائیگا پر شہیدوں کو نہیں دیا جاتا چوتھی یہ کہ انبیا کو
مردہ کہتے ہیں اور میں بھی ایسا ہی ہوں کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ
وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ اور شہید زندہ ہیں احیا کہلاتے ہیں
پانچویں یہ سب نبی قیامت کے دن شفاعت کرینگے اور
میں بھی اوسی دن شفاعت کرونگا اور شہید ہر روز شفاعت
کرتے ہیں تا قیامت اور کہتے ہیں کہ بارہ شخص باقی رہ جائینگے
جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور آٹھ عرش کے
اوٹھانے والے اور دنیا رہ جائیگی اکیلی بے آدمی بے پری بے شیطان
بے وحوش تب حقتعالی فرماویگا اے ملک الموت جتنی

اولین وآخرین ہین اوتنی ہی تیری ساتھی اور مددگار مینی
پیدا کئی اور بہی آسمانون اور زمینونکی قوت بخشی آج مین
بہی رنگ رنگ کے غضب کا لباس پہناتا ہون سو تو میرا
غضب لیکر اُتر اور شیطان کو موت کا مزہ چکہا اور جتنی
سختیے اگلون پچھلون پر آدمیون پر یون پر ہُوئی ہی اوسکی
دونی چوگنی اوس اکیلے پر کر اور زبانیے یعنی دوزخکی پیادہ
ستر ہزار آتشی زنجیرین لیکر تیری ساتھ ہُونگی یہ سنکر
ملک الموت ایسے ہیبتناک صورت مین جسکے دیکہنی سے
ساتون آسمان اور ساتون زمینکی لوگ مرجائین نمود
ہوکر شیطان کو للکار یگا اوسکی آواز کی شدت و ہول سے
شیطان بیہوش ہُوجائیگا اور خرخری کی آواز اوس زور

49

شور پر اوسکی گلی سی بلند ہوگی کہ آسمان و زمین کی خلقت
اوسی سنتی تو بیہوش ہو جائی تب ملک الموت فرماوینگی تہر
ای خبیث تا موت کا مزہ تجہکو چکہاؤن تونی بہت عمر پائی
اور بہت خلقت کو گمراہ کیا یہ سنکر وہ پورب کو بہاگیگا
ملک الموت جب وہان بہی پہونچینگی تب پچہم کو بہاگیگا وہان بہی
وہ جا پہونچینگی آخر آخر بہاگتی بہاگتی تہک کر حضرت آدم علیہ السلام
کی قبر کی پاس تہریگا اور کہیگا ای آدم مین سبب سی بٹکا ہین
پڑا اور رجیم و ملعون ہوا الغرض ملک الموت اوسی آتش کا پیالہ
پلاوینگی تب وہ خاک پر لوٹنی لگیگا زبانی دہکائی ہوئی
کیلون سی اوسکا مونہہ چیرینگی اور نیزون سی پاش پاش
کری اوسکی جان قبض کرینگی پہر حق تبارک و تعالی ملک الموت سی

فرماویگا کہ دریاؤنکو فنا کرسو ملک الموت دریاؤن سے کہینگے
تمہارے میعاد گذرے جسکے دریا کہینگی ہمکو حکم دو تو اپنی اوپر رولین
یہہ کہکر روینگی اور کہینگی کہان ہین ہماری موجین اور کہان
ہین ہماری عجائبات آپہونچا حکم اللہ تقدس و تعالی کا بعد ازان
ملک الموت ندو سے ایک ایسے آواز کرینگی کہ سارا پانی
پتال تک سوکہ جائگا پہر پہاڑونکی پاس جائینگی وہ بہی رو کر
کہینگے کہان ہے ہماری اونچائی اور کہان ہی ہمارا کرا ان آپہونچا
حکم حق جل و علی کا بس ملک الموت کے ایک جہنکار مین وہ
ٹکڑی ٹکڑی اوڑ جائینگی اور اونکی پانی دہنس جائینگی پہر آسمان
پر چڑہ کر جہنکار مارینگی جسکے صدمہ سے چاند سورج تاری
سب چور چور ہوکر گر پڑینگی پہر حق تبارک و تعالی فرماویگا

کہ اپنی ملک الموت

کہ اي ملک الموت اب ميري خلقت مين کون باقي رہا کہينگے
الٰہي حي لايموت تو هي هے اور باقي تو اب کوئي نهين رہا مگر جبرئيل
اور ميکائيل اور اسرافيل اور عرش کے اوٹہانے والے اور مين
ضعيف بندہ تب اونکي روح قبض کرنيکا بهي حکم ہوگا بعد ازان
حقتعالى فرماويگا اي ملک الموت کيا تو نے ميرا قول نهين سنا
کل نفس ذائقة الموت سو تو بهي اب مر جا پس
ملک الموت بهي مر جائينگے اور کچه باقي نہ رہيگا الا ما شاء الله تعالى

اکيسوان بيان حشر [illegible] کے بيان مين

حديث مين هي کہ حق تبارک و تعالى چاهيگا کہ خلق کو جلاوي
جبرئيل و ميکائيل و اسرافيل و عزرائيل عليهم السلام کو زندہ
کريگا اور اون چارو نمين پہلے اسرافيل کو جلاويگا وہ عرش سے

صور لیکر بہشت مین جائینگی اوسکہینگی ای رضوان بہشت کو
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی واسطی اور اونکی امت کے واسطی
آراستہ کر پہر براق اور لواء حمد اور جنت کے حلی لیکر آوینگی سو
جانور وہ مین جو پہلی زندہ ہوگا وہ براق ھی پہر اللہ تعالی فرماویگا
کہ اسی آراستہ او طیار کرو تب اوسی سرخ یاقوت کا لباس
پہناوینگی اور سبز زبرجد کی لگام اوسکی مونہہ مین دینگی اور
دوسری زین پوش ایک سبز ایک زرد اوسپر کسینگی پہر
اس طیاری سی اوسی لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر
مبارک کے جائینگی اور زمین اوسوقت کف دست میدان ہوکے
سپاٹ جو رسن اونچی نہ نیچی اس سبب سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا مرقد مبارک پہچان نہ پڑیگا ناگاہ ایک نور اونکی

مرقد

مرقد پاک سے عمود گردباد کی مانند آسمان کیطرف بلند ہوگا
تب جبرئیل ع کہینگے کہ ای اسرافیل آواز دو کیونکہ حشر کا کاروبار
تمہارے ذمہ ہی سب خلق کو حق تعالی تمہارے ہی ہاتہ سے محشور
کریگا وہ کہینگے نہین ای جبرئیل تمہین آواز دو کیونکہ تم دنیامین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آتی جاتی تہی مجہی اونسے
شرم آتی ہی جبرئیل ع خاموش رہ جائینگے تب اسرافیل
میکائیل ع سے کہینگے کہ تم پکارو میکائیل پہلی مرتبہ کہینگے السلام
علیک ای روح پاک اپنی مقدس بدن کی طرف رجوع کر اور
کچہ جواب نہ پاوینگی پہر دوسری دفعہ کہینگی ای روح مقدس
اوٹہ فیصلہ اور حساب کے واسطے اور رحمن کے سامنے جانیکے واسطے
تب قبر مبارک شق ہوجائیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُوٹھہ بیٹھینگے اور سر و ریش سی گرد جہاڑنی لگینگے پہر جبرئیل
اُونکو بہشتی لباس اور براق دینگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماوینگی کہ ای جبرئیل یہ کون دن ہے وہ کہینگے یہ قیامت کا
دن ہے یہ حسرت کا دن ہے یہ ندامت کا دن ہے یہ یوم التلاق
ہی یہ یوم الفراق ہے یہ یوم البراق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماوینگی ای جبرئیل مجھے بشارت دو اور کچہ خوشی کی خبر سناؤ
کہینگے یا رسول اللہ لواء الحمد میری ساتہ ہے آپ فرماوینگی کہ
مین یہ نہین پوچھتا مین اپنی گنہگار امت کا حال پوچھتا ہون
کیا تم اونکو پلصراط پر چھوڑ آئی ہو تب اسرافیل کہینگے ای
محمد خدای عزوعلا کی قسم ہے مینی ابہی تک صور نہین پہونکا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگی کہ اب میرا جی خوش ہوا

ور میری انکھو نمین طراوت آئی ہی تاج اوسکی پہنونگی اور براق پر سوار ہونگے

بائیسوان باب براق کی تعریف مین

رق ایک براق کہ اوسکی دو بازو ہین جنکی زور سے

سمان و زمین مین اوڑیگا چہرہ اوسکا آدمی کا سا اور پیشانی

شادہ سرخ یاقوت کی اور کان سبز زبرجد کی اور

انکھین تارے کی مانند چمکتی ہوئین اور دم گائی کی سی سرخ

سونی سی مڑی اور بدن برق سا گویا طاؤس ہو گدہی سی

و نچا اور خچر سی چھوٹا براق اس سبب سے اوسکا نام ہے کہ وہ

رق کی مانند تیز گام ہے سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسکی نزدیک جائینگی اچھلی کا بہانہ کریگا اور کہیگا خدائی عز و جل

با قسم مجہ پر کوئی نہ سوار ہوگا مگر نبی ہاشمی قریشی محمد بن

عبد اللہ صاحب اللوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے
کہ مین ہے محمد ہون اور سوار ہوکر جنت مین داخل ہونگی اور سجدہ
مین گرینگی تب آواز آویگی کہ سر اوٹھاؤ یہ رکوع سجود کا دن نہین
یہ حساب وعذاب کا دن ہے مانگ جو مانگیگا پاویگا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ یارب مین اپنی امت کی نجات چاہتا
ہون حکم ہوگا کہ جسمین تو راضی ہو سو مینی دیا قولہ تعالی
ولسوف یعطیک ربک فترضی پر چالیس دن
تک آسمان سی پانی برسایا جائیگا کہ اوسمین لطف کی صفت
ہوگی اور پانی بارہ بارہ گز ہر چیز سی اونچا ہوگا خلق اوس
پانی کی تاثیر سی سبزی کی مانند جمی کی اور اونکی بدن تمام وکمال
درست ہو جائینگی پہر لپیٹیگا خدائی عزوجل زمین وآسمانکو

اور تین بار کہیگا کس کے واسطے ہے سلطنت و بادشاہی
کوئی جواب نہ دیگا تب آپ ہی فرماویگا اللہ ہی کا ملک اللہ ہی کی
سلطنت جو اکیلا قہر والا ہے کہیگا کہاں ہیں کہمنڈی
اور کہاں ہیں سرزادی اور کہاں ہیں وہ جو میرا کہاتی تہی
اور ونکا گاتی تہی اور پہاڑ دہنی ہوئی رنگا رنگ پشم
کی مانند اور زمین بدل ڈالیگا خدائے جل و علا اس زمین کو
جسپر فسق و فجور کیا ہے اور جہنم کو اسپر رکہیگا اور ایک اور
زمین بناویگا سپید چاندی کی کہ اوسپر بہشت کو نصب کریگا
بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ جسدن دوسری زمین بدلی جاوےگی
آدمی کہاں ہونگے فرمایا تو نے بڑی بات پوچھی اے عائشہ

پہر حق جل وعلا فرماویگا کہ ای اسرافیل اوٹہہ مردونکی جلانی
کا صور پہونک دی اسرافیل صور پہونکینگے اور پکارینگے
کہ ای نکلی ہوئے روحو اور سڑے ہوئی ہڈیو اور پرانی بدنو اور
پہٹی چمڑو اور گری بالو حساب اور فیصلی کی واسطی اوٹہو
یہ کہتی ہی سب کی سب خدا کی تبارک وتعالی کی حکم سی ننگی مادر زاد
اوٹہہ کڑی ہونگی آسمانونکو دیکہینگے کہ شق ہوگئی اور ستاری
گر گئی ہین اور سورج لپیٹ ڈالا گیا ہی اور چاند اندہیرا ہی اور
زمین بدل گئی ہے اور سمندر سوکہا ہی اور دوزخ ہولناک
آواز سی گرجتا ہی اور زبانی کمندین پہینکتی ہین اور ترازوین
عمل تولنی کی طیار ہین اور فرشتی عمل نامہ لئی کہڑی ہین اور

ون زیب وزینت سی سامنی موجود هی تب
وس کسنی همکو سوتی سی جگایا کسنی هماری
ہی ہمکو اوٹہایا ندا ہوئی کہ هٰذَا مَا وَعَدَ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یہ وہی هی جسی خدای
کیا تہا اور پیغمبرون نی اوسکی سچی خبر ہوچکی ہی
لوگون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اس
پوچہی یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ
رونی لگی یہان تک کہ آپکی کپڑی آنسوون سی تر
ان فرمایا کہ ای پوچہنی والو تمنی بڑا امر پوچہا
ن میری امت کی بارہ جند ہونگی جنہون نی
باتین بنا بنا کر لوگونکو آپس مین لڑوایا می اونکا فرق

بندرونکی صورت ہوگا قولہ تعالی اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ
الْقَتْلِ اور جنہوں نے رشوتیں لی ہیں حرام کہای اونکا قبر
سورونکی صورت بنیگا اور جو لوگ قاضی مفتی ہوکر جہوٹہا
فتوی اور اولٹا حکم دیتی تہی اندہی کردی جاوینگی قولہ تعالی
وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ
اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتی تہی اور آپ کو سب سے اچہا
جانتی تہی وی کونگی بہری کردی جاوینگی قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا اور جو علما و مشایخ
لوگونکو نیک باتیں سمجہاتی ہیں اور آپ بری کام میں
الجہی رہتی ہیں لونکا یہ حال ہوگا کہ اپنی زبانیں کاٹینگی اور
اونکی مونہہ سی پیپ لہو بہیگا قولہ تعالی اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ

وتنسون انفسکم اورجنہون نے جہوٹی گواہیان دی تہی
اونکی بدنون پر آتش کی کوڑی لگینگے قولہ تعالی ولا تقف ما
لیس لک بہ علم اور جو لوگ شہوت ولذت مین پڑی
رہتی تہی اور ہر دم نفس امارہ کو سکہ پہونچایا کرتی تہی اونکی بدنون مین
بدبو آویگی اور اونکی پاؤن اونکی چوٹی مین بندی ہونگی قولہ تعالی
اولئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ
اور جو لوگ اپنی مال سے حقتعالی کا حق ادا نکرتی تہی صرف اپنی نام
والم کی واسطے خرچ کیا کرتی تہی وہ کہڑی نرہ سکینگے دائنی
بائین گرتی پڑتی رہینگے قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا
انفقوا من طیبت ما کسبتم اور جو لوگ غیبت
کیا کرتی تہی اور پیٹہ پیچہی لوگون کے نام دہرا کرتی تہی اونکو جلتی بلتی

کنہ یک کے یا جامے پہناوینگی اور جو لوگ قولہ تعالیٰ وَلَا یَغتَب
بَعضُکُم بَعضًا اور جو لوتری تہی اونکی زبانین گدی سی
نکالی جائینگی اور جو لوگ مسجدون مین دنیا کی باتین کرتی ہتی
وہ متوالی اوٹہینگی قولہ تعالیٰ وَاَنَّ المَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا
تَدعُوا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا اور جو سود بیاج لیا کرتی ہتی اونکو اولتا
کر کی سر نیچی پاوُن اوپر فرشتے کہینچ لیجاوینگی مترجم
کہ اس حدیث کو ثعلبی نی روایت کیاہی لیکن اوسنے دس گروہ
لکہی ہین اور تفسیر عمدہ مین بہی دسہی لکہی ہین اور معاذ
بن جبل رض سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ قیامت کے دن حسرت وندامت کے دن حق تعالیٰ میری امت کے
بارہ صفین بناویگا بعضی قبرون سی اوٹہین گی کہ اونکی ہاتہ

باؤن کتي هونگي سو الله تعالى کيطرف کا پکارني والا پکاريگا

کہ يہ وہ لوک هين جو پڑوسيونکو ستايا کرتي تهي اور بي توبہ

مر گئي سو يہ انکي سزا هي اور جگہ انکي دوزخ هين اور بعضي

قبرون سي اوٹهينگي جانورونکي صورت پر سو پکارني والا

پکاريگا کہ يہ وہ لوک هين جو نماز مين سستي کرتي تهي اور بي توبہ

مري يہ انکي سزا هي اور جگہ انکي دوزخ هين قولہ تعالىٰ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ

اور بعضي قبرون سي اوٹهينگي کہ اونکي پہاڑ سي ڈيل هونگي

اور سانپ بچهو اونکي ساري بدن ليٹي هونگي سو پکارني والا

پکاريگا کہ يہ وہ هين جو زکوة نديتي تهي اور بي توبہ مري

يہ انکي سزا هي اور جگہ اونکي دوزخ هين اور دوئي اشرفون سي

انکی پیشانیان اور پشت وپہلو داغی جائینگے قولہ تعالی

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ

قولہ تعالی یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی

بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ اور بعضے قبرون

اوٹہینگے کہ اونکی مونہہ سی خون بہیگا اور اگ نکلیگی اور اونکی

انتین پیٹ سی نکلی ہوئی زمین پر لوٹتین گی سو پکارنی والا

پکاریگا کہ یہ تجار فجار ہین جو خرید و فروخت مین جہوٹہ بولتی تہی

اور بی توبہ مرگئی یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ مین اور

بعضے قبرون سی اوٹہینگے جنکی بدن مردار سی گندہ ہونگی سو پکارنی والا

پکاریگا یہ وہ لوگ ہین جو آدمیون کی ڈرسی چہپ چہپ کر گناہ کرتی تہی

اور خدا ئی تعالی سی نڈرتی تہی اور بی توبہ مری یہ انکی سزا ہے

اور جگہ انکی دوزخمین اور بعضے قبرون سی اوٹہین گے جنکی

گردنین سانپون نے ڈس ڈس کر رخنہ رخنہ کردی ہونگی سو

پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ جہوٹہی گواہی بولتی تہی اور بی توبہ مری

یہ انکی سزا ہے اور جگہ انکی دوزخمین اور بعضے قبرون سی

اوٹہین گی جنکی مونہہ مین زبان نہوگی اور پیپ لہو مونہہ سی

بہیگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو گواہی چہپاتی

تہی اور دیکہا ہوا معاملہ نہ بتاتی تہی حق پوشی کرتی تہی اور

بی توبہ مری یہ انکی سزا ہے اور جگہ انکی دوزخ مین قولہ تعالی

وَلَا تَکْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن یَکْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ

قَلْبُهُ اور بعضے قبرون سی اوٹہین گے سر نیچی پاؤن اوپر

اور اونکی شرمگاہون سی پیپ لہو بہیگا سو پکارنیوالا پکاریگا
کہ یہ لوگ زنا کرتی تہی اور بی توبہ مری یہ انکی سزا ہے اور جگہ
انکی دوزخ مین قولہ تعالی ولا تقربوا الزنا انہ کان
فاحشۃ اور بعضی قبرون سی اوٹہینگی کا مونہ نیلی انکہین
دوزخکی انگارون سی بہرا ہوا سو پکارنی والا پکاریگا
کہ یہ لوگ ظلم سی یتیمونکا مال چٹ کرگئی تہی اور بی توبہ
مری یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ ہین قولہ تعالی انما
یاکلون فی بطونہم نارا اور بعضی قبرون سی
کوڑہی اوٹہینگی سو پکارنی والا پکاریگا کہ یہ لوگ ماباپ کو
ناحق ستاتی تہی اور بی توبہ مری یہ انکی سزا ہے اور جگہ انکی
دوزخ ہین قولہ تعالی وبالوالدین احسانا اور بعضی

اور جگہ انکی دوزخ ہی بہکری بہی
اور بعضی ... اوٹہینگی
اور ماباپ کی ستاتی ...

رون سے اندہی اوٹہینگی بڑی بڑی دانت نکلی ہوئے جیسے
یلونکی سینگ اور ہونٹھ پیٹ تک لٹکتی سو پکارنیوالا
کاریگا کہ یہ شرابی ہین جو بی توبہ مری یہ انکی سزا ہے
ور جگہ انکی دوزخ مین دوزخ مین قولہ تعالی اِنَّمَا الخَمرُ
المَیسِرُ وَالاَنصَابُ وَالاَزلَامُ رِجسٌ مِن
عَمَلِ الشَّیطَانِ فَاجتَنِبُوہُ اور بعضی قبرون سی
وٹہین کی کہ انکی چہرے جو دوین رات کے چاند سی روشن
ونگی اور بجلی کیطرح پل مین پل صراط سی اوتر جاینگی سو
پکارنی والا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جنہونے اچھے کام کیے
ور خلق کو گناہون سے منع کیا اور پانچون وقت کی نمازین
جماعت ادا کین اور توبہ کرکی موئے یہ انکی جزا ہے اور مین

انکا بہشت مین حق تعالی انسی راضی ہی یہ حق تعالی سے راضی نہ انکو کچھ ڈر ہے نہ غم اللّٰہم اجعلنا منہم

چوبیسوان باب قبر سے اوٹھنی کی بیان مین

کہتی ہین کہ خلق جب قبرون سی اوٹھیگی اوسی جگہ بیچ سب چالیس برس تک کہڑی رہینگے نہ کہائینگے نہ پینگی نہ بیٹھینگے نہ بولینگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن آپکے امتی کس نشان سی پہچانی جائینگی آپنے فرمایا میری امتی اوسدن وضو کی اثر سی غر محجلین ہونگی یعنے جو عضو اونکی وضو مین دہوئی روشن و تابندہ ہونگی اور حدیث مین ہے کہ رسول اللہ حشر کے دن جب خلق قبرون سی اوٹھینگی فرشتے مومنون کے پاس آوینگی اور انکی

ون سی خاک جہاڑینگی تب جگہ کی گرد جہت جائیگی مگر
اعضائے سجودکے گرد ہر چند فرشتے ملینگے نہ جہٹینگی تب آواز
ہوگی کہ ای فرشتو یہ قبر کے مٹی نہین یہ مسجدون اور
جونکی مٹی ہی انکو اسیطرح رہنی دو یہان تک کہ پل
صراط سی اوتر کر جنت مین داخل ہون تا کہ جو انکو دیکہی
کہ میری بندہ اور نوکر ہین اور اعضا سجود کی سات ہین
ما اور دونو ہاتہ اور دونو کالے زانو اور دونو پاؤنکی
کلیان اور بعضون نے ناک کو بہی کہا ہی اور جابر ابن
عبد اللہ رض سی روایت ہے کہ قیامت کے دن جب مردی
قبرون سی اوٹہینگے اللہ تعالی رضوان کو جو بہشت کا دربان ہے
پیام بہیجیگا کہ مینی روزہ دارونکو بہوکہا پیاسا قبرونسے

اوٹھایا ہے سو بطرز استقبال کی اونکی خواہشونکی چیزین

طیار کر رکہ رضوان بہشت کے حورون اور غلمانونکو بلاویگا

وی نور کی لاکون طبق لئی ہوئی ہزارون طرحکی میوون اور نفیس

کہانون اور لذیذ شربتون سمیت رضوانکی پاس جمع ہونگے

اور کہتی ہین وہ اتنی ہونگی جتنی زمین مین مٹی کی ذری ہین

اور مینہ کی بوندین برسی ہین اور آسمانونپر ستاری ہین

اور درختون پر پتی پر جب سب سامان طیار ہو چکیگا حق

جل وعلا اونکو کہانا کہلاویگا اور فرماویگا کُلُوا وَاشْرَبُوا

هَنِيئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ اور ابن

عباسؓ سی روایت ہے کہ لوگ جب قبرون سی اوٹھینگی

فرشتی تین فرقون سی مصافحہ کرینگی شہید فنی اور

60

رمضانکی روزہ دارونسے اور اونسے جو عرفہ کی دن روزہ
رکہتی ہین اور عائشہ رض سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا سب دنون سی دوست زیادہ اللہ تعالی کی
نزدیک جمعہ و عرفہ ہی کہ انمین رحمت ہے اور سب دنون سی
دشمن زیادہ شیطانکی نزدیک جمعہ و عرفہ ہی ای عائشہ
جو عرفہ کو روزہ رکہی اوسپر تیس دروازہ خیر و رحمت کے
کشادہ ہون اور تیس دروازہ شر و شدت کے بند ہون
اور جب عرفہ کا روزہ دار پانی سی روزہ کہولتا ہی جو رگ اوسکی
بدن مین ہے فجر تک کہتی رہتی ہی کہ بار خدایا اسپر رحمت کر
اور حدیث مین آیا ہی کہ روزہ دار اپنی قبرونسے نکلینگے
اور فرشتے اونکو عمدہ خوانون در نفیس جا گلون کو پاس

لیجائینگی اور کہینگی کیا دُتم ہو کہی رہتی تہی جب لوگ کہا کر کہا تے

تہی اور ہیو تم پیاسی رہتی تہی جب لوگ سیراب ہوکر پانی پیتی

تہی وی اس حال مین ہونگی اور لوگ حساب مین ہنے ہونگی

اور حدیث مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہے

آدمی قیامت کے دن برہنہ تن و برہنہ پا اُوٹہینگے جسطرح

ما کی پیٹ سے پیدا ہوتی ہین ولیکن کوئی کسی طرف نہ دیکہیگا

سب کے نگاہ ہول و ہیبت سے آسمانکی طرف ہونگی چالیس

برس تک اسیطرح کہڑی رہینگی نہ کہائینگی نہ پینگی آفتاب کی

گرمی سی کسیکے پنڈلیون پاؤن پسینی مین ہینگی ہین کی اور

کسیکے پنڈلیون تک پسینہ آویگا کسیکے پیٹ تک کسیکے

چہاتی تک بی بی عائشہ رض نی کہا یا رسول اللہ کوئی اوسدن

سوا بہی اوٹہیگا فرمایا ان انبیا اور اونکی اہل بیت
اور وہ لوگ جو رجب و شعبان کی ورمضان کی متصل روزی
رکہتی ہین اور سب لوگ اوسدن بہوکہی ہونگی مگر انبیا اور
اونکی اہل بیت اور رجب و شعبانکی روزہ دار کہ وآسودہ ہونگی
اور کہتی ہین کہ قیامت کے میدانمین تمام مخلوقات کے ایک سو
بیس صفین کیجائینگی ہر صف اتنی لانبی کہ چالیس ہزار برس
چلے تو اوسکا چہوڑ ملی اور اتنی چوڑی کہ بیس ہزار برس چلے
تو اوسکا کنارہ ملی سو اونمین سی تین صفین ایمان والونکی
ہونگے اور باقی سب کافرونکی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سی منقول ہے کہ فرمایا قیامت کے دن میری امت کے ایک سو
بیس صفین ہونگی مصنف رح کہتا ہی یہی صحیح ترہی

مترجم رح کہتا ہی سیوطی رح نی خصائص الکبری مین لکہا ہی
کہ سب بہشت کے لوگ ایک سو بیس صف ہونگی انمین
اسی امت کے صفین اور چالیس تمام انبیا کی اُمت سی

بیسوان باب حشر والون کے چلنی کی بیان مین

کہتی ہین کہ حشر کے دن کفار پا پیادہ چلینگے اور ایماندارونکو
سواریان ملینگے کما قال جل جلالہ یوم نحشر المتقین الی
الرحمن وفدا حضرت علی رض نی فرمایا ہی کہ متقیونکو
گہورون پر سوار محشور کرینگی حق تعالی فرشتون سی فرماویگا
کہ انکو سواری پہ چلنی دو کیونکہ دنیا مین انکو سواری کی ہمیشہ
عادت رہی ہی ابتدا مین یہ باپ کے پشت پر ہی بعد ازان
ماکی شکم مین بعد ازان دائیونکی گود مین بعد ازان باپ کے

کاندہ

کاندہون پر بعد ازان اونٹ گہوڑی ناؤ وغیرہ پر ہر جب
مری تو بہا ہونگی گردنونپر اونکا جنازہ چلا سو اب قبرون سی
اوٹہائی گئی ہین پیادہ نہین بادین کہ انکو چلنی کا ربط
ہین انکی قربانیونکو انکی سواری بناؤ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سمنوا ضحایاکم وعظموا فانہا یوم القیمۃ
مطایاکم جیسوان باب قیامت کے ذکر مین
حدیث مین آیا ہی کہ جب قیامت مین آفتاب نزدیک کر دیا
جائیگا اور گرمی اوسکی بہت سے سخت ہو جائیگی تب آتش سے
ایک سایہ سا نکلکر چہا جائیگا پہر آواز آویگی کہ ای محشر کے لوگو
سایہ کیطرف چلو سو سب تین فرقی ہو کر چلینگے ایک ایمان والونکا
ایک منافقونکا ایک کافرونکا اور جب سب کے سب اوس سایہ

کی نیچی ہوںچ جائینگی وہ تین قسم ہو جائیگا ایک گرمی ایک
دہوان ایک نور کما قال اللہ تعالی اِنْطَلِقُوا اِلٰى ظِلٍّ
ذِي ثَلٰثِ شُعَبٍ سو حرارت منافقونکی سر پر قایم
ہوگی اور دہوان کافرونپر مسلط کیا جائیگا اور نور مومنون کو
ملیگا اسواسطی کہ منافق لوگ دنیامین گرمی سی اپکو بہت بچاتی
تہی اور کہتی تہی کہ ہم رسول ساتہ گرمی کی سبب سے جہاد کو نہین
نکل سکتے سو حقتعالی نے فرمایا قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا
اور کفار دنیامین اندہیری مین تہی کہ خدای جل وعلا کی آیتین اور
نشانیان نہ دیکہتی تہی سو آخرت مین بہی اور بہت تاریک دہوان
ملیگا قولہ تعالی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اور مسلمان دنیامین

نور ایمان کا رکہتی تہی سو آخرت مین بہی نور باونگی قوله تعالی

الله ولی الذین امنوا یخرجهم من الظلمت الی

النور و قوله تعالی یسعی نورهم بین ایدیهم و

بایمانهم اور رسول الله صلی الله علیه وسلم نی فرمایا ہی کہ سات

فرقونکو حق جل وعلا عرش کے سایہ مین بہٹلاویگا اوسدن

جب سوای اوس سایہ کی اور سایہ نہوگا ایک بادشاہ عادل

دوسرا وہ جو بہری جوانی چڑہی جوبن مین الله تعالی کی عبادت

مین مشغول ہوای تیسرے وہ دو شخص کہ صرف الله تعالی کی

واسطی آپسمین دوستی رکہتی تہی چوتہا وہ شخص جسے مال وجمال

والی عورت جورو بے ورہا دو نور کہتی ہو چاہے اور وہ صرف

الله تعالی کی واسطی خوف سے اوس سے باز رہے پانچوان وہ شخص

جو تنہائی مین خدا تعالے کی خوف سے روتا ہی چھٹا وہ جسکا دل
مسجد سے مین لگا رہتا ہی ساتوان وہ جو داہنی ہاتہ سی صدقہ
دی اور بائین سی چہپاوی اور حدیث مین آیا ہی کہ جب حق تعالے
خلق کو جمع کریگا پکارنیوالا پکاریگا ای اصحاب فضل اوٹھو بہت
سی لوگ اوٹھینگے اور جلد جلد جنت کے طرف چلینگے فرشتی اونکو
رستہ مین ملینگے اور کہینگے تم کون ہو کہین گی ہم وہ ہین کہ جب
ہمپر لوگون نے ظلم کیا ہمنے صبر کیا اور جب کسی نے ہماری تقصیر کی
ہمنے معاف کی فرشتے کہین گے اچھا سیدھے جنت کو چلی جاؤ
پہر پکارنیوالا پکاریگا کہ اہل صبر کہان ہین تب بہی بہت سی لوگ
اوٹھینگے اور جلد جلد بہشت کی طرف چلین گے فرشتے اونکو راہ مین
ملینگے اور کہین گے تم کون ہو جو جنت کو جلدی چلی جاتی ہو کہین گے

هم السمين لله دوستي رکهتي تهي فرشتے کهين گے لیجاؤ بهشت کو
جلي جاؤ اور جب يه سب لوگ بهشت مين داخل هو چکين گے
تب حساب کے ترازو مين لائي جائينگي اور حديث مين آيا هے
کہ لواء الحمد اتنا لانبا هے کہ هزار برس چلے تب اسکا چهور ملے اور عرض
۱۲۶ اوسکا اتنا هي جتنا آسمان و زمين کا درميان اور سرخ
ياقوت و سبز زمرد اوسمين جڑي هين اور اوسمين نور کے
تين جهنڈي هين ايک پچهم مين ايک پورب مين ايک دنيا کي
بيچ بيچ اور اوسپر تين سطرين لکهي هين اول بسم الله الرحمن الرحيم
دوسرے الحمد لله رب العلمين تيسرے لا اله الا الله محمد رسول
الله اور اوسکے قريب ستر هزار نيزے هين هر نيزے کي نيچے ستر
هزار صفين فرشتون کي هر صف مين پانچ لاکه فرشتے کہ

کو الله تعالی کی تسبیح و تقدیس کرتی ہین اور قیامت مین سب
اہل ایمان اوس لوا الحمد کی گردا گرد ہونگی اور سوا اوس لوا کی
اور چھوٹی چھوٹی نیزی صحابیون کے واسطی گڑینگی چنانچہ صدق کا
نیزہ حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنہ کی واسطی گاڑا جائیگا
اور ساری صدیق اوسکی نیچی ہونگی اور عدل کا نیزہ حضرت
عمر رضی الله عنہ کی واسطی اور تمام عادل اوسکی تلی ہونگی اور
سخاوت کا نیزہ حضرت عثمان رضی الله عنہ کی واسطی
اور سب سخی اوسکی نیچی اور شہادت کا نیزہ حضرت علی
رضی الله عنہ کی واسطی اور سب شہید اوسکی نیچی اور فقر کا
نیزہ حضرت ابو درداء کی واسطی اور سب فقیر اوسکی نیچی
اور زہد کا نیزہ حضرت ابوذر رضی کی واسطی اور سب زاہد اوسکی

نیچی

نیچی او قرأت کا نیزہ حضرت ابی بن کعب کے واسطی اور سب
قاری اوسکی نیچی اور مظلومیت کا نیزہ حضرت امام حسین
کی واسطی اور سب جو ظلم سی قتل ہوئی ہین اوسکی نیچی قال
اللہ تعالی یوم ندعوا کل اناس بامامہم اور
حدیث مین ہی کہ قیامت کے دن جب خلق پر بہت سختی
و تنگی ہوگی حق تبارک و تعالی جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجیگا کہ اپنی امت سی کہہ
کہ مجھی اوس نام مجھی سی پکارین جس نام سی دنیا مین سختی
کی وقت پکارتی تھی تب محمدی پکارنیوالا پکاریگا کہ سب
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہو جب سب کہین گی اللہ تعالی
سبکا حساب فیصل کریگا اور سب امتون سی یہ فرمادیگا کہ

اگر یہ امت محمدیہ کی نہوتی تو مین فیصلہ تمہارا ہزار برس مین
چکاتا اور سب جانور درند چرند پرند بہی محشور ہونگے
اور اونمین بہی فیصلہ کیا جائیگا ناتوان کو توانائی
دینگے زور اور پیے اپنا بدلا لیلی بعد ازان سب خاک کردیے
جائینگے۔ اور جو آنکہ خدای جل وعلا کی خوف سے روئی وہ
دوزخ مین کو نہ دیکہی گی اور جو کوئی خوف خدا سے اتنا بہی
رویا ہوگا کہ اوسکا ایک بال بہیگا ہوگا حق تعالی اوسکی گناہ
معاف کردیگا اور پکار دیا جائیگا کہ یہ شخص ایک بال کی
برکت سے ناجی ومغفور ہوا اللہم اغفر لنا

ستائیسوان باب بہشت کے ذکر مین

وہب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بہشت کا عرض اتنا ہے

جتنا آسمان وزمین کا عرض ہے اور اوسکی طول کو سوائی حق

جل وعلا کی کوئی نہین جانتا جو جی چاہے سب وہان موجود ہے

اور اونمین حورین ہین بڑی بڑی آنکھون والیان جنکو

حق تعالی نے نور سے پیدا کیا ہی گویا کو وہ یاقوت و مرجان ہین

نیچی نگاہون والیان کہ اپنی شوہرونکی سوائی کسی طرف

نہین دیکھتی اور اونکی شوہرون سی پیشتر کسی جن و آدمی نے

اونکو چہوا نہین اور جب اونکی شوہر اونکی صحبتون سے

فراغت پاوینگی بالفور وہ جیسے تہی ویسے باکرہ ہو جائینگی

ایک ایک اونمین ستر ستر حلی رنگ رنگ کے پہنی ہے

جو بال سے بہی زیادہ ہلکی ہین اونکا گوشت و استخوان ایسا

صاف شفاف ہے کہ پنڈلیون کے ہڈیونکا مغز صاف اوپر سے دیکہائی دیتا ہے

انتہا میسواں باب بہشت کے دروازوں اور نہروں کی بیان میں

ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ بہشت کے آٹھ دروازہ ہین سونیکی جو لہسے جڑی ہیلی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا ہی وہ پیغمبرونکا اور شہیدونکا اور سخیونکا دروازہ ہی اور دوسرا نمازیونکا دروازہ ہے جو اچہی طرح وضو کرتی ہین اور اچہی طرح نماز ادا کرتی ہین اور تیسرا زکوۃ دینی والونکا دروازہ ہے جو خوشی سے دیتی ہین اور چوتہا اون لوگونکا ہی جو خلق نیک کام سکہاتی ہین اور بری کاموں سے منع کرتی ہین اور پانچوان اون لوگونکا ہی جو ظلم اور شہوت سے باز رہتی ہین اور چہٹا حاجیونکا اور ساتوان جہادیونکا اور آٹہوان اون لوگونکا جو حرام سے آنکہین چہپاتے ہین اور ماں باپ کے

ساتہ اونانی والونکی ساتہ سلوک کرتی ہین اور بہشت سات ہین
ار الجنان دار السلام جنت الماوی جنت الخلد جنت الخلد
النعیم جنت الفردوس جنت العدن مترجم ساتہ کہ یہ
ساتون رہنی کیواسطی ہین اور آٹہوان دیدار کے واسطی ہے
سکا نام علیون ہے اور بہشت مین ایک اینٹ چاندیکی
یک سونیکی اور گارا مشک کا و زعفران کا اور برج و بنگلے
یک ایک موتی کی ایک ایک زمردکی ہین ساتہ ساٹہ کوس کے
بنی اور اتنی ہی چوڑی اتنی ہی اونچی اور کہڑکیان یاقوت کے
ین اور دروازہ جولکی اور اونمین نہرین بہتیان ہین جنکے کناتے
ٹراؤ مصفا بنی ہین ایک نام نہر الرحمۃ ہی وہ سب بہشتونمین
ونچی ہی اوسکی سنگ سیزی موتی کی ہین اوسکا پانی برف سے

سفید زیادہ اور شہد سی شیرین تر ہی اور ایک نہر کوثر ہی
وہ خاص ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہر ہی اور جتنی
آسمانمین تارے ہین اوتنی چاندی سونیکی کٹوری اوسمین
ترتی ہین اور ایک نہر کافور ہے ایک سلسبیل ایک نہر رحیق
مختوم اور اونکی سوا اور بہت سے نہرین ہین اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ معراج کی رات مجھی سب بہشتین دکہائی
گئین مینی اون مین چار نہرین دیکہین ایک آب صاف کے
ایک دودہ کی ایک شراب کے ایک شہد مصفا کے قال اللہ تعالی
فیہما انہار من ماء غیر اسن وانہار من لبن
لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین
وانہار من عسل مصفی مینی جبرئیل سی کہا

کہ یہ نہرین کہان سی آئی ہین اور کہان کو جاتی ہین کہا حوض
کوثر کو جاتی ہین لیکن مین نہین جانتا کہان سی آتی ہین
تم حق تعالے سی دعا کرو تو حال کہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتی ہین کہ مینی دعا کی تب ایک فرشتے نی آکر سلام کیا اور
کہا یا محمد صلعم انکہین موندو مینی انکہین موندلین پہر جو کہولین
تو ایسے جگہ مین تہا جہان ایک قبہ در سفید کا بنا تہا اور
اوسمین دو دروازہ یاقوت کے تہی اور سرخ سونی کا قفل
دیا تہا اتنا بڑا کہ اگر تمام عالم اوسپر بیٹہی تو ایسا معلوم ہو کہ
پہاڑ پر چڑیا بیٹہی ہی پہر اوس فرشتے کی حسب الاشارت
مینی قفل کی پاس جاکر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا ترت
قفل کہل گیا مین قبہ کے اندر گیا کہ اوسکی چار ستون پہلا

الرحمن الرحیم لکہا ہے اور پانی کی نہر بسم اللہ کی میم سے جاری

ہے اور دودہ کے نہر اللہ کی ہی سے اور شراب کے نہر رحمن کی میم سے

اور شہد کے نہر رحیم کی میم سے بعد ازان حق تبارک و تعالی

نے فرمایا کہ اے محمد تیری امتیون سے جو کوئی مجہے ان نامون سے

یاد کریگا اور دل سے خالصًا مخلصًا بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہیگا اوسکو ان چارون نہرون سے سیراب کرونگا۔ اور درخت

طوبی کا بیان یہ ہے کہ جڑ اوسکی موتی کی ہے اور شاخین اوسکے

زمرد کی اور پتی اوسکی سندس کی اور اوسمین ستر ہزار شاخین

ہین بہشت مین کوئی قبہ و حجرہ نہین جسمین اوسکی ایک

شاخ سایہ فگن نہو جیسے سورج کہ اصل اوسکی آسمان مین ہے

اور نور اوسکا ہر درو دیوار و مکان مین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے کہ بہشت کے درخت سونے چاندی کے ہونگے اور

دنیا کے درختوں کے جڑ نیچے ہوتے ہیں پاؤں اوپر اور بہشت کے درخت

برخلاف اسکے ہونگے تا کہ میوہ لینے میں تکلیف نہو اور درختوں

پر چڑھنا نہ پڑے قولہ تعالی قطوفہا دانیة یعنی میوے

انکے نزدیک ہیں اور وہاں کی زمین میں مٹی کی جاگہ مشک وعنبر

وکافور ہے جب ٹھنڈی ہوا کی جھوکی سے پتے جھڑ جھڑاتے ہیں

ایسے سہانی ستہری صدا نکلتی ہے جو کسی کان نے کبھی نہ سنے

ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جسکے اعلی سے

نفیس حلے نکلتی ہیں اور اسفل سے گھوڑی پر بازو والی

جن پر دُر و یاقوت کے جڑی زین و پوشش پڑی ہیں سو اولیاء اللہ کو

ملنیکے کو وہ سوار ہوکر جنتوں کا تماشا دیکھنے کم درجے کے لوگ
یہ دیکھکر کہیں گے یا رب کس چیز نے انہیں اس کرامت کو پہونچایا
جواب سنینگے کہ تم سوتی تہی یہ نماز پڑہتی تہی تم کہانا کہاتی تہی
یہ روزہ رکہتی تہی تم کونے میں بیٹہی تہی یہ جہاد کو نکلتی تہی
تم بخیلی کرتی تہی یہ مال خرچتی تہی اور بہشت مین نہ گرمی ہے
نہ جاڑا بلکہ ایک موسم ہی معتدل خوش آیندہ ہر دل اور نہ
دہوپ ہے نہ اندہیرا بلکہ یہ حالت ہے جیسے نور کا تڑکا لیکن
نور ظہور چمک دمک صفائی ستہرائی مین اوس سے ہزار چند
زیادہ قولہ تعالی وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کیا بتاؤں تمہیں وہ اوس سے ساعت جو
بہشت کی ساعتوں سے بہت مشابہ ہے وہ ساعت صبح کی سورج

نکلنے کی

نکلنے سے پیشتر اوسکا سایہ دراز و قایم ہی اوسکی راحت
وآرام وسیع و باسط ہے اوسکی برکت ولطافت کثیر وفراوان

انتیسوان باب حوروں کی بیان مین

حدیث مین ہے کہ حق تعالی نے حوروں کا چہرہ چار رنگ سے
بنایا ہے سپید و سبز و زرد و سرخ اور پاؤن اونکی زانو تک
نفیس زعفران سے بنی ہین اور زانو سے سر تک کافور و مشک
و عنبر سے اور بال اونکی قرنفل سے یعنی اصل سرشت اونکی
اون چیزوں سے ہی جیسے آدم علیہ السلام کی اصل سرشت مٹی سے تھی
اور شیطان کی آتش سے اور حور ایسی معطر و مطیب ہین
کہ اگر کوئی اونمین سے دنیا مین تھوک دی تو تمام عالم مشک کے
ار کہانسے بہر جائی اور ہر ایک کے سینے پر حق تعالی کا نام اور

اوسکی شوہر کا نام لکہا ہے اور ہر ایک کے ہاتہ مین دس دس کنگن
درو جواہر کے ہین ابن عباس رض سی روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہے بہشت مین ایک حور ہے کہ اوسکا
نام لعبت ہے اوسکو حقتعالی نی چار چیز سے پیدا کیا ہی مشک
وکافور و عنبر و زعفران اور اوسکی مٹی کو آب حیات سے خمیر کیا ہے
وہ اگر سمندر مین تہوک دی تو سارا دریا میٹہا ہو جاے اوسکے
گردنکے پاس لکہا ہی کہ جو مجہسے عورت چاہے اوسی چاہیے کہ خدا
وند تعلے کی طاعت و عبادت کری اور ابن مسعود رض سی روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ وعلیہ وسلم نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی جنت
عدن کو پیدا کیا اور جبرئیل ع سی فرمایا کہ اوسکی گرد پہری اور دیکہی
ناگاہ ایک حور کسے محل سے نکل کر جبرئیل ع کی سامہنی مسکرائی

قلم

تمام جنت عدن اوسکی دانتون کی چمک سی روشن ہوگئی اور
جبرئیل علیہ السلام غشمین اکر گر پڑی اور جانا کہ یہ خدائیتعالی
وتقدس کا نورھی آواز آئی کہ ای امین اللہ سر اوٹھا
اور اس ہی کلام کر حضرت جبرئیل نی آپ کو سنبھالا اور اوسی
کہا سُبْحَانَ الَّذِيْ خَلَقَكَ کیا پاک ہی کیا نرالا ہی
وہ جسنی تجھی پیدا کیا ہوگی یا امین اللہ تم جانتی ہو مجھی کسکی
لئی پیدا کیا ہی کہا نہین کہا مجھی اوسکی واسطی پیدا کیا ہی جو
اللہ تعالی کی رضا کو اپنی ہوائی نفس پر مقدم رکھی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ مینی بہشت مین
ملائکہ کو دیکھا کہ محل وایوان ملمع بناتی ہین یعنی ایک چاندی
کی اینٹ رکھتی ہین ایک سونی کی اور بناتی بناتی ٹھہر جاتی ہین

اور بنانا موقوف کرتی ہین پہر بنانی لگتی ہین پہر رہ جاتی ہین
سو معنی اوسکا سبب پہونچنا بوئی جنکی واسطی یہ مکان بنتی ہین
وجب حقتعالی کو یاد کرتی ہین ہم مکان بنانی لگتی ہین اور جب
وجب رہ جاتی ہین ہم بہی بنانا موقوف کرتی ہین واللہ اعلم

تیسوان باب تتمہ ذکر بہشت مین

حدیث مین ہی کہ پل صراط کی اودہر کی صحرا ہین جنمین بہت سی
درخت ہین اور ہر درخت کی نیچی دو چشمی جاری ہین ایک
داہنی ایک بائین سو اہل ایمان جو پل صراط سی اوترینگی اور
آفتاب کی گرمی سی تشنہ ہونگی اون چشمون مین سی ایک کا پانی
پینگی جو ہین وہ پانی سینہ تک پہونچیگا تمام خبائث اور
ناپاکیان دلکی صاف کر ڈالیگا پہر جب شکم مین پہنچیگا خون اور

بول وغیرہ سبکو زائل کردیگا اور ان کا ظاہر و باطن سب پاک

وصاف ہو جائیگا بعد ازان دوسرے چشمہ مین نہائینگے سو انکے

مونہ چودہوین رات کے چاند سے روشن تر ہو جائینگے اور انکے

بدن کی کھال حریر سے زیادہ ملایم ہو جائیگی اور انکے اجسام مشک کے

مانند خوشبودار ہو جائینگے بعد ازان جنت کے دروازہ پر پہونچ

دروازہ کھڑکھڑاوینگے وہان سے حورین نکل آوینگی اور ہر ایک

اپنے شوہر کے گلے سے لپٹ کر کہینگی کہ تو میرا محبوب ہے اور مین

تجھسے خوش ہون کبھی ناراض نہونگی اور اپنی خوابگاہ مین

لیجائینگی وہان ستر تخت ہونگے نہایت طویل وعریض

ہر تخت پر ستر ستر بچھونے ہر بچھونے پر ایک حسین جمیل

حور ستر حلے پہنے ہوئی اور باوجود اسکے لباس کے پردے ساق کا

نور نمایان جیسے فانوس کے اوجل شمع اور بہشت کے
عورتونکی بال ایسے نورانی ہین کہ اگر ایک بال زمین مین گرے
تو زمین چمک اوٹہتی گویا ہر ایک بال سورج کی کرن ہی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہشت سفید ہی
چمکتی ہوئی اوسکی لوگ سوتی نہین نہ اوسمین آفتاب ہی
نہ رات اور سات دیوارین اوسکی گرداگرد محیط ہین پہلی صرف
چاندیکی دوسرے ملمع چاندی اور سونیکی تیسرے صرف
سونیکی اسیطرح چوتہی پانچوین چھٹی در وزمرد جواہرات
وغیرہ کی اور ساتوین دیوار ایک نور ہی تابندہ اور
ہر ایک دیوار کی درمیان پانسو برس کے رستے کا فاصلہ ہی
اور بہشتونکی بدنمین بال نہونگی مگر سر کے بال اور بہوین

اور ملکہ .

اور پلکین اور مردونکی مونچھونمین قدری سبزی ہوگی جیسے
نوخط جوانونکی ہوتے ہین تا عورتسی متمیز ہون اور حورونکی بدن
ایسے شفاف ہونگی کہ اہل جنت اونکی مونہہ اور سینی اور ساق
مین اپنا مونہہ دیکھ لیا کرینگی اور ہر روز بہشتیونکی بدنمین
قوت وجمال زیادہ ہوگا جیسے دنیامین ضعیفی وپیری
زیادہ ہوتی ہین یہانتک کہ ایک مردکو سو سو مردکی قوت ہوگی
کہانی مین بہی پینی مین بہی جماع مین بہی اور ابن عباسؓ سے
روایت ہے کہ جب ولی اللہ کامیونکی تناولسے فراغت
پاویگا کہانیکا مشتاق ہوگا ستر ہزار خادم ستر ہزار خوان
دُر ویاقوت کے لیکر اوسکی سامہنی جاینگی ہر ایک خوانمین ستر رنگ
کہانی اور قسمین میوونکی جنی ہونگی ہونگی کما قال اللہ تعالی قطافہ

عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَّأَكْوَابٍ وَّفِيهَا مَا

تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ اور ہر پیالے

رکابی مین ستر ہزار رنگ کا کہانا ہوگا جو کسے دیکہی مین نہین پکا

اور کسے باورچی نے اور کسے آتش نے اوسی نہین پکایا لیکن اللہ

تعالی نے وہین برتنون سے اوس کہانیکو جیسا چاہا پیدا کیا ہے

سو کہائیگا مرد اوسکو اپنی قبیلے کے ساتہہ اور جب دونو آسودہ

ہونگے رنگ رنگ کے پرندے اونٹونکے برابر ہوا سے اُترینگے

اور اونکے ساہمنے اکر کہوینگے اور کہوینگے ہمنے فلانے فلانے

چشمہ کا پانی پیا ہے اور فلانے فلانے بہشتے مرغزار مین ہم چرے

ہین یہ سنکر ولی اللہ کا اون پرندونکو کا مشتاق ہوگا تب وے

خود بخود بہنکر خوانو پر آکے جاوینگے اور وے خوش خوش تا دل

کریگا حدیث مین آیا ہی کہ بہشت کے لوگ میوہ اور کہانا جو جا بین
کہا نیگے بعد ازان پسینی کے راہ اوسکا فضلہ نکل جائیگا اور اوس
پسینی مین مشک کی بو ہوگی مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ جنت کے
تعریف مین اور نعمت اُخرویکی توصیف مین ایک آیت اور ایک
حدیث قدسی کفایت ہے آیت یہ ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ
لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ یعنی نہین جانتی کوئی جان کہ کیا
چہپایا گیا ہی اونکے واسطی آنکہونکی ٹہنڈک سی اور حدیث یہ ہے
اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ
وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ
یعنی مین اپنی بندونکے واسطے وہ کچہ تیار کر رکہا ہی جو کسی آنکہ نے
نہین دیکہا اور کسی کان نے نہین سنا اور کسی دل مین نہین گذرا

ہو جب سے لقاء حق جل وعلا کا دیدار ہے نصرنا الله تعالیٰ

بالنظر الی وجهه الکریم

تمام ہوئی کتاب دقائق الاخبار

اب مترجم عفا الله عنہ اپنی طرف سے چند مسائل ضروریہ بیان کرتا ہے

مسئلہ قبرونکا زیارت کرنا جائز ہے ترمذی نے ابن عباس

رضی الله عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم

مدینہ کی قبروں پر گئے اور اہل قبور کیطرف مونہ کرکے کہڑے ہوئے اور کہا

السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم

وانتم سلفنا ونحن بالاثر سو مناسب ہے

کہ جب زیارت کو جائے یہ الفاظ کہے اور بیہودہ کام کچھ نکرے

فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری میں ہے یکرہ عند القبر

كل ما لم يعهد من السنة والمعهود منها

ليس الا زيارتها والدعاء عندها قائما كما كان

يفعل صلى الله عليه وسلم في الخروج الى البقيع

يعني جو كچهه سنت نبوي سي مقرر و معهود نهين سب قبر كي
پاس مكروه هي اور معهود و مقرر صرف اتنا هي كه زيارت كري
اور قبر كي پاس كهڑي هو كر خداي تعالي سي مردي مغفرت كي
دعا مانگي كيونكه رسول الله صلي الله عليه وسلم بقيع مين جب
جاتي تهي اسكي سوا كچهه نكرتي تهي سو قبر كا چومنا اور اوسكي آگي نہرنا
اور بي فرا امر كانا اور كهانا بينا سونا سب مكروه هي چنانچه شرح
عين العلم و كتاب كشف الغطاء و غيره مين تصريح ان باتونكو
منع كر ديا هي اور تاج الدين سبكي ره ني فرمايا هي كه قبر كا هاته سي

چھونا اور بوسہ دینا بدعت منکر ہی اور شیخ عبد الحق دہلوی نے
مشکوۃ کی ترجمہ مین لکھا ہی کہ مسح نکنند قبر را بدست و بوسہ ندہد
آنرا و منحنی نشود در روی بخاک نمالد کہ این عادت نصاری است
اور ملا علی قاری رح نے شرح مناسک مین لکھا ہی کہ قبر کی آس پاس
نہ پہرے کیونکہ طواف صرف کعبہ کی واسطی ہی پس نبی و ولی کی قبر
کی گرد پہرنا حرام ہے انتہی اور بعض روایتون مین ماباپ کے قبر
چومنا اور صلحا کے قبر کی گرد تین دفعہ تک پہرنا آیا ہی ولیکن وہ
روایتین ضعیف ہین اور فتوی بیشتر فقہا و محدثین کا
اسکی منع پر ہے اور صحیح بخاری مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مرض موت مین فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ عَلَی الْیَہُوْدِ وَالنَّصَارٰی
اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا

یعنی یہود و نصاری پر حق تعالی پھٹکار ہی اونہوں نے اپنی
پیغمبرونکی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ڈرایا جاتا ہی اونکی فعل و
صنعت سے یعنی اے مسلمانو زنہار تم اونکی سی کام نکرنی لگنا
سو اس وقت کے بیشتر جہلا بر ملا ایسے افعال کرتی ہین اور
علما کا کہنا ہرگز خیال مین نہین لاتے هداهم ربهم اور
سیوطی رح نے ابن جریر رح سی اور اونہوں نے محمد بن ابراہیم رح سے
روایت کی ہی کہ کہا كان النبي صلى الله عليه وسلم يأتي قبور
الشهداء على رأس كل حول فيقول سلام
عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار یعنی
رسول الله صلی الله علیه وسلم ہر سال کی سرے پر شہیدونکی
قبرونکی زیارت کو آتی تہی اور فرماتی تہی سلام علیکم آخر تک

صحیح بخاری و مسلم مین ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے
مسلمان عورت کو کسی مردے پر غم کرنا تین شب سے زیادہ
مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن اسکو ادا کرنا واجب ہے یعنی
زیب و زینت چھوڑ دینا اور عطر اور سرمہ اور مسی اور پہول تیل
نہ لگانا لازم ہے اور مہندی لگانا اور سوہا کسم کا رنگا پہننا اور
زعفرانی پہننا بھی درست نہین کذا فی الہدایہ اور اگر کچھ عذر
ہو تو ریشمی پہننا مضایقہ نہین مطالب المومنین اور مشکوۃ
کی ترجمہ مین ہے کہ تین دن کے سوا تعزیت کرنا نہین درست
اور تعزیت کے معنے صبر سکہانا ہے غمزدونکو اور جو کچھ اس زمانیکے
لوگ رسمین اور تکلیفات کرتے ہین سب بدعت ہے و نامشروع

اور ترمذی نی عبد اللہ بن جعفر رضہ سی روایت ہے کہ جب جعفر
کی شہید ہونیکی خبر پہونچی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لوگونسے فرمایا کہ جعفر کی لوگونکی واسطی کہانا طیار کرو کیونکہ 77
اون پر ایسی چیز آئی ہی جسمین وہ مشغول ہو رہے ہین یہانسے
معلوم ہوا کہ قریبون اور دوستون کو مستحب ہے کہ غمزدونکو
کہانا بہیجین اور بعضون نے کہا ہی کہ پہلی دن کہانا بہیجنا جایز ہے
کیونکہ وہ لوگ دفنانی کفنانی مین مشغول رہتی ہین اور دوسرے
دن مکروہ ہے اگرچہ نوحہ کرنی والیان وہان جمع ہون کیونکہ یہ
گناہ کی امداد ہی کذا فی مطالب المومنین اور شیخ عبد الحق رح نے
مشکوۃ کی ترجمی مین لکہا ہی کہ مردیکی پیچہی سات دن تک
صدقہ دینا بہت اچہا ہی اور امام المحدثین مولانا عبد العزیز رح نے

اپني تفسير مين لكها هي كه اوايل حال مين مرده راه تكا كرتا
كه زندون سي كسي طرح كي مدد اونكو پهونچي جسطرح ڈوبني والا
منتظر رهتا هي اور صدقه اور دعائين اور فاتحه اوسوقت
كام آتا هي اسي سبب سي بني آدم ايكسال تك خصوصًا
تك بعد موت كي اسطرح كي امداد مين كوشش كرتي هين اور
روح بهي اوايل حال مين خواب اور عالم مثال مين زندون
كرتي هي اور اپنا حال كهتي هي انتهي بيان سي معلوم هوا كه اوا
دعا اور صدقي سي مرديكو مدد پهنچانا بهتر هي وليكن چاليسي
كا روز مقرر كرنا صحابه و تابعين كي قرن مين نتها كتاب جامع
اور كشف الغطا مين هي كه آنچه بعد سالي يا ششماهي يا چهل
ويا طعامي پهنند و بخشش كنند چيزي داخل اعتبار نيست

کہ نخود نذر غرضکہ تصدق کرنا طعام کا اور ثواب اوسکا مردیکو بہونچانا
جایز بلکہ مستحب ہے ولیکن اسکی واسطی روز مقرر کرنا کہ خاص
اوسی دن ثواب بہونچیگا اور دن نہ بہونچیگا خطا ہے کذا فی مایۃ
مسایل [illegible] المحدثین محمد اسحق دہلوی واحمد اللہ الانامی سلمہما
تعالی اور اس مقدمہ [illegible] مولوی رشید الدین خان
سی خوب بحثین ہوئی ہین اور ظاہر احق یہ ہی کہ اگر کسی مصلحت کی
واسطی کوئی شخص کوئی روز صدقہ دینی کی واسطی معین کری
تو مضائقہ نہین مگر یہ جاننا کہ ثواب خاص اوسی دن بہونچیگا
اور دن نہ بہونچیگا ممنوع ہی و نامشروع ہے اور جاننا چاہئی
کہ چہلم وغیرہ کی کہانی بانٹنی سی اگر ناموری یا بہائیون کی ضیافت کا
بدلا دینا مقصود ہو تو مردیکو خاک بہی ثواب نہ بہونچیگا اور اگر مردیکو

ثواب پہونچانا مطلوب ہے تو وہ کہانا صدقہ کا ہی تو نکر کو اوس
کہانا نہین لیجا قولہ تعالی انما الصدقات للفقراء یعنی
نہین صدقہ مگر فقیرونکی واسطی اور مشہور ہے کہ طعام المیت
یمیت القلب یعنی مردیکا کہانا دلکو مردہ کرتا ہی اور
صورتمین بانٹنی والی کو چاہئی کہ وہ کہانا برادری کی تونگرو
نذی بلکہ مفلسون فقیرونکو بانٹی برادری کی ہون یا غیر تاکہ
اوسکا کہ ثواب پہونچانا مردیکو ہی حاصل ہوی اور قاضی عبد الکر
بریلوی قدس سرہ کہ ہماری زمانہ کی ولی تہی اپنی رسالہ مین
لکہ گئی ہین کہ تیجی مین جو رسمین کہ ہند مین ہوتی ہین جیسے
ونش فروش خوشبوئیات وغیرہ سو بیجا ہین اور تین د
تک غمزدیکی گہر کا کہانا اور اوس سی ضیافت لینا مکروہ

لان اتخاذ الضيافة عند السرور لا عند الشرور

كذا في الخزانة مسئلہ حق تعالیٰ سے اسطرح دعا مانگنا کہ الٰہی
بحرمت نبی یا ولی کی میری حاجت روا کر تو یہ روا ہے ملا علی قاری
رح نے قواعد الایمان میں لکھا ہے کہ اگر بحرمت مصطفے ﷺ گوید شاید
چہ در دعاے استفتاح بحرمة الشهر الحرام والمشعر العظيم
وقبر نبيك عليه السلام ماثور ومروی است اور
حصن حصین میں صحیح بخاری وغیرہ سے منقول ہے کہ دعا میں
توسل بانبیا وصلحا جائز ومستحب ہے اور فتاوی سراجیہ میں
ہے کہ دعا میں بحق فلان کہنا ابو الفضل کرمانی رح علیہ نے مکروہ
لکھا ہے اسواسطے کہ حق تعالیٰ پر کسے مخلوق کا حق نہیں ولیکن
روایات وآثار سے اسکا جواز معلوم ہوتا ہے راقم عفی اللہ عنہ کہتا ہے

کہ اگلے زمانے مین معتزلہ کا بہت غلبہ تہا اسواسطے کرمانی وغیرہ نے
بہی کہنا مکروہ لکہا ہے تا بخوبی ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ پر کچہہ واجب نہین اور
کسیکا حق نہین وہ مالک مختار ہے جو چاہے کرے پس منع کرنا اس لفظ کا
احتیاطاً تہا ورنہ اوسکے جواز مین شبہہ نہین قال اللہ تعالیٰ
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ اور شیخ عبدالحق دہلوی
نے جذب القلوب الی دیار المحبوب مین لکہا ہے کہ جب حضرت علی کی ماں نے
وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا
بِحَقِّي وَبِحَقِّ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي مسئلہ مدد چاہنا
نبی وولی سے اسطرح پر روا ہے کہ اوسکی قبر کے پاس جاکر باواز بلند کہے
کہ ای بندہ خدا کے ای ولی اللہ کے میرے واسطے حق تعالیٰ سے دعا کر اور جانے
کہ اوسکا کام صرف دعا کرنا ہے دینا نہ دینا حق تعالیٰ کے اختیار ہے لیکن عوام

اس سے بہی منع کرنا چاہئے خصوصا اس زمانے مین کیونکہ
لوگون اس امر مین یہان تک غلو و افراط کرتے ہین کہ بے شک
شرک و عابد الصنم بن جاتے ہین اور مولوی محمد اسمعیل و عبد الحی
محمد اسحق وغیرہم نے خوب سے جہال کو گوشمال دی ہے اون
لوگونکی رساؤ عورتونکو اور مداریون سالاریونکو پیر پرستون اور
قبر پرستونکو سنانا ضرور ہے اگرچہ اونمین بعضی باتین زیادہ ہین
اور شاید کہ عمل اونکا اس قبیل پر ہے بمرگش بگیر تا بہ بیماری راضی
شود اور شیخ عبد الحق رح نے لکہا ہے کہ اکثر فقہا غیر نبی یا غیر
انبیا سے مدد چاہنا روا نہین جانتے ولیکن بعضے فقہا اور جمہور
صوفیہ اسے ثابت و موثر جانتے ہین اور شیخ الاسلام کے کشف
الغطا مین ہے کہ غیر نبی یا غیر انبیا کی قبر سے مدد چاہنا مختلف فیہ

ظاہر ا جو فقہا مردیکو سماع ثابت کرتی ہین استمداد جایز جانتی ہین
اور جو کہتی ہین کہ مردہ نہین سنتا وہ استمداد سی منکر ہین اور اون
دو نون روایتون سی یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ سلف کے علما انبیا کے
قبر سی مدد چاہنا جایز جانتی تہی اختلاف صرف اولیا کی قبور مین
تہا اور شیخ عبد الحق رح نی اپنی اکثر تصنیفات مین نبی اور ولی
سی مدد چاہنا جایز لکہا ہی ولیکن جہال کے اقوال و افعال کو
حرام و ممنوع لکہا ہے اور قاضی عبد الکریم رح کا بہی یہی مذہب تہا
اور مولانا عبد العزیز رح نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ بعضے
از خواص اولیا کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ
اند بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و اویسیان تحصیل
کمالات باطنی از انہا می نمایند و ارباب حاجات حل مشکلات

خود از انہا مي طلبند وحي يابند وزبان حال آنہا مترنم بايں مقال است

مصرع من آيم بجان گر تو آئي بتن ؁ وليکن سالاريہ مداريہ وغيرہ

گور پرستوں کو انہوں نے مشرکين ميں لکہا ہي پر اس طرح کي

استمداد جو بعضے علماني جائز رکہي ہي کسيطرح شرک نہيں ہو سکتي

اور جو اوسکي شرک ہونيکا دعوي کرتا ہي وہ غلو وافراط بري ہي من

دلائل المبيحين قوله تعالى وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ

اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ ؁ وقول عائشة رض لَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رض فَوَاللهِ

مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثَوْبِيْ حَيَاءً مِنْ

عُمَرَ رواه احمد وقوله ع اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ

يُصَلُّوْنَ رواه السيوطي في شرح الصدور وقوله ع

مَنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ

81

رواہا فی الحصن الحصین ومنہا قصہ ابن جلاد وقصہ ابن المنکدر رواہما
الشیخ عبدالحق فی جذب القلوب اور دارمی رح نے ابی جوزی سے
روایت کی ہی کہ مدینہ میں جب قحط پڑا حضرت عائشہ رض نے لوگون سے
کہا اُنْظُرُوا اِلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا
فِیْہِ کَوًّا اِلَی السَّمَآءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ
سو لوگون نے ایسے کیا اور خوب پانی برسا اور امام شافعی رح نے کہا
کہ قبر موسی کاظم رض کی اجابت دعا کے واسطے تریاق مجرب ہے ذکرہ
الشیخ عبدالحق رح اور احیاء العلوم میں ہی کہ جس سے زندگی مین
دعا منگوا سکتے ہین اوس سے بعد مرگ کے بھی منگوا سکتے ہین اور
اس جگہ کلام کو بہت سی جگہ ہی مگر مطلوب اختصار ہے اور منکو مین
کہ جب یزید کی لشکر نے مدینہ پر ہجوم کیا اور صحابیون نے بسبب خوف کے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین جلنا اور اذان دینا موقوف

کر دیا تہا رسول اللہ صلعم کی مرقد مبارک سی ہر نماز کی وقت ہمہی کی

آواز سُنی جاتی تہی اور رسول اللہ صلعم نی فرمایاہی کہ زندگی مین

جیسا مجہی علم تہا ویسا ہی بعد موت کی بہی رہیگا ذکر الشیخ عبد الحق

رح المحدث وغیرہ اور ابوبکر بن شیبہ کی مصنف مین علی بن

حسین بن علی رض سی یعنی امام زین العابدین سی منقول ہی کہ

اونہوں نی ایک شخص کو دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین

قبر مبارک کی پاس جو سوراخ تہا اوسمین داخل ہو کر دعا کرتا تہا

سو آپنی اوسی بلا کر فرمایا کہ مینی اپنی باپ سی اونہوں نی اپنی باپ سی

اونہوں نی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہی کہ فرماتی تہی

لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا وَلَا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا

علی فان صلوتکم و تسلیمکم یبلغنی حیثما کنتم

یعنے میری قبر کو عید نہ بناؤ اور اپنی گہرونکو قبریں نہ بناؤ اور مجھ پر درود بہیجو کیونکہ تمہارا درود و سلام مجھے پہونچتا ہی تم کہیں ہو اس حدیث کے یہ معنی بہی ہو سکتی ہین کہ قبر ماتم کی جگہ ہی او سپر جاکر عید کے سی خوشی نکرو اور اپنی گہرونمین مردونکی مانند بی ذکر الہی نرہو لیکن ظاہر تر یہ معنی ہین کہ میری قبر پر عید کا سا اجتماع نکرو اور میلا نہ لگاؤ اور اپنی گہرونمین قبرین نباؤ اور اس تقدیر پر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قبر کی پاس جاکر بہی دعا کرا اچہا نہین کرکے دعا خداتعالی ہی سی مانگی اور اوس مقبور کو صرف وسیلہ جانے کیونکہ یہ بات اگرچہ فی الجملہ جایز ہے لیکن اسمین بدعتیونکا دروازہ کہلتا ہی کہ جیسے قبرون پر عید کا سا اجتماع کرنی لگتی ہین ۱۲

وایکو نوت علیہ لبدا یعنی اس گمان سے ہمارے

ت براوی کی نادانونکا ٹہٹہ لگ جاتا ہی اور بہتری مانی لگتی

83

دیہ معبود بالاستقلال متصرف ہے اور خلق فیض پہونچا

ی حالانکہ یہ بات صاف شرک ہے خواہ مردی پر اعتقاد کری

زندہ پر قال اللہ تعالی وان المسٰجد للہ فلا تدعوا

اللہ احدا وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا

نون علیہ لبدا یعنی مسجدین خدائی کیواسطے ہین سو

رو اللہ کے ساتھ کسیکو اور جب خدا کا بندہ کہ پیغمبر ہی کہرا ہوکر

پکارتا ہی لوگ اوسپر ٹہٹہ ہو جاتی ہین اس گمان سے کہ شاید

الک ومختار ہے جو چاہین اس سے مانگ لین حالانکہ یہ گمان

باطل ہے کیا تو نہین دیکہتا کہ حق تعالی اپنی نبی سے فرماتا ہے

کر دی ای محمد کہ مین اپنی جانکی نفع و نقصانکا مالک نہین ہون

قُل لَّآ اَملِكُ لِنَفسِي نَفعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۚ وَلَو كُنتُ اَعلَمُ الغَيبَ لَاستَكثَرتُ مِنَ الخَيرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوٓءُ ۚ اِن اَنَا اِلَّا نَذِيرٌ وَّبَشِيرٌ لِّقَومٍ يُّؤمِنُونَ ۝

ترجمہ تو کہ مین مالک نہین اپنی جانکی بہلی کا نہ بُریکا مگر جو اللہ چاہی اور اگر مین جانا کرتا غیب کے بات تو بہت خوبیان لیتا اور مجہکو برائی کبہی نہ ہوتی مین تو یہی ہون ڈرا و خوشی سنانیوالا اپنی لوگونکو اور شیخ عبد الحق دہلوی رح نے مشکوۃ کی ترجمی مین کہول کر لکہدیا ہے کہ پیغمبرونکی اکثر دعائین قبول ہوتی ہین لیکن سب اونکی ہی قبول نہین ہوتین سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سی فرمایا اِذَا سَأَلتَ فَاسأَلِ اللّٰهَ وَ

اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ یعنی اگر تو سوال کیا چاہے

تو اللہ ہی سی کر اور اگر مدد ڈہونڈا چاہی تو اللہ سی ڈہونڈ اور کسی سی

کچہ نہین ہوتا ع کہ عاجز تر است از ضعیف ہر چہ ہست ظاہر امر دینیہ ۸۶

کہ جو کام حق جل و علا سی خاص ہین اونمین دوسری سی مدد مانگنا نہین

درست جیسی مارنا جلانا روزی اولاد کا دنیا وغیر ذالک اور اگر

بالکل سوال و استعانت غیر سی منع ہو تو بزرگون سی دعا منگوانا

اور نوکرون سی کام مین مدد چاہنا بہی منع ہو جاوی حالانکہ یہ منع

نہین پہر فرماتا ہی کہ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ

یعنی جو کچہ ہونا تہا سو پہلی ہی لکہ لیا گیا اب کسی کی سعی ہی کیا ہوتا ہی

اوٹہا لیے گئی قلم اور سوکہ گئی ورق فَلَوْ جَهَدَ الْعِبَادُ اَنْ يَنْفَعُوْكَ

بِمَا لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ یعنی اگر

سارا عالم بی رضا اوسکی تجھی نفع پہونچایا چاہی تو کچھ بھی نہو اور کیا
خوب شعار ہین کتاب الفرج بعد الشدة مین قطعہ خدای عزوجل
گر تو نکوئی خواست چہ باک باشد اگر جملہ خلق بد خواہند و اگر خدا نکہ
بدی خواست جملۂ عالم ازانکہ نیک رسانند دست کوتاہ ہمہ
بقبضۂ تقدیر ایزد اند اسیر اگر کمینہ غلام و ضعیف اگر شاہ اند
ای جان جہان اگر وہی مہربان تو سب مہربان ہین اگر وہی نہ دی تو کیا دیوین
سلیمان پکار کر فرماتا ہی قرآن لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ
اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ یعنی بی مرضی اوسکی کوئی کسیکی سفارش
نکرسکیگا فرشتہ ہو کہ انسان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
دعا کی ہی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ یعنی
بار خدایا میری قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش کیجاوی بیان سی معلوم ہوا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہلائی امت سے شرک کا بہت خوف
تھا اس سبب سے دعا مانگی کہ اللہ تعالی میری قبر کو بچاوی اور امت کے
قبر پرستی کے واسطے یہ دعا نہ مانگی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپکو کشف سے
معلوم ہوا ہوگا کہ یہ فتنہ ضرور شیوع پکڑیگی اور خواجہ بہاء الدین
نقشبند کے وقت مین بہی استمداد مین لوگ افراط کرتی تہی اس
سبب سے اکثر حضرت یہ بیت پڑہا کرتی تہی بیت تو تا کی کو مردان
را پرستی به گرد کار مردان گرد برستی چنانچہ مشایخ نقشبندیہ کے
کتابون مین مسطور ہے مسئلہ جو شخص جانی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یا اور کسی نبی کو علم غیب تہا کافر ہو جاوے وفي شرح
فقہ الاکبر لملا علی القاری رح ان الانبیاء لا یعلمون
المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالی احیانا

وذكر الحنيفة تصريحا بالتكفير باعتقاد ان
النبي يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم
من في السموات والارض الغيب الا الله ط

اور صحیح بخاری و مشکوۃ میں ہے کہ انصار کے چھوکریاں شادی میں
دف بجا بجا کر گا رہیں تہیں اسمین ایک کہتی تہی وفینا نبی
یعلم ما فی غد یعنے ہمارے درمیان ایسا نبی ہے کہ کل کی ہونے
والی بات جانتا ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
نہ کہہ خدا ہی جل وعلا ہمکو اور سب مسلمانونکو شرک سے بچاوے کیونکہ
یہ نہین معاف ہوتا اور اسکے سوا سب معاف ہو جاتا ہے
قال الله تعالى ان الله لا يغفر ان يشرك
به ويغفر ما دون ذلك
لمن يشاء

رسالہ موضح الکبایر والبدعات والرسوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۴

حمد اور شکر اوس خداوند کو لایق ہی جسنے ہمکو اپنی قدرت سے
پیدا کیا اور ہماری ہدایت کے واسطے یعنی ٹیڑھی راہ سے
سیدھے راہ کیطرف بلانی اور دوزخ سی بچاکر بہشت مین لیجانی
اور حلال اور حرام بہچنوا دینی کی واسطی حضرت محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی محبوب کو جن اور انس کی طرف بہیجا
اور قرآن شریف کو اونکی اوپر نازل کیا اور اونکو خاتم انبیا بنایا
اور سب پیغمبروں مین اونہین سردار کیا اور سب سے اونکو بڑا مرتبہ دیا
اور اوروں پر اونکو بزرگی بڑائی بخشی اور اونکا نام قیامت تک
جاری رکھا اور اونکا نام اپنی نام کی ساتھ ملایا شفاعت مرتبہ بخشا

مجری ہی انتباعنایت کیے اونہونے امورات شرعی ہمکو سکہائی
یعنی کلمہ نماز روزہ حج زکوٰۃ درود تسبیح تکبیر تحمید تہلیل
تلاوت خیر خیرات اور کہانے پینے سونے بیٹہنے اور کام کرنے کی طریقہ
بتائی اور موت وحیات کے سیکہنے سکہانے وغیرہ کی احکام بتائی
اور تقوی اور پرہیزگاری اخلاق اتفاق محبت آپس کے موافقت
کی باتین اور اوسکی مانند ہی اون سبکی کرنے کا حکم کیا اور بُری کامو
منع فرمایا جسکے تفصیل عام وخاص مومنین کے بوجہنے کی واسطے
اس کتاب مین لکہی جاتی ہی باقی ہی برا اور باتونکو قیاس کر اپنی
تئین بچاوین کہ اللہ ورسول کی سامہنے قیامت کے دن ذلیل اور
شرمندہ نہووین جن باتونکا بالفعل اس ملک ہندوستان مین
زیادہ رواج ہوگیا ہی اونکو ہی نام بنام لکہ دیا کہ مسلمان اسکو

سمجھ بوجھ کر ان کاموں کی گردنجاوین اور باپ دادون کی چلن

سمجھکر انکی ریس نکرین کہ اللہ تعالی کے پاس ہر آدمی کو اپنی اپنی

کام کا علحدہ علحدہ جواب دینا ہوگا اوسوقت باپ دادی ہمیں

اوستاد جوان باتون کی کرنی سی نہین روکتی ہین یا آپ وی

کرتی ہین کچھ کام نہ آوینگے ای بہائی مسلمانو آخر مرنا ہے اور اللہ کو

مونہہ دکہانا ہی ابہی ہوشیار ہو جاؤ بری کامون سی اپنی تئین

بچاؤ دنیا چند روز ہے آخر پچتاؤگی پر کچھ کام نہ ہوگا سیدھے جہنم کو چلے جاؤگی

بری کامونکی تفصیل یہ ہے

شرک کرنا یعنی اللہ صاحب کے سی قدرت اور علم دوسریکی

سمجھنا یا اوسکی سی تعظیم کی کا دوسریکی واسطی کرنا یا

اوسکی سوائی اور کی نذر اور منت کسی مطلب کے لئی ماننا

یا اوسکی سوائی اور کو مشکل کے وقت پکارنا دہائی دینی
اور اوس سے مدد چاہنی یا اور کسیکو ہر وقت حاضر و ناظر
دیکھنے والا سننے والا بوجھنا۔ ناحق کسیکو مار ڈالنا۔
نشیلے چیز شراب تاڑی گانجا بہانگ پوست افیون
مدک چرس وغیرہ تہوڑا یا بہت پینا پلانا کہانا کہلانا۔
بغیر نکاح سوائی اپنی لونڈی کی دوسرے عورت کی پاس جانا
مرد یا عورت کی ساتہہ لواطت کرنا یعنی نجاست کے جگہہ مین دخول
کرنا۔ نیک عورت کو جو دوسرے کے نکاح مین آئی ہی زنا کی تہمت
دینی۔ کافرونکی مقابلہ مین کہ دو چند مسلمانون سے زیادہ
نہون بہاگ جانا۔ جادو کرنا اور کروانا۔ بن باپ کے لڑکیکا مال
ناحق کہانا۔ ماباپ کو بے سبب دکہہ دینا۔ حرم مکی کی درمیان

88

جن باتون سی منع ہوا ہی اونکا مونکو کرنا* سود لینا* چوری کرنا* سور کا گوشت کہانا* جہوٹہی گواہی دینی* بلا عذر گواہی کو چہپانا* رمضان شریف کا روزہ بی عذر شرعی نرکہنا* نماز نہ پڑہنی* نماز کو بی وقت پڑہنا* مالکی زکوۃ ندینی* حج کی شرایط موجود ہوتی ادا نکرنا* جہوٹہی قسم کہانی* اپنا اپنی کے رشتہ کو توڑنا* تولنی ناپنی مین لینی دینی کی وقت کم زیادہ کرنا* مسلمانونکی ساتہ ناحق لڑای کرنی* اللہ اور رسول اور آل و اصحاب و ازواج رسول کو گالی دینی یا حقیر جاننا یا لعنت کرنی یا برا کہنا* رشوت لینی* مسلمانونکی چغلی حاکم سی کرنی* باوجود قدرت کے امر معروف و نہی منکر سی باز رہنا* بی ضرورت شرعی جہوٹہ بولنا* مقدور رکہتی وعدیکو وفا نکرنا* قرآن کو یاد کرکی بہول جانا* جاندار کو آگ مین جلانا* عورتکو اپنی

خاوندکی بحکمی کرنی۔ مردکو اپنی عورت پر ظلم کرنا۔ عورت اور مردکی
درمیان لڑائی اور جدائی ڈالنی۔ عالم اور فاضل کی چھٹائی کرنی۔
مگر عالم اوسکو جانی جسنی اللہ اور رسول کی جانی بوجھنی کی واسطی
علم حاصل کیا ہو اور خدا اوسکو اور مسلمانونکو اوسکی علم حاصل کیا ہو سی
فائدہ پہنچا ہی وہ عالم نہین جو دنیا کمانیکی واسطی کتابین پڑھی
اور رات دن دنیاکی واسطی کتابین پڑھی اور رات دن دنیا کی فکر مین لگا
اور دین کا علم دوسریکو نہ سکہاوی نہ پڑہاوی۔ اللہ تعالی کی
بخشش سی ناامید ہونا اور اوسکی عذاب سی نڈر ہو جانا۔ جو ایک
اللہ کی سوائی دوسری سی نزدیکی حاصل کرنیکو یا اوسکی تعظیم
کی راہ سی عبادت جانکر جانور ذبح کرنا۔ تکبر کرنا۔ اور ہوئی اپنی تئین
اچھا جاننا۔ مکر فریب دغابازی کرنی۔ پرایا مال لینا۔ لاڑائین کر

کافرون اور فاسقون اور بدعتیون کو دوست سمجهنا ٭ حسد بغض
کینه رکهنا ٭ شرعی حکمونکو جیسا نماز روزه وغیره مکروه جاننا ٭
اور اونسے بیزار رهنا ٭ حلال چیزونکو حرام جاننا او حلال حرام چیزونکو
حلال سمجهنا ٭ دین کی کامونمین عیب لگانا خلل ڈالنا ٭ دینکی فرایض
اور واجبات کو کسیسے چهپانا ٭ امانت مین خیانت کرنی ٭ محارم سے
نکاح کرنا ٭ مسجد کو خراب کرنا ٭ بی طهارت نماز پڑهنی ٭ کتا پالا کرنا ٭
کافرون اور بدعتیون اور فاسقونکی بی خوف فتنه تعظیم کرنی تو قیر
اور خوشامد کرنی ٭ بغیر علم فتوی دینا ٭ بدون مهارت طبابت کرنی ٭
اپنی عقل سی قرآن شریف کی تفسیر کهنی ٭ سیدونکی اهانت
کرنی ٭ بیٹه پیچهی کسیکو بد کهنا ٭ یا رو برو عیب لگانا ٭ مسلمان پر
گمان بد لیجانا ٭ الله کی سوای اور کسی چیز کی قسم کهانی ٭ قرآن خوانی

کی مجلس مین اوسکلام پر مشغول رہنا۔ کسیکا کلا شکوہ بوجہ کرنا
یا سننا۔ نجومیون پر اعتقاد کرنا۔ علم غیب کا اعتقاد سوائی اللہکے
دوسرے سی رکہنا۔ نبیون فرستون اللہکے کتابون بہشت
دوزخ میزان وپل صراط اور عذاب قبر یا اور جن باتونکی اللہ اور
رسول نے خبر دی ہی قیامت کے حال مین اونمین کسی چیز سے
منکر ہونا۔ حدیث یعنی پیغمبر خدا کی فرمانیکو اور اجماع امت اور
قیاس کو نماننا۔ اور اوسکی حکمونسے منکر ہونا۔ ڈاڑہی منڈانی۔
موچہین بڑہانی۔ سونی روپی کی باسن مین کہانا پینا۔ سونی
روپی کا زیور ریشمین کپڑا زریکا جوتہ زینت کی واسطی پہننا
ہاتہ پانوںمین رنگ اور دانتون مین مسی مردکو لگانا۔ ڈہولک
طنبورا ستار دوتارا سرمنڈلا کرنای سارنگی بجانا یا قصدا

سننا

سننا۔ اونکی بجانیوالی کو کچہہ دینا۔ ناچ دیکہنا۔ ناچنی والی کچہہ دینا
بجانیوالی اور ناچنیوالونکی تعریف کرنا۔ شطرنج چوپڑ گنجفہ گوٹی
٦٥ نرد ہوج بازی آتش بازی کہیلنا اسمین اچہی وقت ضایع کرنا۔
حرام چیز پر بسم اللہ کہنی جہوٹہی بات پر اللہ کو گواہ ماننا۔ کافرونکی دینونکی
بڑائی کرنی۔ اور اونکی رسمونکی موافق کچہہ کام کرنا۔ اور اونکی پوجی کی
چیز کہانی کسی پیر پیغمبر امام شہید بہوت پریکی نام کی چوٹی
رکہنی۔ سیتلا یا اور کسی مرض کا پوجنا کرنا۔ لونڈی غلام کو حقیر جاننا۔
اونکی مقدور سی زیادہ اونسی کام لینا۔ اگر کوئی سخت یا بیماری ہو
تو مسلمانکو لازم ہی کہ آپ بہی اوسمین اونکا شریک ہووی۔ بیعزتی
سی کسیکا نام لیکر پکارنا۔ اپنی دلکو بری اندیشہ مین رکہنا۔ رات دن
اچہی کہانی پہننی کی فکر مین رہنا۔ مقدور ہوتی ماں باپ کی حقدارونکی

خدمت نکرنی۔ استاد پر اپنی بڑون سی بی ادبی کرنی تہانا کرنی
شرع کی حکمون سی جیسا نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ باز رہنا۔
اللہ کی دی ہوئی نعمت مین بخل کرنا۔ حیض نفاس کی حالت مین
عورت کی پاس جانا۔ عورت کو نامحرم کی سامہنی ہونی دینا۔ خلاف
شرع باتون مین جورو کی تابعداری کرنی۔ بی ضرورت جورو کو
ادہر ادہر جانیکی رخصت دینا۔ مقدور رہتی جورو لڑکی کو کہانی
پینیکی تکلیف دینی۔ بگانی عورت پر بد نظر رکہنی۔ جوروؤن مین
برابری نرکہنی۔ جورو لڑکی کی خاطر سی خلاف حکم خدا و رسول کا
کام کرنا۔ جورو کو اپنی خاوند سی بدزبانی کرنی۔ خاوند کی بلائی سی
عورت کو حاضر نہونا۔ ہر بات مین اوسکی ناشکری کرنی۔ اوسکی
دی چیز کو اپنی تکبر سی ناچیز سمجہنا۔ بی اجازت خاوند کے

ہوئی

سوائی ماباپ کے دوسرے کے گہر جانا • اور بی حکم اوسکی کہے نامحرم کے
رُوبرو ہونا • خاوند کی مقدور سی کہانی پینی مین زیادہ طلبی کرنی
ہر بات مین اوسکی دل کو رنج مین ڈالنا • اوسکی مال کی حفاظت نکرنی ٩١
عورت کو سر منڈانا • عورت کو مرد کی صورت بنانا • مرد کو عورت کی
صورت بنانا • خلاف شرع کے قبر کی زیارت کرنی • یا ہوا سطی سفر
کرنا • عورت کو عورتون سی مساحقہ کرنا یعنی چپٹی لڑانی •
کہانیکو برا کہنا • کسیکے گہر مین بی اجازت گہس جانا • باوجود
قدرت کے نصیحت کو ترک کرنا • لوگون کے دکہلائی کو عبادت
کرنی • اپنی عبادت و تقوی پر دعوی کرنا • گرانی کی نیت سے
غلہ بند رکہنا • بردہ فروشی کرنی • تالاب عیدگاہ قبر یا اوسکی
واسطی جانور ذبح کرنا • قبر کو سجدہ یا طواف کرنا • جاندار کے تصویر

بنانی یا اوسکو اپنی گہر مین رکہنا حرام کی روپیون سے مسجد
عیدگاہ یا کوئی مکان عزت کا بنانا جس قبر مین آتش نہو
اوسکو سلام زیارت کرنا تعزیہ بنانا مرثیہ خوانی کرنی کسیکے
غم مین گریبان پہاڑنا یا چہاتی کوٹنا یا چلا کر رونا یا غمی کا
کپڑا اتارنا کر پہننا کسیکے نام کی بدہی ڈالنی اور ناک کان چہیدنا
ناک کان کے چہیدنیکو بہتر جاننا اولا لڑکیون کے کان چہیدنے مین
مضائقہ نہین شب برات مین کپڑا بہرنا چراغان کرنا قبرونپر
روشنی کرنی کہیر کہلائی سالگرہ لطفال کی کرنی مجلس
بسم اللہ لڑکون کی کرنی بڑی دہوم سی واجب جانکی بیڑا
نکالنا اور بہت رسمین جو کافرونکی مسلمانون نے سیکہی
ہین کرنی جیسے سہرا منہدی واکہنا لگن باندہنا رت جگا

کرنا

کھندوے جو تہی مردی کا سوم دسوان چالیسوان چھ ماہی برسی کرنے
روح نکالنے باونی سکرات روٹی میٹھا ہوئی دولی دینا
۹۲ جیتا کرنا مردیکی سرہانی چراغ جلانا اوسی کہاس پر لٹانا
مرنی کی سبب ہنڈی باسن اگ پانی پھیکنا دہونا سر مین
گلے مین سندور لگانا غلہ کو ہتیار کو زمین کو سلام کرنا
قبر پکی بنانا قبر پکی کرنی چونا لگانا قبر پر کپڑا اوڑہانا سال سال
کو پوجا کرنا ست پیر کے پوتہی سنینے غازی او مدار کا جھنڈا نکالنا
لال بی بی اولا بی بی گہری بی بی آسان بی بی کا روزہ رکہنا
اور سوا ہیر کا روزہ مشکل کشا کے نام پر رکہنا منت ماننا لال
بری سبز پری شیخ سدو زین خان دریا خان کی نام کا
بکرا کرنا یا اونکی نام پر فاتحہ دینا اور اونسے اعتقاد رکہنا کہ یہ سب

فی الحقیقت جن ہین یا شیطانون نے لوگون کی بہکانی کی واسطے
ایسے نام اپنی رکہ لئی ہین یہ سب نذر و نیاز اونکو پہونچتی ہے
کالی کو رو کو جاوا دوب دیکر ٹیکا دینا شگون او فال پر اعتقاد
کرنا ٹخنون سی نیچی پائجامہ یا دامن لٹکانا اپنا ستر دوسری کو
دکہانا یا اور کا ستر دیکہنا جنیئو اور گردنی باندہنی مٹی کی
جس بدنمی سی استنجا کیا اوسی وضو کرنی حرام جاننا بی تہبند لنگوٹا
مارنا ناپاکی کی حالتمین مسجد مین جانا اور ایسے حالت مین
اور بی وضو مصحف کو چھونا نماز پڑہنی یا طواف کعبہ کرنا بدن
مین گودنا گدانا عورت کو سر کے بال چہنی یا چٹلا ڈالنا اور
مرد عورت کو پٹا بری زلف رکہنا عورت کو باریک کپڑا جس سے
بدن نظر آوی پہننا امام سی پہلی کوئی حرکت نماز مین کرنی

نتی

نشی کی چیزسی کمائی کرنی * مشرکہ کو نکاح کرنا * عورت سی نکاح کر کی
اوسکو زنا کی رخصت دینی یا اوسپر راضی ہونا * جانور سی وطی کرنا *
موتہ مارنا * عدت کے درمیان نکاح کرنا * مسلمان ہونی میں توقف
کرنا * آزاد مرد یا عورت کو مول لینا یا بیچنا * جمعہ کی وقت خرید فروخت
کرنا * جمعہ اور جماعت کو ہو سکتی ترک کرنا * اللہ کی حدود میں درگذر
یا سفارش کرنی * جان بوجھ کر قرآن میں غلطی پڑہنی * جاندار کی
تصویر کا کہلونا بنانا * یا مول لینا * سلام کا جواب نہ دینا * اپنی خوشی
سی زہر کہانا * یا ڈوب مرنا * ہمسایہ کو دکہہ دینا * دعا کی وقت
آسمان کیطرف دیکہنا * کفار سی لباس اور صورت میں مشابہت
پیدا کرنی * جانوروں کو لڑانا * نسب سی خارج ہونا * یا داخل ہونا
شرع کی کام پر ہنسنا * مصلی کی آگی سی گذر جانا * شارع عام

تنگ کرنا۔ روپئی پیسے مین خلاف شرع بٹا لگانا یا بہرت لینا
بغیر خوف اسلام کو چھپانا۔ روپئی پیسے کو بیجا صرف کرنا۔ نوکر کو
اپنی منیب کے خیر خواہی نکرنی۔ کسی قسم کی غلی یا نمک یا جینی
وغیرہ بیچنی کے چیز مین وزن کی واسطی پانی یا بالو یا اور کوئی چیز
ملانی یا ہلکی ہونی کی واسطی بیچنی کی چیز مین جانی بوجھی نقصان کو
خریدار سے ظاہر نکرنا۔ مسلمانونکی عیب ظاہر کرنی اور ڈھونڈنی۔ مگر
جو فاسق ہو کسی نیت سے کہ وہ اپنی فسق سے باز آئی۔ کسی
مسلمان کو دوزخی کہنا۔ کبوتر ونکا اوڑانا
اور مرغ کا لڑانا۔

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفات نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

در حمد خدائی عزوجل و نعت سید المرسلین صلعم و اصحاب کبار رضی اللہ عنہم

وہی ہے سزاوار حمد و ثنا — کہ جس کی نہیں ابتدا انتہا
وہ بی شک ہے عالم کا پروردگار — کیا جس نے قدرت سی سب آشکار
حبیب اوسکا وہ سید پاک ہے — کہ جس کی صفت میں لولاک ہے
محمد کا کیا جاہ و تمکین ہے — ثنا جس کی طٰہٰ و یٰسین ہے
اور اوس دوست کے ہیں کی مشہور یار — کہ صد آفرین باد بر ہر چہار
ہمہ آل اصحاب خیر الانام — خدا کا ہی اون پر درود اور سلام

در بیان وفات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عزیزو سنو تم بصد گوش جان — وفات نبی کا کروں میں بیان

محمد کے غم مین جو آنسو چلین | وہ انکہیان نہ دوزخ مین ہرگز جلیں
تہی ایکروز بیٹہی وہ شاہ عرب | جمع تہی مہاجر و انصار سب
کہ جبریل نے آ سنایا پیام | کہ بہیجا ہے حق نے درود و سلام
کہ اکملت آیات اللہ نے | لکہا ہے محمد کے جا سامنے
ہوئی نعمت دین و دنیا تمام | محمد سہی ہے تمامی کلام
خوشی سی ہوا سکا دل باغ باغ | ابوبکر کا دل ہوا داغ داغ
ابوبکر کی آنسو بہنے لگے | پہر اتنی مین سب یار کہنے لگے
یہ کیا ہے سبب جو ابوبکر یار | یہ پیغام سنکر ہوا زار زار
عمر نے کہا کچہ تو اسرار ہے | جماعت مین بوبکر سردار ہے
وہ ہے راز احمد سی رکہتا خبر | خدا جانی ہے کس طرح کی خبر

در بیان رفتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برای زیارت قبور

کہ اک ماہ آگئی وہ خیر البشر
زیارت کو جاتی تھی ہر قبر پر

ہر اک قبر پر جا کے کہتی سلام
میں ہوتا ہوں رخصت بدار السلام

اسی ماہ میں وہ خدا کا رسول
گیا عائشہ پاس خاطر ملول

در بیان رفتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخانہ عائشہ رضہ

کہا عائشہ سے تو سن میری بات
کہ پہنچی قریب آ گئی میری وفات

سنا عائشہ نے کہا ای نصیب
قیامت کا دن آ گیا پہنچا قریب

وہ روتی تھی اور پوچھتی تھی یہ بات
کہو مجھ سے یا سرور کائنات

محمد نے تب عائشہ سے کہا
کہ عرصہ کئی دن کا باقی رہا

کہا عائشہ نے کہ اے سرور زمن
نہلا دیگا کون اور دیگا کفن

کہا مجھکو نہلائینگے اہل بیت
کفن دینگے مجھکو میری اہل بیت

کہا کون حضرت پڑھیگا نماز
کہے حکم میں ای عائشہ پاک باز

کہا جب جنازہ میرا ہو تیار | تو کر دیجیو خالی گہر ایک بار
پڑھیگا میرا خالق اول نماز | کریگا مجہی پہر وہی سرفراز
اور بعد اوسکے جبریل آکر نماز | پڑہیگا میری با نیاز و گداز
پہر آکر کی آخر ملایک تمام | پڑہین کی نماز اور بہیجین سلام
ولیکن پہیجی با صد نیاز و گداز | میری اہلبیت آ پڑہین گی نماز
پہر آئینگی عورات سب مل تمام | کرین کی ادائی نماز و سلام
اور بعد اوسکی تم ہونگی گروہ امم | پڑہینگی نماز اور کرینگی وہ غم
اور بعد اوسکی مجکو کرینگی دفن | ہین جتنی محب اور قریبا من
یہہ سن عائشہ نی جو زاری کیا | غضب سے نبی نی تیاری کیا

در بیان رفتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائی سیر باغ

نبی ایک دن آپ باہر چلے | سب اصحاب و یار اونکے آگے چلی

صفر ماہ آخر سنیچر کا دن | کہا یہ نبی نی علی سی سخن
کہ جبریل ہر سال اکر آسمان | سناتا تہا آکی تمامی قرآن
اب اس سال ہر سنایا دو بار | ہوا مجکو معلوم بی اختیار
اسی سال مین مین کرونگا سفر | کہ ہے مینا میرا ہو چکا تا صفر

در بیان درد سر عائشہ و درد سر آنحضرت صلعم

نبی نی کہا عائشہ پاس آ | بتا مجکو تو آج کیون ہے خفا
کہا مجکو ہے درد سر کا یاس | کہ اس درد سی اب مین ہون بیحواس
کہ مرتی ہون اس درد سی اس گہڑی | کہ گویا اجل سامنی ہی کہڑی
نبی نی کہا تجکو کیا خوب ہے | اگر تجکو مرنا ہی مطلوب ہے
اگر رو برو میری تو جائی مر | دہرون قبر مین دو کفن خوبتر
نبی سی عائشہ اور کہا ای رسول | مری بعد عورت کری تو قبول

میری حجرے مین وہ رہے تیری باب | نہ ہووی تجھی میری الفت کا باب
محمد نے بہر عائشہ سے کہا | جو ہوتا ہی یا اسسے بہتر بتا کیا
مگر تجھسے پہلے مرا ہی سفر | ہوا جاتا ہی بعد ماہ صفر
اوسی درد مین بہر وہ ہوئے ملول | مرض کیا تو تپسے وفات رسول

در بیان شدت تپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و پرسیدن ابن مسعود رض

ہوئی تپ نپٹ جب کہ آزار مین | نہ طاقت رہے جسم بیمار مین
نبی سے کہا ابن مسعود نے | نہ دیکھے کہ ایسا ہو کی جا سانپی
کہا اسطرح کی نہین دیکھی تپ | نہین ہوتا معلوم اسکا سبب
یہ کسطرح کی تپ ہے فرمائی | اور اسکا سبب مجکو بتلائی
نبی نے کہا تجھکو کیا ہی خبر | ہی اسوقت مین تپ مجھی سخت
ہی ایک حصہ عالم پہ رنج و بلا | دو چند انبیا پہ ہے کرب و بلا

جہانمین انہون نے بر دونا عذاب   خدا پاس پاوین گی دونا صواب

آمدن جبریل نزد حضرت ۴

د جبریل آیا محمد کے پاس   کہا دلکو اپنی نکر تو اوداس

خدانی یہ بہیجا ہی تجہپر سلام   اور پوچہا تجہی ای نبی نیکنام

اگر اس مرض مین دنیا کام ہو   شفا دو نہین اوسکو کہ آرام ہو

وگر نہ ہون مشتاق دیدار کا   کہ دیدار ہو یار کو یار کا

نبی نے کہا ای اخی جبرئیل   مین بندہ ہون اوسکا و رب الجلیل

مجہی اسمین ہرگز نہین اختیار   مین راضی ہون جسمین ہو کردگار

مجہی حکم اوسکی کیا ہی عدول   جو اوسکی رضا ہو مجہی ہی قبول

در بیان طلبیدن حضرت فاطمہ رض

کہا پہر محمد نی از درد و تاب   بلاؤ میری فاطمہ کو شتاب

جو ہین زہرا آئین محمد کی پاس   ہوئین دیکہکر وہ بہت بی حواس

کہ ای بابا تمنی بلایا مجہے   یہ احوال اپنا دکہایا مجہے

بلاتی تہی اور مجہسی کہتی تہی   پہر اب کیون نہین پوچہتی میری بات

مرایہ جو ہین فاطمہ کے سنیے ‏ — ‏گئے اکدن گہر سید پاک کے

نبی نے لیا فاطمہ کو بلا ‏ — ‏لیا اوسکو اپنی گلے سے لگا

کہے فاطمہ سے یہ آہستہ بات ‏ — ‏کئی دن کمی ہی بعد میرے وفات

یہ سن فاطمہ نے وہین رو دیا ‏ — ‏پہر حضرت نے اوسکو تسلی کیا

تو کر صبر بیٹی نکر غم الم ‏ — ‏تیری عمر کے بہی رہے روز کم

یہ سن فاطمہ نے وہین ہنس دیا ‏ — ‏تعجب یہ دیکہ عائشہ نے کیا

کہی پوچہنی فاطمہ سے یہ بات ‏ — ‏کہا تمسے کیا سرور کائنات

نہایت مجہے یہ تعجب ہوا ‏ — ‏کہ روتے ہوئی تمنی پہر ہنس دیا

کہا فاطمہ نے کہ کہاؤ قسم ‏ — ‏کسی سے نہین کہنی کے راز ہم

کہے تہی یہ مجہسے آہستہ بات ‏ — ‏کہ پہنچی قریب آگئی میری وفات

مین سنتے ہی اس بات کو رو دیا ‏ — ‏پہر حضرت نے میری تسلی کیا

صفر بعد ہوگا میرا اب سفر ‏ — ‏مری بعد پہر ہوگا تیرا سفر

جنھانین انھون پر کیونا عذاب	خدا بس ناوین گے دونا ثواب

در بیان طلبیدن آب بهفت چاه آنحضرت صلی الله علیه وسلم

کھا پھر نبی نے کہ از ہفت چاہ	مجھے لا دو پانی کہ می مجکو چاہ
وہ پانی مری سر پہ لا ڈالو تم	نکل جاوے گرمی بدن سی اتم
تو یارون نے پانی کی تئین لا دیا	جو فرمایا حضرت نے وہ کر دیا
جو فرصت ہوئے اسمین دلکو وصول	نماز ظہر کو گئے پھر رسول
نبی نے کھا پھر بلطف کمال	منادی مدینہ مین کر دو بلال
نبی نے کسیکا کیا ہو گناہ	تو ہو آ گئے مسجد مین دادخواہ
پھری جب منادی یہ شہرت پڑی	ہوئی ساری خلقت وہان پر کھڑی
تو سب گرد مسجد کی بیٹھے تمام	وہ اصحاب جتنے تھے اور خاص و عام
نبی نے کہی اپنی یارون کیتین بات	کہ پہنچی قریب آ گئی میری وفات

کسیکا جو مینے لیا ہووے دام — وہ لے مجہسے لگے یہاں دام دام

کسیکو اگر مینے مارا ہی ہو — دیا کچہ برا کہہ پکارا ہی ہو

وہ آج آوے اور مجہسے لے انتقام — جو چاہے کہ محشر کو ہوے انتقام

خجالت بروز قیامت نہو — خدایا بس مجہکو ندامت نہو

عکاسہ یہ سنتے ہی بولا پکار — نبی ایک دن تہے شتر پر سوار

کہ چابک چلاتی تہے ایک اونٹ پر — لگا بیٹہہ میرے کوے اونٹ پر

کہ چابک لگا بیٹہہ پر یہ رسول جو — نبی آپ جاتے تہے جنگ تبوک

منگا دو وہ کوڑا کہ لوں انتقام — مری یہی ہے عرض ای نیکنام

کہا پہر نبی نے یہ سلمان سے — تو جا فاطمہ سے یہ کہہ دے یہاں سے

کہ محلوں میں چابک ہے بہاری دراز — تو لا مانگ جلدی سے یا ترک تاز

کیا جبکہ سلمان زہرا کے پاس — پریشان طبع اور چہرا اداس

ما فاطمہ نے یہ کیا ہے سبب — تو اسطرح جلدی سے آیا جواب

ا او سنیے ای بلک زہرا بتول — منگا دی تو چابک بحکم رسول

ا زہرا نے کیا ہے چابک کا کام — کہ ہے سخت بیمار خیر الانام

ا صحیح پیمبر ہیں بیمار و زار — ہے ای فاطمہ اک محمد کا یار

مشہور اوسکا عکاشہ ہے نام — ہی اوسنے منگایا بجلدی تمام

محمد کی ایکوقت چابک تہا ہاتہ — عکاشہ سفر میں گیا تہا جو ساتہ

شتر لگایا جو چابک کے تئین — لگا پشت عکاشہ پر بس وہین

سو وہ آج دعوی پہ موجود ہے — نجانیں کہ کیا اوسکو بہبود ہے

عجب ہے مصیبت بڑا غضب — نبی پر کسل ہے یہی بیچ و تعب

وہ بی شک ہے اب ہو گیا سنگدل — دل اپنے میں ہوتا نہیں منفعل

لگی کہنے زہرا عجب ہے فضول — کہ مانذ ہے بدلا کرے ہے وصول

نہیں جانتا یہ نبی ہے رسول — کسل سے وہ اب ہو رہا ہے ملول

ای سلمان تو جا کر ادھی بے قسم
کہ کرتا ہی کیا یہ نبی پر ستم

عکاسہ نے سلمان سی سن پیام
کہا نا کہا آج لون انتقام

پھرا وہان سی سلمان ہوا نا امید
کہا جا کی پھر فاطمہ سی یہ بھید

عکاسہ نہین بات کرتا قبول
وہ چابک مجھے جلد لا دی بتول

کہا فاطمہ نے بصد درد و غم
خدایا یہ کیا ہی نبی پر ستم

مرا باپ کرتا تھا سب سے وفا
یہ بیداد کرتا ہی کیسے جفا

کہے پھر حسین و حسن سے یہ بات
کہ رنج مین ہے سرور کائنات

عوض ایک چابک کے سو سو قبول
کرو تم کہ جیتے بچین پھر رسول

نبی پاس کوڑا لی آئی امام
عکاسہ سے کرنی لگی پھر کلام

جو کچھ چاہیے ہمکو سزا دہ تو دی
عوض ایک چابک کے سو مار لی

کہا اس نی تمسی نہین کام ہے
عبث دینا تمکو یہ الزام ہے

یہ سنتی ہی جاتے رہے سب کے ہوش
نبی نے کہا تم رہو سب خموش

مجہی ایسی دعویکا اقرار ہے — نہین تم سی ہرگز سروکار ہے

عکاسہ وہین ہاتہ مین کوڑا لیی — ہوئی وہ نبی پاس جا کر کہڑی

کہا یا نبی اپنے جامہ اوتار — مین ننگا تہا تم تہی شتر پر سوار

چلایا تہا چابک جو میری اوپر — سو وہ لج ہوگا تیری پشت پر

نبی نی بدن کو برہنہ کیا — سبہی یار و اصحاب نی رو دیا

زمین و زمان ہوا سخت بیم — لگا تہر تہرانی وہ عرش عظیم

فرشتی ہوئی سخت حیران زار — کہ یارب یہ کیا ظلم ہی آشکار

عکاسہ نی بر پشت خیر البشر — وہ مہر نبوت پہ کرکی نظر

دیا بوسہ اور شاد و خرم ہوا — اور بعد اوسکی خیر البشر سی کہا

اس امید پر یہ کیا مینی کام — کہ ہو آگ دوزخ کی مجہپر حرام

یہ اوس سی لگی کہنی خیر الانام — ہوئی آگ دوزخکی تجہپر حرام

در بیان نصیحت کردن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یاران را

نبی جا بیٹہی اوسدم تمام عصر — نصیحت لگی کرنی منبر اوپر

کہ ای دوستو تم کرو نیک کام
ملی جس سے جنت مین عالی مقام

سدا دل سی ٹہنکر کرو کام نیک
کہ ہو جس سی آخر سر انجام نیک

اگر کوئی عادت بُری تم مین ہو
تو اسوقت صفا اوسکو مجہسے کہو

تمہارے لیئی تا کرون مین دعا
کہ سب خوئی بد تم سی کہووی خدا

بیان کردن اصحاب عیب ہائی خود را پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کہا ایک نے اے شفیع الامم
ہوئی سخت دو عیب مجہ مین بہم

مجہی جہوٹ کہنی کے عادت بڑے
رہا کرتی ہی نیند مجہکو بڑی

نبی نے یہ کی اوسکی حق مین دعا
خدا اس مرض سی تجہی دی شفا

نصیحت سے جو وقت فارغ ہوئے
بر آئی وہ حجرہ مین میمونہ کے

وہان تپ نے اس درجہ غلبہ کیا
کہ لیٹی سی اوٹہنا بہی مشکل ہوا

لگی پوچہنی پہر مین جاؤن کہان
کہ جانا مجہی ہی ضروری وہان

سُنا سب نے جب یہ سخن بار بار
تو سمجہی بہت نشہ سی ہی بیمار

سی پوچھتی ہین جناب رسول — کہ حجری مین ہو عائشہ کے نزول

سب انوں نی پھر خوشی سی کہا — کہ جاؤ وہین ہی ہماری رضا

بلا کر علی اور عباس کو — کہا آپ نے وہان مجہی لی چلو

غرض دونوں کی کاندہو پر رکہی ہاتہ — چلی جانب عائشہ ساتہ ساتہ

دہان عائشہ بیٹہی حضرت کے پاس — مگر درد و غم سی بہت بی حواس

کہا ای رسول انکہ تو کہولیئی — زبان مبارک سی کچہ بولیئی

مناسب ہے اسدم نصیحت مجہے — نہو پیش حق تا اذیت مجہے

کہلی انکہ حضرت کے سنکر یہ بات — کہا عائشہ سی کہ ای خوش صفات

نہ کمو کسے غیر میری سی کام — تمہین ذکر حق مین ہے رہنا مدام

سنے اتنے مین پھر اذان بلال — مگر تہا اذیت سے اوٹہنا محال

کہا تب ابوبکر امامت کری — میری جانب جا کر قدم وہ دہری

کہا عائشہ نے کہ ای پاک بین — میرا باپ ہے سخت اندوہگین

ادسي لا امامت سے معذور رکھ — بعین عنایت تو منظور رکھ

لگی سنکے فرمانے خیر البشر — تو اس امر مین دخل ہرگز نکر

یہی ہے رضای رسول خدا — کہ سبکا ابوبکر ہو پیشوا

یہ حفصہ سی ہر عائشہ نے کہا — کہ کہہ تو محمد سے سب ماجرا

گئی جب کہ حفصہ محمد کے پاس — عمر کے امامت کے کی التماس

نہ احمد کو ہرگز ہوا یہ قبول — کہا ہے یہ حکم خدا اور رسول

یہ ابن ربیعہ نے جسدم سنا — کہ ہر عمر ذکر امامت کا تہا

عمر سے کہا جا تو اب ہو امام — یہ فرماتے ہین تجکو خیر الانام

عمر نے امامت جو کی اختیار — قرات کو پڑہنے لگے آشکار

حبیب خدا کو ہوئی یہ خبر — کہ ہین پیشوائی جماعت عمر

کہا تو عمر سے یہ کہ ای بلال — امامت کا اپنی نکر نا خیال

ابوبکر کو حکم مینے کیا — کہ ہو سب جماعت کا وہ پیشوا

سنا یہ تو رویا بہت با ملال ۔ گیا پاس بوبکر کی با ملال
کہا جا کی تمکو ہی حکم رسولؐ ۔ ابوبکرؓ ہم کرلو امامت قبول
یہ سنکر عمرؓ نی امامت نکی ۔ کہ ایسا ہو پر خفا ہو نبی
ہوا دلمین اپنی اونہین انفعال ۔ ہوئی سن ربیعہ بی غصہ مین لال
ابوبکر سنکر ہوئی پیش امام ۔ گیا جا کی محراب اپنا مقام
یکایک جو ہین دلمین یہ آگئی ۔ کہ ہی یہ جگہ سید پاک کی
ہوا اسقدر دلمین جوش الم ۔ زمین پر گری ہو کی بیتاب غم
جو تہی اور اصحاب رونی لگی ۔ سبہی عقل اور ہوش کہونی لگی
ہوا جب جماعت مین شور و فغان ۔ خبر پہنچی تا سید دو جہان
لگی پوچہنی سب سی کیا طور ہی ۔ جماعت کا کچہ طور ہی اور ہی
کیا روکی زہرا نی یہ آشکار ۔ کہ ہین یار و اصحاب بی قرار
جو دیکہی خالی مکان آپکا ۔ کسیکا نہین ہوش باقی رہا

سنی جب شہ دین نبی یہ گفتگو — بلایا علی اور عباس کو

کہا لیچلو مجھکو یا ئو نکی پاس — غم و درد دیتی مری ہین بیحواس

گئی جب وہان سید نامدار — ہوا دیکھکر سب کی دلکو قرار

نبی نی ابوبکر سیتی پہر کہا — تو آگی مری پاس اب ہو کہڑا

جگہ اپنی آبیٹہی خیر الانام — کہا پہر ابوبکر سیتی ہو امام

غرض کی امامت ابوبکر نی — سنبہالی جماعت ابوبکر نی

نبی نی اسیطرح ای پاک باز — پڑہی ستترہ وقت کی پہر نماز

کنارہ علی مین سر پاک تہا — علی بلکہ ہر ایک غمناک تہا

پسینہ جو چہرہ سیتی چلنی لگا — دل فاطمہ غمسیتی جلنی لگا

کہی می سی الٹہے ہوئی ہم یتیم — چلا مری سر پرسیتی اب یہ کریم

نبی نی سنی جب یہ آواز غم — وہین کہولکر آنکہہ باصد الم

کہا بیٹہی سی جلد پاس آ مری — گلی سیتی تو ہو وقت لگجا مری

یہ سنتی ہی زہرا لگی سسکنے لگی | نبی کی بہت دل لگی اوس سی تہی
کہا بیٹی ہرگز نکر دل مین غم | تیری غم سی مجہ پر ہے رنج والم
اجل کا ہی ایسا ہمنا بالیقین | ہنو اپنی دل مین تو اندوہ گین
دعا اوسکی ہی مانگتی تہی رسول | کہ تسکین پاوی خدایا بتول

در بیان نصیحت کردن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم علی کرم اللہ وجہہ را

کہی پہر نبی نے علی سے یہ بات | کہ زہرا ہوئی مورد واردات
بجز رحم اوس پر نکرنا نظر | ہوا چاہتی ہے وہ اب بی پدر
ذرا سی سخن مین وہ ہوگی ملول | وہی کیجیو جس مین ہو خوش بتول

پرسیدن فاطمہ از حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ در قیامت ترا کجا یابم

کہا ہوکی زہرا نی پہر بیقرار | کہو مجہسے ای سید نامدار
قیامت مین تمکو کہان پاوُنگی | وہان ڈہونڈہتی مین کہان جاونگی
خلایق وہان ہوگی حاضر تمام | کہان ہوگی ای شاہ والا مقام

کہا ہونگا مین پاس میزان کی … کہ اعمال امت تلین سامنی

وہان نقل میزان کی کر کی دعا … اونہین ساتہ جنت مین لیجاونگا

وہ بولین جو تمکو نپاون وہان … تو جاونگی مین ڈہونڈہنی کو کہان

کہا پاس دوزخ کی پادیکہی تو … مری ڈہونڈہنی کو جو آدیکہی تو

گنہگار امت بد و نیک کو … نکالونگا دوزخ سی ہر ایک کو

کہا گر وہان بہی نپاون تجہی … کدہر ڈہونڈہتی پہر مین جاون تجہی

کہا پل پر آنا برای تلاش … کری بعد اسکی وہ جائی تلاش

نپایا تو آنا بزیر لوا … کہ لعنت وہان ہوکی سب ایکجا

کہا گر تجہی مین نپاون وہان … تو پوچہون کسی سی کہی کو کہان

کہا آپنی وان نہونگا اگر … تو پاینگی جنت کی دروازہ پر

دربیان پرسیدن عائشہ از آنحضرت و جواب آنحضرت صلعم

کہا عائشہ نی کہ ای بادشا … کرم سی تو میری طرف کرنگا ۔

کہا پھر نبی نے کہ اے باوفا | نصیحت جو کرنا تھا سب کر چکا
رہو تم بیاد خدا شاد کام | خدا ہے تمہارا ہی حافظ مدام

در بیان سوال کردن حفصہ از آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کیا حفصہ نے یہ نبی سے سوال | مجھے کیا ہی ارشاد ہے خوش خصال
ہوا اوسکے حق میں یہ حکم رسول | کہ کر عائشہ کے اطاعت قبول
سوا تیرے ہیں او نبی جو محل | کرین کہنے پر عائشہ کے عمل

فرمودن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا را

نبی نے کیا فاطمہ سے خطاب | کہ لاؤ دونو بیٹون کو اپنی شتاب
جو خیر النسا نے بلایا اونہیں | وہ حاضر ہوئے آن کے آنمین
جو دیکھا کہ پہنچا نبی کا یہ حال | لگی کرنے وہ گریہ زاری کمال
حسن مونہہ سے مونہہ کو رگڑنے لگے | حسین اونکے سینہ سے جا کر لگے
کہا اے مرے نانا ہیہات ہے | نہیں اب تو کہنے کچھ بات ہے

کہا پھر نبی نے کہ ای جان جان | کہ حافظ تمہارا ہے رب جہان
یہ فرما کے دونوں کو بوسہ دیا | بہت پیار کر کر تسلی کیا
جہاں تک تھے حاضر وہاں خاص عام | یہ کہنے لگے اون سے خیر الانام
جہاں میں میں اچھوڑتا ہوں دو چیز | دل و جان سے تم [illegible] عزیز
بڑی چیز اول تو قرآن ہے | یہی دین ہے اور یہ ایمان ہے
سنو دوسرے میرے دو نور عین | امام حسن اور امام حسین
کرو اونکی تعظیم و تکریم تام | خدا تم سے راضی رہیگا مدام

وصیت آنحضرت صلعم بحضرت علی [illegible]

پھر اوسدم جناب رسالت مآب | لگے کہنے کر کے علی سے خطاب
اسامہ کو جب مینے رخصت کیا | یہودی سے کچھ قرض تہا لے لیا
ذرا یاد رکہیو تم اس بات کو | ادا قرض کو اوسکی کر دیجیو
نکل آئے بعد اوسکے باہر علی | نہ دیکہی گئی آپکی بیکلی

لگی پوچھنی سب جو تھی بیقرار　　کہ کیسے ہین اب سید نامدار
علی نے کہا کہ تو آرام سے ہے　　مگر دیکھین کیا اسکا انجام ہے

بیان آمدن جبرئیل و پرسیدن مزاج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم از طرف حق تعالی

کہا آکی جبرئیل نے یہ پیام　　کہ بھیجا ہے حق نے درود و سلام
کہا بعد اسکے ہے کیا حال آج　　تو پوچھ اوس سے کس طرح کا ہے مزاج
وہی ہو رضا جسمین ہو یار کے　　ہے خاطر مجھے اپنی دلدار کے
کہا پھر محمد نے رنجور ہون　　پڑا اپنی خالق سے مین دور ہون
یہ سنتے ہی جبرئیل نے رو دیا　　کہ دنیا مین آنا میرا ہو چکا

در بیان آمدن ملک الموت بر دروازہ آنحضرت صلعم

قضا کی فرشتے نے پر آن کر　　پکارا کھڑا ہو کے دروازہ پر
کہا یہ ادا کر کے تسلیم کو　　اجازت مجھے پاس آنے کی دو
کہا عائشہ نے یہ سنکر خطاب　　کہ دو فاطمہ بیٹی اسکو جواب

کہ شاید نہین عارض سی خبر | نہین جانتا حال خیر البشر
لکہو کیا تجہی اسکہڑی کا ہی | پڑا باب شدت سی بیمار ہی
تمانا پہ اوسنی اک آواز دی | کہ سنتے ہی بس فاطمہ ڈر گئی
نبی کی گئی آنکہ اتنی مین کہل | کہا کون کرتا ہی یہ شور وغل
کہا فاطمہ نی کوئی ہی عرب | کہ اتنا شور کرتا ہی یہ بی ادب
نبی نی کہا سن تو ای میری جان | عرب یہ نہین ہو تکا ہی نشان
جدا تم سی مجکو کریگا ابہی | مری جان کو آج لیگا یہی
نبی کو جدا ہیگا امت سے آج | نہین بس جائیگا ہرگز علاج
غرض پہر کیا اسطرح سی خطاب | کہ دروازہ کو کہول دو اب شتاب
کہا فاطمہ نی نکولون جو در | تو کسطرح کہہ مین کریگا گذر
لگی کہنی یہ خاتم المرسلین | کہ ای فاطمہ تو سمجہتی نہین
جو عرش برین سی یہ پہنچا ہی آ | درو بام سی پہرا سکتا ہی کب

بہت اسکو تھی ادب کا بھی پاس | آگی سی نہ آیا وہ بھی اون پاس

پرسیدن آنحضرت صلعم [illegible] جبرئیل وجہ حکمت

نبی نی کہا ای نشان قضا | مری پاس آکر مفصل بتا
کہ کیا حکم ہی مری خالق کا اب | میں بندہ ہوں اسکا وہی میرا رب
ادب سی فرشتہ نی کرکی سلام | کیا اسطرح سی ادائی کلام
کہ بہیجا ہی مجھکو خداوند نی | کہ تو جاکی استادہ ہو سامنی
گزارش ہو آداب کا ہی یہ پاس | بجانا بلاوین نہ جبتک کہ پاس
رسول خدا نی پہر اوس سی کہا | بجا لاوی جو ہی تجھکو حکم قضا

آمدن جبرئیل نزد آنحضرت صلعم از جناب حق سبحانہ وتعالی

پہر جا کر کہا اکرم ای خوش خصال | کہ اللہ سی کہیو مرا ای سوال
اوسی وقت جبریل آیا شتاب | خدا کی طرف سی لیے آیا جواب
کہا ای شہنشاہ خیر الانام | میں لایا ہوں تجھکو خوشی کا پیام
نبی نی کہا تو وہی مجھکو سنا | کہ بہیجا مری رب نی سلام کیا
کہا آج دوزخ کی ہی آگ سرد | نہیں دوزخ میں کچھ بھی [illegible] درد

بہشتوں میں کیا خوب بچھائے فرش | مرتب ہوئی آج کرسی و عرش
کیا آج حوروں نے کیا کیا سنگار | عجب ڈھب کے گہنوں پہ ہے بہار
کھلے آج ہیں سب در آسمان | لڑی دیکھی ہی چشم کرو بیان
کہا پھر نبی نے کہ کچھ اور بے | سنا دے مجھے شاد ہو جس سے جی
کہا جو کہ ہے سب سے عالی مقام | وہاں ہوگا محشر میں تیرا قیام
گنہگار امت کا ہوگا شفیع | نہیں دوسرا کوئی تجھ سا شفیع
کہا دی بشارت ہمیں اور بھی | کہ اس سے زیادہ ہو دل کو خوشی
کہا قربِ حق ہے اوتھی تم کا تو | ہر اک پہر او ٹھی کا تیری رہو
نبی نے کہا اور بھی کچھ کہو | کہ اس سے بھی بڑھ کر خوشی مجکو ہو
کہا رب ہے مشتاق دیدار کا | کوئی جیسے ہو منتظر یار کا
کہا ہی وہ میرا رحیم و کریم | ہمیشہ سے مجھ پر ہے لطف قدیم
جو تو نے کہا کر سب خوب ہے | مگر کب تسلی کو ہو تو نے بے

کہ میری امت گنہ گار ہے ۔ مری بعد کون انکا غمخوار ہے
خدا کو یہ پیغام پہنچا شتاب ۔ شتابی سے دی مجھکو آکر جواب
اڑی اسکو سنتے ہوئے جبرئیل ۔ کہا حق سے جاکر پیام خلیل
کہا حق نے جاکر سنادے شتاب ۔ کہ تجپر ہے فضل خدا بے حساب
کہ تیری امت نے جتنے کیے ۔ وہ مٹ جائینگے سب کے سب توبہ سے
کرے توبہ جو قبل مرگ ایکسال ۔ نہ رکھونگا گناہونکا اسپر وبال
سنایا جو جبریل نے یہ جواب ۔ نہ خیر البشر کا گیا اضطراب
نبی نے یہ جبریل سے پھر کہا ۔ کہ جلدی سے کر عرض پیش خدا
کہ وعدہ برس کا بہت دور ہے ۔ اجل آنے کا وقت مستور ہے
یہ پیغام لیکر گیا جبرئیل ۔ کیا اوسنے عرض پیش رب جلیل
کہا حق نے جبریل سے جا شتاب ۔ تو دے میرے محبوب کو یہ جواب
اگر یہ مہینے بھی قبل از اجل ۔ کرے توبہ جائے گنہ سے نکل

یہ پیغام جبریل نے جو کہا
نبی نے یہ کر بھیجے پھر التجا

کہ میں چھ مہینے کے مدت دراز
کرم کر اس امت پر اے کارساز

گیا پھر جو جبریل خالق کے پاس
کہ محبوب تیرا ہے تے اوداس

کہا اگے مرنے سے جو ایک ماہ
کرے توبہ بخشو نمن سارے گناہ

اسی طرح روح الامین نے کہا
یہ پھر خاتم المرسلین نے کہا

نہایت ہے امت میری بے خبر
کسے ہوگی ایک ماہ پہلی خبر

پھر آکر یہ روح الامین نے کہا
کہ اللہ نے ہفتہ کا وعدہ کیا

نبی نے یہ وعدہ بھی مانا نہیں
کہ اتنا بھی کم کچھ زمانہ نہیں

کہا ہے جو امت ضعیف نزار
قوی اوپر ابلیس ہے نابکار

دغا اونکو دیکر کریگا خراب
قیامت کو ہوگا سبھوں پر عذاب

غرض جا کے جبریل نے پھر کہا
کہ خیر البشر کچھ نہیں مانتا

خدا نے کہا اوسکو پھر جا شتاب
مری دوستی ہے کہ نہ کر اضطراب

اگر مرتی مرتی بھی توبہ کرے ‏‏ — تو ہم اونکی ساری گنہ بخش دیں
بشارت یہ جبریل سی جب سنی — دل پاک حضرت تسکین ہوئی

در بیان عرض حاجات سرور کائنات بجناب قاضی الحاجات زبانی جبریل عم

کہا ہے یہ جبریل سے آپ نے — کہ تین آرزوئین ہین اتہ سے
یہ پیغام لیجا کہ ای ذوالجلال — ترا دوست کرتا ہے تجہ سے سوال
شفاعت مین امت کے پہلی کرون — اسی بات سے خرم و شاد ہون
جو ہو میری امت سے سرزد گنا — ہو اس جہان مین سزا یا الہ
کری جو کچہ امت عمل خیر و شر — ہو دو بار ہفتہ مین مجکو خبر
اگر کرتی ہونگی وہ افعال نیک — تو خوش ہوگا جی سنکے یہ حال نیک
اگر مین سنونگا کہ ہین فعل بد — کرونگا خدا سی دعا بی عدد
کہا جاکی روح الامین نی پیام — خدا نی کہا کہ نبی سی سلام
جو کچہ مانگتا ہی یہ میرا رسول — مجہی اوسکی خاطر سی سب ہی قبول

یہ جبریل نے جب سنائی خبر | نہایت ہوئی شاد خیر البشر

آوردن تابوت جبرئیل از نزد حق برای حضرت صلعم

بیان ہوئی جب دم فراغت ہوئی | تو جبریل کو یہ اجازت

کہ تابوت ایک سرخ یاقوت کا | محمد کی نزدیک تو لیکے ج

کہ ہے اس میں حق نے بی جسم پاک | جو کہئی تو آسمان پہ ہے جسم ک

کہا مصطفی نے زمین خوب ہے | جگہ اس سے کوئی نہین خو

رہیگی جو امت مری خاک مین | تو بہ رہنی دی مجکو بی خاک

طلبیدن آنحضرت صلعم ملک الموت را عزم برای قبض روح خود

قضا کے فرشتہ سے بولی نبی | کہ حاجت نہین اب لیجے رو

شتابی سی اب جان مری نکال | مگر دیر مجکو ہی رنج وملا

قضا کے فرشتہ نے یہ سنتے ہی | محمد کے جہاتی پر اونگلی

نبی نے دی آ کر کی خبر | کہ ہی سخت بار اب مری

کہا اوس نے ای خاص محبوب رب | شتابی ہی بہت مجکو بس اد

بہت تب یہ کرتا ہون سختی مگر | اک انگشت ہی سینہ پاک

بہت روئے یہ بات سنکر نبی	کہا ہے یا امتی امتی
بہت سخت ہے محنت نزع جان	گذرتی ہین تم پر بہت سختیان
کہا پر فرشتہ سی اقرار کر	کہ سختی کا امت نہ دیکھی اثر
فرشتہ نی پھر عرض کی یا رسول	یہ کہنا تمہارا مجھی ہی قبول
نکالونگا اسطرح امت کی جان	کہ سختی کا ہرگز نہو کچھ نشان

بیان قبض کردن روح مبارک آنحضرت صلعم

محمد کی دل کی گیا اضطراب	کہا پر کرو کام اپنا شتاب
دم قبض روح بشیر و نذیر	لگا رنگ چہرہ کا ہونی تغیر
روان تہا عرق چہرہ پر بار بار	بدلنی لگی کروٹین بیقرار

بیان طلبیدن آب وقت نزع آنحضرت صلعم

مگر اسوقت پانی کا جام	بہگونی لگی ہاتہ خیر الانام
اسی چہرہ پر ملتی پہر بار بار	یہ کہتی تہی ای پاک پروردگار
یہ سختی جانکندن آسان کر	مری درد کا جلد درمان کر

طلبیدن مسواک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از عبد الرحمن رض

وہاں عبد الرحمن ابو بکر تہی　　کہ تہی ایک مسواک تازی لئی
نظر کی جو مسواک پر آپنی　　کہا عائشہ نی کہ حضرت کو دی
نبی نی غرض لیکی مسواک کی　　وہ مسواک پھر عائشہ ہی کو دی

در بیان انتقال آنحضرت صلعم

لئی عائشہ سر تی آغوش مین　　غم و درد سی وہ نتہی ہوش مین
دکہنچا جو فرمان پروردگار　　لگی روح کرنی بدن سی فرار
نبی ہاتہ اوٹہا کر کہی اللہ سی　　مناجات اوس وقت کرنی لگی
غرض ہاتہ دونو رہی سینہ پر　　کہ خوشبو ہوا مشک سی سارا گہر
دوشنبہ کا دن صبح کا وقت تہا　　کہ تن سی ہوئی روح طاہر جدا
مہینہ تہا یہ شہ اول ربیع　　سدہارہ جو سب امتونکی شفیع
ولیکن ہی تاریخ مین اختلاف　　بیان مین کرون اسکو بہی صاف صاف
کسی نی کہا دوسری تہی مگر　　رکہی بعض نی آٹہوین معتبر
کسیکو ہوا ہی دہم کا یقین　　پر اصح الروایات ہی بارہوین

بدن سی کیا روح نی انتقال
ہوا انکو حاصل خدا وصال

ہوا ہر طرف رنج کا ازدہام
سرافگندہ تہا غم مین عالم تمام

جو دریائے ماتم ہوا جوش مین
نہتا کوئی ایسا کہ تہا ہوش مین

لگی کرنی کفار آپس مین بات
کہ کیا نبی تہا جو پائی وفات

ہر ایک آپس مین کہنی لگا
کہ اب دین احمد نہ باقی رہا

رواں تہا صحابہ کی آنکہون سی خون
ہوا سنکی حضرت عمر کو جنون

لئی ننگی تلوار دل دردمند
وہ مسجد کی منبر پکارا بلند

کہ مین سنونگا کسی سی یہ بات
کہ پائی جناب نبی نی وفات

سر اوسکا مین تن سی کر دونگا جدا
ہی اس بات پر میری شاہد خدا

ابوبکر صدیق پر بی قرار
چلی گہر سی اپنی بصد اضطرار

چلی سوئی مسجد بصد درد آہ
کسیکی طرف کی نہ ہرگز نگاہ

گئی عائشہ کی مکان مین شتاب
زیارت سی جا کر ہوئی کامیاب

اوٹہا کر ردا آپ کی چہرہ سی
جبین مبارک کی بوسی لئی

١٥

بدن زندگی مین معطر ہوتا | وہی بعد مردن رہا عطر سا
سیہ پر اہلبیت نبی سے کہا | کرو دفن و کفن تم کرو آپ کا
یہان تم سے انجام پاوے یہ کام | کرین جا کے ہم دین کا انتظام
ابوبکر پر سوے مسجد گئے | کہا جا کے سمجھا کے فاروق سے
کرو اپنی تلوار کو تم چھپا | تمہین کیا نہین یاد حکم خدا
کہ وہ انک میت کہ چکا | پر اب موت حضرت مین کیا شک رہا
عمر نے جو صدیق سے یہ سنا | لیا اپنی تلوار کو پر چھپا
ابوبکر نے پر سن ای جو پسند | سر منبر آ کر یہ کی سب کو بند
کری مرنی والا ہر ایک ذی حیات | ہوئی آج خیر البشر کی وفات
کرو کام سب ملکے دین کا شتاب | ثواب اوسکا پاوگے تم بے حساب
شریعت محمد کی قایم رہے | جہان مین طریق اوسکا دایم رہے

در بیان خلافت ابوبکر صدیق رض

عمر کو یہ سنتے ہی آیا قرار | ابوبکر کی گرد آ بیٹھے یار
وہین ظاہر اونکی خلافت ہوئی | صحابہ کی جانب سے بیعت ہوئی

نبی نے کیا اونکو یعنی امام | ہوئی پردہ حضرت کے قایم مقام

در بیان غسل آنحضرت صلعم

ہوئی غسل پر مستعد اہل بیت | تہے یہ مین تہی بیکسر اہل بیت

تہی جتنی وہان رو رہی تہی زار زار | کسیکو نہ تہی تاب صبر و قرار

اک آواز آئی وہان ناگہان | کرو صبر لوگو نہ آہ و فغان

علی نے کہا کس کی آواز ہے | کسی نے کہا آسمان کیا راز ہے

کسیکو نہ علم اوسکا آیا وہان | علی نے کہا خضر ہین بیگمان

آواز دادن ابلیس علیہ اللعنت در باب منع غسل

جو نہلانے کو سب نے پردہ کیا | تو پہر آگئی اور بہی اک صدا

کہ طاہر مطہر ہے جسم نبی | اوسے کچھ بہی حاجت نہین غسل کی

یہ سنکر توقف کیا غسل مین | تامل سا کچھ ہو گیا غسل مین

باز آمدن آواز حضرت خضر بوقت غسل آنحضرت صلعم

پہر آواز آئی نمانو یہ بات | کہ ابلیس کا قول ہے نہ مانو یہ بات

ہین خضر آملا ہو آپ تفہیم کو | کہ حضرت کو اچہی طرح غسل دو

پہر آسمان تکنے لگی سب بہم | کہ ہو کس طرح غسل خیر الامم

برہنہ بدن یا کہ کپڑون کی ساتہ | کسیکو کوئی بات آئی نہ ہاتہ

کہ اتنی مین ہاتف نے دی یہ خبر | کہ با جامہ ہو غسل خیر البشر

برہنہ ہوون سید نامدار — نہ دیکھے کوئی جسم کو زینہار
کیا بند عباس نے جبکہ در — پکاری سب انصار تب آن کر
علی کو قسم دیکے کہتے تھے یون — شریک آن کر غسل مین ہم بھی ہون
علی نے کہا حجرہ مین آئیے — شریک ثواب آکے ہو جائیے
وہ آئے نہ پایا مگر دخل وہان — کھڑے رہ گئے اندرون مکان
علی نے کیا ہاتہ کپڑون سے بند — اوسی ہاتہ سے دہویا سب بند بند
اسامہ و شقران دونو بہم — لگے پانی کو ڈالنے دم بدم
دیا آب خالص سے غسل ایکبار — ہوا دوسرا غسل آب کنار
سویم بار تہا غسل کافور سے — غرض تین غسل آپ کو یون دیے
جو پانی کہ ناک آنکہ مین رہ گیا — علی نے اوسے چوس کر پی لیا
ہوا اونکو علم لدنی حصول — وصیت یہ فرما چکے تھے رسول
نبی کا جو غسل اسطرح ہو چکا — وہ پیراہن تر نچوڑا گیا
لگا کر حنوط ای سراپا صفا — مساجد مین کافور کو مل دیا
پنہا کر کفن آپ کو پر سفید — ہوئی سب کنارہ سنا تہا جو بید

پڑھی پہلے خالق نے اوپر نماز
ادا کی پھر اوروں نے بھی با نیاز

لگی کرنی آپس میں پھر یہ مقال
کہاں دفن ہووے یہ شہ باکمال

کوئی مکہ کہنے لگا کوئی شام
کسی نے بقیع اوسکا سوجا مقام

کسی نے بتائی دفن مسجد کہا
غرض تین دن تک یہ چرچا رہا

ابوبکر صدیق سنکر یہ حال
لگے کہنے کیا آپس میں ہے قیل و قال

نبی کی ہوئی جس جگہ پر وفات
وہیں دفن کرنا ہی ہے خوب بات

یہ میں نے سنا ہے نبی کا کلام
کہ حجرہ میں مدفون کر دو لا کلام

ہم سب کے تجویز ٹہری یہی
وہیں آخرش قبر کہدنی لگی

فضل و عقیل و علی و قثم
ابو طلحہ عباس حضرت کے عم

اسامہ و شقران و انصار بھی
انہیں لوگوں نے قبر تیار کی

قثم سے روایت یہ مروی ہوئی
کہ رکھے گئے قبر میں جب نبی

کفن مونہہ سے سرکا تو دیکھا گیا
کہ کرتی تھی جنبش لب مصطفی

گیا پھر نبی پاس اودم قثم
جو دیکھا ہے سوتا نبی کریم

مگر دونوں ہونٹ اوسکی حرکت میں ہیں
سنا کان دہر کر یہی کہتے ہیں

صدا اپنی کانون سی مینی سنی ۔ کہ فرماتی تہی اُمتی سے اُمتی
یہ سنکر وہ رویا بہت زار زار ۔ کہ امت کا ایسا نہین غمگسار
جو تہا دو جہان امت کا حین حیات ۔ زیادہ تر اوس سی ہی بعد از وفات
کیا دفن حضرت کو یارون نے جب ۔ مرتب ہوئی قبر با صد تعب
وہان غم کا ایسا اوتارا ہوا ۔ کہ ماتم سرا گہر وہ سارا ہوا
کرون کیا مین اس رنج و غم کا بیان ۔ کہ روتے ہین جس سے ملک انس و جان
چہپا خاک مین جب وہ نور الٰہ ۔ مدینہ مین تہا روز روشن سیاہ
گئے یار سب ملکی زہرا کی پاس ۔ کہ وہ رنج سی تہی بہت بی حواس
کہا سب سے زہرا نی کیسے ہو یار ۔ کیا خاک مین سید تاجدار
کیسے دیکہا تہا دل کا اوسدم کیا ۔ دیا اپنی ہاتہون زمین مین دبا
کہو دوستی کی یہی شرط تہی ۔ یہی چاہتا تہا خلوص دلی
ہوئی کس طرح سب کے سب سنگدل ۔ کیا اپنی ہاتہون سے ہی زیر گل
کہا فاطمہ سے ہر ایک یار نی ۔ کہ مجبور ہم سب ہین مختار کے
غم و درد کا اب بیان کیا کرین ۔ جو سب پر عیان ہو عیان کیا کرین

کہیکا

کہین کیا جو دلبر ہمارے ہی غم — ہوا بلکہ سارا جہان پر الم
ہین اس رنج مین آسمان و زمین — کہ سدرہ مین روتے ہین روح الامین

آمدن حضرت بلال ع از شام بمدینہ بعد وفات آنحضرت صلعم

مدینے کا چھوڑا اونہون نے قیام — کیا کوئی مکی کیا کوئی شام
جناب نبی کی مؤذن بلال — گئے شام کو با دل پر ملال
اونہون نے وہان جاکے دیکھا یہ خواب — کہ خیر البشر کرتے ہین یون خطاب
مدینے سے تو کیون پڑا جاکے دور — ہمین چھوڑنا کیا تہا میرا حضور
یہ سنتے ہی اوٹہا وہان سے بلال — مدینے کے جانب کیا ارتحال
جو ملتا تہا رستے مین کوئی اوسے — تو سنتا تہا احوال سب پوچھکے
ہر اک نے کہا سب بدستور ہین — سراسر وہ غم مین مستور ہین
جو پہنچا مدینے مین با صد حزن — ملے اوسکو بیٹے حسین حسن
لگا پوچھنے حال خیر النسا — کہ کیسے ہین وہ رنج کی مبتلا
کہا پوچھتا کیا ہے تو ای بلال — ہوئی ہمکو ماتم علے الاتصال
کہ باقی جو تہی وہ نشان رسول — نکی اونہی نے زندگانی قبول
یہ سنتے ہی رویا بہت سا بلال — کہ ہم سب ہوئے رنج مین پایمال

جو اتنے میں ہنگام ظہر آگیا ۔۔۔ تو اصحاب نے ملکے سنی کہا

کہ جب سے نبی نے کیا انتقال ۔۔۔ نہ تیری اذان ہم سنی اے بلال

سبھوں نے بہت کے عرض التجا ۔۔۔ وہ ہر ایک سے عذر کرتا رہا

حسین و حسن سے کہا سب نے تب ۔۔۔ کہ گر تم کہو تو کہے کیا عجب

اماموں نے اوس سے کہا اے بلال ۔۔۔ تمہاری اذان سننے کا ہے خیال

کہو تم اذان بعد مدت کے اب ۔۔۔ دل و جان سے مشتاق ہیں سب کے سب

کہا اونے شہزادوں سے یا امام ۔۔۔ ادب کا مجھی پاس سے لا کلام

لگا جب اذان کہنے با احترام ۔۔۔ خلائق نے اوسدم کیا ازدحام

محمد کا جب نام لینے لگا ۔۔۔ زمین پر وہ بیہوش ہوکر گرا

وہاں جتنے موجود اصحاب یار ۔۔۔ وے رونے لگے سب کے سب زار زار

ہوا تہا نبی کے جو مرنے کا غم ۔۔۔ اوسی طرح تازہ ہوا پر الم

نہیں طاقت اگے سے تا کیجے ۔۔۔ کہ ہے شدت غم سے بیتاب جے

سے خوب سے کم کروں اب کلام ۔۔۔ الٰہی بھیجوں نبی پر درود و سلام

اللّٰهم صل علی محمد و علی محمد و بارک و سلم

کتاب وفات نامہ حسب فرمود مولوی لائق القاب محمد سلطان بہادر دام اقبالہٗ تحریر گردید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي
اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ
الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

تحقیق رب یعنی پروردگار تمہارا الله ہی جسنے پیدا کیا
آسمانون اور زمینونکو باوجود اسقدر بڑائی کی کہ کچھ انتہا اور کنا

معلم

معلوم نہین ہوتا اور آدمی زمین پر بسنے والے جلا جاوے

حد نہ پاوی سمٰوات کو جمع بولا اور زمین کو مفرد اور یون فرمایا

وَخَلَقَ الْاَرْضِیْنَ اور پیدا کیا زمینونکو کیونکہ زمینونمین

فرق نہین ملی ہوئی ہین جیسے جیلکہ پیاز کے اور بگل کیلہ کی

پر پیاز اور کیلہ تو ایک ہے کہاتا ہی اور تعداد زمین کی اسطرح پر ہی

کہ قسمین اونکی جدی جدی ہین جیسا کہ آگی ذکر ہوگا آسمانونکو

بی ستون بغیر بہانی پیدا کیا کہ دکہلانا قدرت کا کہ ہمارا کام

بی وسیلہ ہے اور زمین کو ٹہرایا بیل پر اور بیل کو پتہر پر اور پتہر کو

مچہی پر اور مچہی کو دریا پر اور دریا کو ہوا پر پیدا کرنی مین ان

بہانونکی دلیل ہے یا اسپر کہ کام سوچ کر کرنا خوب ہوتا ہی اور تدبیر سے

نگارستان میں لکہا ہے کہ شیطان نے بیل کو وسوسہ کیا اور ایک
روایت میں مچھی کو کہ یہ جہان کا سنبہلنا بسبب تیری ہے
بیل نے قصد کیا کہ اپنا سر ہلاوے خدا تعالے نے ایک مچہر کو بہیجا
کہ اوسکی ناک پر نیش مارا کہ وہ بیہوش ہو گیا جب کہ مدت میں
ہوش آئی دیکہا کہ زمین اور زمان اوسیطرح قایم ہی خدا تعالے
نے فرمایا کہ تین یہ خیال کیا کہ زمین بسبب میرے قایم ہی مجہکو
قادر نہ سمجہا اب تو ہی اس زمین کو قیامت تک اوٹہا لکہا ہے
کہ تبہی دنیا مین بیلونکو بوجہ کہینچنا پڑا اور لکہا ہے کہ وہ
مچہر سامہنے اوس بیل کے ٹہرا ہی اور وہ بیل اوسکی
کانپتا ہی لکہا ہے کہ اوس بیل کے چالیس ہزار سینگ ہین

امر

اور چالیس ہزار ہاتھ پانو اور درازی ہر ایک سینگ کے پانسو
برس کا راہ ہی اور نام بہموت ہے چہتی مہینی ایک دم لیتا ہے
اور ایک نتھنی ہی اوسکی سی پانی بہتا ہی تو دریا چڑہ جاتے ہین
اور دوسرے نتھنی سی جب سانس لیتا ہی تو پانی دریا کی کم
ہو جاتے ہین اور فرمایا فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ پیدا کیا آسمان
زمین کو چہ دن مین اسمین دو وجہ ہین ایک یہ کہ ساتون
آسمان اور ساتون زمین کو باوجود اس بڑائی کی کہ کچہ عقل
مین نہین آتی اور اور کتنی چیزونکو پیدا کر دیا چہ دن مین
تو بڑی قدرت والا ہی اور دوسرے یہ کہ باوجود قادر ہونیکی جو چاہے
سو کرتا ہی اگر ارادہ کرتا تو ان سبکو لحظ مین بنا دیتا پر چہ دن مین

پیدا کیا تا سب کے تئیں معلوم ہو کہ تاخیری کام کرنا خوب ہوتا ہے
کہ جلدی شیطان سے ہے اور ڈھیل رحمان سے ہے مشہور ہے پس جب
پیدا کر دیا زمین آسمان کو پھر جلوہ ظہور کا اور غلبہ سلطنت کا
کیا اوپر عرش کے بعضے مفسروں نے استوے کو بمعنی قصد کے
ٹھہرایا کہ پھر قصد کیا پیدائش پر عرش کے پر عرش عمدہ ہے بالکل
پیدائش اوسکے اول مناسب ہے وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ
اسپر دلالت رکھتا ہے پر اس تاویل سے بعضے زیب وزینت
اور بعضے خلقت اوسکی اگر مابعد میں واقع ہو مضائقہ
نہیں اور کہتے ہیں کہ عرش جب سے پیدا ہوا ہے پانسو
برس کی راہ پر ہر روز بلند ہوتا ہے اسواسطے اوسکو حق تعالی
نے عظیم فرمایا ۲ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

کہ ڈر اور ڈرنے والا خدا تعالی سے عرش سے اور بعض وقت زبان سے کہتا ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِہٖ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ سَخَطِہٖ

وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ نِقْمَتِہٖ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ کَیْدِہٖ

لکھا ہے کہ گرداگرد عرش کے ستر ہزار صفان فرشتونکی ہین کہ طواف عرش کا کرتی ہین اور اونکو مرسلین کہتی ہین اور پانی اونکے انکھونسے مانند ندیونکی بہتا ہی تا قیامت اور اونکی کانسے مونڈہون تک فرق سات لاکہ برس کا رستہ لکھا ہی اور درمیان اونکی اور عرش کے ستر ہزار پردہ ہین آگکے اور ستر ہزار پردہ ہین برف کے اور ستر ہزار پانی کی اور ستر ہزار اولون کی اگر یہ پردہ نہوتے تو سب فرشتہ باوجود اوس بڑائی کی جل جاتی تابش سے

117

نور عرش کے اور پایہ عرش کے بہت ہین پر آٹھ پایہ بزرگ ہین

اور اون اول پایہ پر لکھا ہے	اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ
اور دوسرے پایہ پر لکھا ہوا ہے	اُمَّةٌ ظَالِمَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ
اور تیسرے پایہ پر لکھا ہوا ہے	اُمَّةٌ عَاصِيَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ
اور چوتھی پایہ پر لکھا ہے	اُمَّةٌ خَاطِئَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ
اور پانچوین پر لکھا ہے	اُمَّةٌ رَاغِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ
اور چھٹی پایہ پر لکھا ہے	اُمَّةٌ دَاعِيَةٌ وَرَبٌّ مُجِيبٌ
اور ساتوین پر لکھا ہے	اُمَّةٌ خَافِيَةٌ وَرَبٌّ رَءُوفٌ
اور آٹھوین پایہ پر لکھا ہے	اُمَّةٌ بَعِيدَةٌ وَرَبٌّ قَرِيبٌ

لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے مراقبہ کیا تھا تو عرش نظر آیا کہا عرش کو

کہ دوست نشان اپنا تجہپر دیتا ہی فرماتا ہی ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی
الْعَرْشِ پہر تو کیا نشان رکہتا ہی عرش نے جواب دیا
کہ مجہکو نشان اوطرف دیتا ہی اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ
قُلُوْبُهُمْ مین پاس دل توٹی ہوؤنکی ہون یعنی جنہون نے
دل دنیا سی توڑا اور طرف مولا کی جوڑا اور محنت مشقت
اوٹہائی بعضے مشایخ کہتی ہین کہ جو آواز اس آیت کا سُنا
ہمنے دل کو طرف عرش کے بہیجا عرش کو اپنی آپ سے زیادہ مشتاق
اور تشنہ پایا پوچہا ہمنے کہ یار کہان ہے کہا شہ رگ سی تمہاری
نزدیکتر اور پوچہو مجہسے عجب بات ہے کہ غلغلہ استوی کا
عرش پر ڈالا اور اپنی آپ کو مکان سی پاک تبلایا ہزارہا

عقلمندونکو حیرت مند کیا کتنی بار عرش کرسی کو کھتا ہے

هَلْ عِنْدَكَ خَبَرٌ ایا ہی پاس تیرے کچھ خبر اور کرسی

عرش کو کہتی ہے هَلْ عِنْدَكَ اَثَرٌ ایا ہی پاس

تیری کچھ نشان روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا

يَا رَبِّ اَيْنَ اَنْتَ قَالَ فِي الْقَلْبِ الْمُؤْمِنِ التَّقِيِّ

ثُمَّ قَالَ اَيْنَ مَسْكَنُكَ قَالَ فَوْقَ الْعَرْشِ

ای رب میری کہاں ہی تو فرمایا دلمین مومن پرہیزگار کے ہے

پوچھا کہاں ہے گھر تیرا فرمایا اوپر عرش کی ابیات	ای در درون جان و جانان نی ز تو بی خبر
از تو جہان پر است و جہان از تو بی خبر	کی بی برد تو دل و جانم که جان و دن
در جان و در دلی دل و جان از تو بی خبر	از خبر تو بنام و نشان است خلق را

داکم

وانکہ ہمہ بنام ونشان از تو بی خبر لکھا ہی کہ عرش کی تین لاکہ ساٹہ
ہزار پایہ ہین اور درمیان دو دو پایہ کی تین لاکہ ساٹہ ہزار
جنگل ہین اور ہر جنگل مین تین لاکہ ساٹہ ہزار شہر ہین کہ آگی
اونکی دنیا کی کچہ قدر نہین ہی اور اون شہرون مین عالم بستی ہین
حدیث مین آیا کہ عالم غیب مین مینہ بی ہی اور بجلی بی ہی لکہا ہی کہ
آسمانمین ایک دریا ریت کا چلتا ہی مانند ہوا کی کسیکو معلوم نہین
ابتدا اور انتہا اوسکا سوا اوسکی پس جتنی ذرہ اوس دریا کی ہین
وتنی عالم ہین ایک ایک عالم مثال دنیا کی اور کوئی نہین جانتا اونکو
سوا خدا کی کہ فرمایا وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ
یعنی کوئی نہین جانتا لشکر رب تیری کی مگر رب تیرا آپ کوئی

ساعت نہین دن رات مین مگر اوسمین قیامت قایم ہوتی ہی اور حساب

کتاب ہوتا ہے میزان اور پلصراط سب کچھ ہو چکا ہی پس دوزخی دوزخ مین

جاتے ہین اور بہشتی بہشت مین اور یہ قیامت اور میزان اور پلصراط

اور دوزخ بہشت سوا اوسکی ہی جو واسطے آدمی اور جن کے رکہا ہی

یون ہی ایکدن انکا وا آئیگا لکہا ہے کہ آدمی غبعشر جنونکی

اور یہ سب یعنی آدمی اور جن عشر حیوانکی اور یہ سب عشر جانورونکے

جو بری ہین اور یہ سب عشر حیوانات بحری کی اور یہ سب عشر

ملائکہ زمین کی اور یہ سب عشر ملائکہ آسمان اول کے اور یہ سب عشر

ملائکہ دوسرے آسمان کی اور اسیطرح ساتون آسمان تک

حساب ہے پہر یہ سب عشر ملائکہ کرسی کے اور یہ سب عشر ملائکہ کا

ایک پردہ کی پردون عرش سے اور پردہ عرش کے تین لاکہ ساٹہ

ہزار

ہزار ہین پہر یہ سب فرشتے عشر ہین اون فرشتونکا جو گرد
عرش کے طواف کرتی ہین اور شمار اونکی خدا جانتا ہے روایت ہے
کہ رات معراج کی پیغمبر علیہ السلام نے دیکھا پہلی آسمان پر کہ بہت
سوار گہوڑوں ابلق پر جاتی ہین اور اول آخر اونکا معلوم نہین ہوتا
پوچھا اے بہائی جبریل یہ کون ہین کہان سے آتی ہین اور کہان جاتی
ہین جواب دیا کہ مین آتا ہون اور جاتا ہون انکو اسیطرح دیکھتا ہون
اور نہین جانتا مین کہ کہان سے آتی ہین اور کہان جاتی ہین تفسیر کبیر
مین لکہا ہے کہ پہر پوچہا جبریل ع نے ایک کو اونمین سے کہ تم
کب سے پیدا کئے گئے تو جواب دیا کہ مین اتنا جانتا ہون کہ خدا تعالے
ہر چار لاکھ برس کے سر پر ایک ستارہ پیدا کرتا ہے اور مین چار لاکھ

ستاری دیکھ چکا ہوں آور ہم اسیطور چلی جاتی ہین معلوم نہین
ہمکو کہ کہان سی آتی ہین اور کہان جاتی ہین یعنی کہان جاتی ہین کہ ہم نے
لکہا ہی کہ ساتوین آسمان پر ایک دریا ہی بڑا اور گہرا جیسا کہ
آسمان زمین ہین اوس دریا مین ایک فرشتہ کہڑا ہی ایسا
بڑا ہی کہ پانی اوسکی ٹخنون تک ہی لکہا ہی کہ دن قیامت کے
اوس فرشتہ کو حکم ہوگا کہ سب پانی دریاؤنکی لبون مین لیکر
پلصراط پر کہڑا ہوگا جب اُمّت محمد مصطفی صلعم کی پلصراط پر سی
گذریگی وہ فرشتہ پانی آگ پر چہڑکیگا آگ نیچی بیٹھ جاویگی
لکہا ہی کہ چار فرشتہ اونمین صورت چارون پایہ کرسی کی پکڑ
رہی ہین ایک فرشتہ اونمین صورت شیر کی ہی وہ روزی
واسطے درندونکی چاہتا ہی اور ایک صورت کرگس کی ہی وہ روزی

واسطے طیوروں کے چاہتا ہی اور ایک فرشتہ صورت بیل کے ہے

وہ روزی واسطے چوپاؤں کی مانگتا ہی اور ایک فرشتہ صورت

آدمیوں کی ہی وہ روزی واسطے آدمیوں کی چاہتا ہی لکھا ہے کہ

جبرئیل امین ایکبار آئی پاس پیغمبر علیہ السلام کی حیران اور

پریشان حضرت نے پوچھا کہ بہائی جبرئیل کیا حال ہے کہا

یا رسول اللہ خدا تعالی نی ایک فرشتہ پیدا کیا نام اوسکا اسمٰعیل

اوسکے تین لاکھ ساٹھ ہزار پر ہیں چھوٹا پر اوسنے چاہا نکالے

ساری جہانکو تو اس فرشتے نی چاہا کہ اوڑ کر نزدیک عرش کے

دیکھی پس حقتعالی سی اجازت لیکر اوڑا پانچسو ہزار برس تک

اوڑتا رہا کہ تمام پر اوسکی اوڑ گئے یعنی جھڑ گئے اور تھک گیا

خداتعالی نے پر اوسکو تین لاکہ ساتھہ ہزار پر دیے پہر بیس ہزار
برس اوڑا اور ابہی ایک سرے دوسرے پایہ تک عرش کے نوبت نہنچی
تہی کہ وہ فرشتہ حیران رہا اور ہارا حکم خدا کا پہنچا کہ ای بندہ
ضعیف تو نے چاہا کہ بزرگی ہمارے عرش کی معلوم کرے اور تو
اپنی پرواز کی قوت پر نازان ہوا پس ایک پایہ نیچے عرش کے سے
آئی اور اسماعیل فرشتہ کو اوڑا کر لیگئے ہزار ہا برس ہوے کہ
اوس فرشتہ کا نام نشان معلوم نہوا آج میں نے اوسکو سدرۃ
المنتہی کے پاس دیکہا کہ پر اوسکو اوڑائی لیے جاتے ہے اور وہ
کہتا ہے الغیاث الغیاث پس مجہکو اس سبب سے بہت ڈر
پیدا ہوا اسیواسطے میرا یہہ حال ہے لکہا ہے کہ ستر ہ سو صفات ہیں

فرشتوں

فرشتونکی کہ طواف عرش کا کرتی مین قر ایک ایک کا اون
فرشتونمین ایسا ہی کہ عرش سی لگ رہی ہی اور ساتوین زمین سی
پاؤن اور ایک قدم اونکا دس ہزار برس کا رستہ ہی قیامت
تک برین کی تمامی عرش نہ دیکھی لکہا ہی کہ عرش نی کہا
خدا تعالی نی مجھسا بڑا کچھ نہین پیدا کیا حق تعالی نی ایک سانپ
پیدا کیا کہ عرش کی گرد لپیٹ کر بیچ رہا اور لکہا ہی کہ عرش
کو مونہہ مین لیا جیسا دانہ جب عرش ڈرا اور استغفار کیے
تب وہ سانپ مرگیا اور ہونٹ اوسکی سوکہ گئی حدیث
شریف مین آیا کہ کہکشان لعاب سانپ کا ہی جو نیچی عرش کی
ہی سوشاید وہی سانپ زندہ ہو یا اور کوئی ایک روایت مین

آیا کہ وہ سانپ عرش سی لپٹ گیا تب بہی آدہا باقی رہا اور

اوس سانپ کے ستر ہزار بازو ہین ہر بازو مین ستر ہزار پر ہین

ہر پر مین ستر ہزار چہرہ اور ہر چہرہ مین ستر ہزار مونہ اور ہر مونہ

مین ستر ہزار زبان کہ ہر ایک زبان سے گنتی پر قطرون مینہ کے اور

برگ درختونکی اور ریتون جنگل کے اور گنتی پر دنون اس

جہانکی ذکر پروردگار کا کرتا ہی اور شاید کہ کہکشان لعاب

اوسی سانپ کا ہی کہ حدیث مین آیا لُعَابُ حَيَّةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ

لکہا ہے کہ ساتون آسمان اور ساتون زمین آگی کرسی کے ایسے ہین

جیسا چہلہ بڑی میدان مین اور یہ سب آگی عرش کے جیسا

چہلہ بڑی میدان مین فرمایا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ کہ پیدا کیا

آسمان زمین کو چہ دن میں اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب
دن کہان تہے جواب یہ ہے کہ اندازہ دنونکا علم میں حقتعالی کی تہا
لکہا ہے کہ حقتعالے نے سات آسمان اور سات زمین پیدا کئے
کہ عدد کو سات کے دوست رکہتا ہے کہ اکثر چیزیں بزرگی والی
سات سات ہیں کہ پہاڑ بہی سات ہیں جودی طور
سرآندیپ لبنان حری وغیرہ جودی حضرت نوح
علیہ السلام سے نسبت رکہتا ہے اور طور حضرت موسی علیہ السلام سے
اور سرآندیپ حضرت آدم علیہ السلام سے اور لبنان عابدوں سے اور
حری حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نسبت رکہتا ہے
اور طواف کعبہ کا سات بار ہے اور سعی صفا مروہ میں سات بار ہے

اور ڈالنا پتھروں کا منا میں سات ہیں اور حضرت یوسف
علیہ السلام قید خانہ میں سات برس رہے اور عزیز مصر نے
خواب میں گایاں سات اور بالاں سات دیکھی اور کرامت
پیغمبرونکی جو مشہور ہے سات طرح کی ہیں اور سورہ الحمد کے
سات آیتاں ہیں اور قرآن شریف کے سات سبع ہیں
اور قرآن اوپر سات حروف کے نازل ہوا یعنی سات طرح کے
قراءت ہے اور لوح محفوظ کی سات خط ہیں اور فرشتیاں
صف پر ہیں اور سجدہ کرنا ہفت اندام پر ہے اور اولوالعزم
پیغمبر سات ہیں اور حضرت ایوب علیہ السلام بلا میں رہے سات
برس اور آدمی سات چیز سے بنا اور اعضا آدمی کی سات
ہاتھ دو ہات دو پاؤں پیٹ کمر سر اور اندر آدمی کے

سات چیزین پیدا کی اون سی زندگی می طبیعت کے اونکو اعضا
رئیسہ کہتے ہین دماغ جگر دل گردا تلی پتا پھیپھڑا
اور دن سات ہین اور رات اور ستارے بجا مشہور ہے اور دریا بڑی
سات ہین سیحون جیحون نیل فرات کہ یہ چارون
نہرون سی بہشت کے ہین اور تین دریا ہین اور اور چہرہ مین
سوراخ سات ہین دو کان دو آنکھ دو سوراخ ناک کے ایک
مونہہ اور دوزخ سات ہین اور اصحاب کہف کے سات ہین
اور ہلاک ہوئی قوم عاد سات رات مین اور فرمایا
وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ اور سات دن حج ہین جب
تم ہٹو حج سے اور محرم عورتین کہ اونسے نکاح درست نہین
سات نسب سے اور سات سبب سے اور سات رضاعت سے

اور یہ کہ کرنا برتن کا کہ جسمیں کتّا مونہہ ڈالے سات بار ہے

اور بی عائشہ کا جب نکاح ہوا پیغمبر علیہ السلام سے تو عمر اونکی

سات برس کے تھے اور شہید سات ہیں اَلْمَقْتُوْلُ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمَطْعُوْنُ وَالْمَسْلُوْلُ

وَالْغَرِیْقُ وَالْحَرِیْقُ وَالْبُطُوْنُ

وَالنُّفَسَآءُ اور فرمایا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ

پہر جلوہ ظہور کا اور غلبہ سلطنت کا کیا عرش پر کہ اجرائے

احکام کا ہو اور یہ سب مخلوقات جو موجود ہیں اونسے کام

لیا جیسا فرمایا یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ ڈہنپواتا ہے

رات کو دن کے پاس اور دن کو رات کے کہ ڈہونڈتی ہے رات

ونکو اور دن ڈہونڈتا ہے رات کو لاگو ہوکر مطلب یہ ہے

کہ

کہ ایک دوسرے کی طلب رہتی ہی کہ جیسا کوئی دوست دوست کا

منتظر ہوتے ہین پس جب دوست آیا کہا آوا بجا کہ مری توبیٹھہ مین

جاتا ہون اور پیدا کیا سورج کو اور چاند کو اور ستارونکو تابعدار

اپنی حکم کی کہ جب حکم ہوتا ہی نکلتے ہین اور جنبش کرتی ہین اور جب

حکم ہوتا ہی چھپتی ہین اور ٹہرتی ہین الا لہ الخلق والامر

خبردار ہو کس ہو جاؤ کہ واسطے اوسکی ہی پیدایش مین اور آدمی

اور فرشتہ اور سب چیزین اوسکی ملک مین ہین یا واسطے اوسکی ہی

پیدا کرنا سب چیز کا اور نیست اور ہست کر دینا بڑائی ہی برکت ہی

پروردگار عالم کو لکہا ہی کہ جب خدا تعالی نی ارادہ کیا کہ جہان پیدا کری

پیدا کیا ایک گوہر نورانی برابر ساتون آسمان زمین کی ہر طرف اوسکی ساتھہ

نظر سی ہیبت کی دیکہا تو بہاڑ ماری شرم اور ڈرکی پانی ہوا پہر
اوس پانی نی جوش مارا اوس پر جہاگ ہوا اوس بخار سی آسمان
پیدا کیا اور زمین بنائی اور وہ پانی بہت کانپتا تہا دہشت سی خدا
تعالی کی اور کانپتا رہیگا قیامت تک پس زمین پانی پر مانند پیالہ کی
ڈولتی تہی حقتعالی نی حکم کیا جبرئیل عم کو کہ زمین کو تہرا انہون نی
ایک کنارہ زمین کا پکڑا وہ جانب دوسری سی ہلتی تہی پہر اودہر گئی
اوس جانب سی پکڑا اودہر سی ہلتی تہی آخر جبرئیل عاجز ہوئی
اور عرض کیا کہ الہی مجہسی زمین نہین ٹہرتی لکہا ہی کہ تب
حقتعالی نی حکم کیا ایک مچہر کو اوسنی تمام پی تو یہان تک کہ حقتعالی
نی پہاڑ پیدا کئی اور زمین کو پانی پر ٹہرایا کہ فرمایا والجبال اوتادا

اور

اور کیا میں نے پہاڑوں کو میخیں اور شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بیت

زمین از تپ لرزہ آمد ستوہ	فرو کوفت بردامنش میخ کوہ

روایت ہے کہ خدا تعالی نے پیدا کیا دنیا کو چھ دن میں دن آیتوار کے
زمین آسمان اور دن پیر کے درخت اور گھاس اور دن منگل کے
پہاڑ اور دن بدھ کے روشنی اور دن جمعرات کے جانور اور دن
جمعہ کے حضرت آدم علیہ السلام اور زمین سات ہیں ملے ہوئے اور
موٹاپا ہر ایک کا پانسو پانسو برس کا رستہ ہے نام اول زمین کا
ادما اور دوسری کا بسیطا اور تیسری کا ثقیلا اور چوتھی کا
بطحا اور پانچویں کا شیاق اور چھٹی کا ماسکا اور ساتویں کا
ثری اور خدا تعالی نے قرآن شریف میں اور نام ذکر کیے ہیں اقل

اور بساط اور مہاد اور کفات اور فراش اور ذات الصدع

کہ آیتوں میں انکا مذکور ہے۔ روایت ہے کہ پہلی زمین جو پیدا کی

وہ تھی یکہ مکہ شریف اوسے ہے پہر اوسکو پہلا دیا اسواسطے اوسکو

ام القری کہتی ہین زمین پہلے مقام آدمی اور جن و وحوش طیور

کا ہے دوسری مقام باد خزان کا اوسکو باد عقیم کہتی ہین

زمین تیسری مقام ایک مخلوقات کا ہے کہ مونہ اونکی اور مہت

جیسی آدمیونکی اور پاؤن اونکی مانند ڈنکرونکی اور کان اونکی

جیسی اونٹونکی اور بال اونکی جیسی بکرونکی اور قد اونکا ایک

بالشت کا اونکو ثواب عذاب کچہ نہین جب ہمارا دن ہوتا ہی

اونکو رات ہوتی ہی اور جب ہماری رات ہوتی ہی اونکا دن ہوتا ہے

جیسے

جب یاجوج ماجوج کا زور ہوگا اور حضرت عیسے علیہ السلام
واسطے ہلاکت اونکی کے دعا چاہینگی تو یہ آونگی اور گردنوں میں
یاجوج ماجوج کی لپٹ کر مانند غدود کی ہوجاوینگی کہ جس سے
وی ہلاکت ہاوینگی زمین چوتھی گندک کی ہی کہ جو واسطے تیز کرنی
دوزخکی ہی حدیث شریف میں آیا کہ جو پہاڑ دنیا کی اوس
گندک میں پڑین پگھل کر پانی ہوں زمین پانچوین مقام
سانپوں بچھوونکا ہی ہر بچھو جیسا اونٹ اگر نیش ماری
پہاڑ پر تو راکھ ہوجا زمین چھٹی مقام ارواح کفار کا ہی کہ جو کافر
مرتا ہی روح اوسکی وہاں قید ہوتی ہی زمین ساتوین مقام
ابلیس کا ہی اور اوسکی لشکر کا ۞ اور آسمان پہلا دہوئیں کا

اور یہ دہوان وہی کہ بخار تہا جوش سے دریا کی اوتہا پس وہ بخار
سخت ہوا برنگ آئینہ شفاف کے جہمکتا اور اسی پر ہین ستارے
اور چاند اور اوسمین فرشتہ نوری ہین لاکہون اور ایک فرشتہ
ہے کہ اوسکو رعد کہتی ہین اوسکو مقرر کیا ابر باران پر اور تسبیح

اوسکی یہ ہے . سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ

اور نام اس آسمانکا رفیع ہی ؁ اور آسمان دوسرا تانبہ
کا ہے شفاف اوسمین شمار فرشتونکی نہین تسبیح اونکی یہ ہے

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ اور درمیان اونکی

ایک فرشتہ ہی ایسا کہ آدہا تن اوسکا آگ کا اور آدہا برف کا
نہ آگ برف کو موقوف کرتی ہی نہ برف آگ کو اور تسبیح اوسکی یہ ہے

سُبْحَانَ مَنْ اَلَّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ

اور نام

اور نام اس آسمان کا قیدوم ہی ۵ اور آسمان تیسرا سفید برنگ

چاندی کی ہی صاف مصفا اوسمین فرشتہ ہین کہ پر رکہتی ہین اور

رنگ ہر ایک کے جدی جدی وی فرشتہ کروڑون ہین ذکر کرتی ہین

حقتعالے کا تسبیح اونکی یہ ہے سُبحَانَ المَلِكِ الحَيِّ الَّذِي لَايَنَامُ

وَلَا يَمُوتُ اور نام اس آسمان کا ماعون ہے ۵ اور آسمان چوتہا

چاندی کا شفاف اور اسی پر سورج ہی اوسمین فرشتہ ہین زیادہ

تینون آسمانونسے بعضے قیام مین اور بعضے رکوع مین بعضے سجدہ

مین خداتعالی سی کانپتی ہین ڈرتی ہین تسبیح اونکی یہ ہے

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ المَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ

اور نام اس آسمان کا رفیع ہی ۵ اور آسمان پانچوان سونی کا ہے

اوسمین فرشتہ دس حصہ زیادہ چوتھی آسمان کی تمام رکوع اور
سجود مین سر اوپر نہین اوٹھاتی دن قیامت کی سر اوٹھاوینگی کہینگی

سبحانک ما عبدناک حق عبادتک

اور نام اس آسمان کا ساحقون ہی اور آسمان چھٹا یاقوت
سرخ کا اوسمین فرشتہ ہین دس حصہ زیادہ پانچوین آسمانکی
فرشتون سی اور اونکو کروبیون کہتی ہین ایک ایک فرشتہ
کی پاس ستر ستر ہزار فرشتہ اور ہین وی تسبیح اور تہلیل کرتی
ہین اور آسمان ساتوان موتی کا اوسمین فرشتہ سو حصہ
زیادہ چھٹی آسمان سی ایک ایک فرشتہ کی کئی کئی سر اور ہر سر او پر
کئی مونہہ اور ہر مونہہ مین کئی زبان ہر زبان مین کئی کئی لغت

لغت

پس جدا جدی تسبیح کرتی ہین اور تسبیح ایک کی دوسری کی
نہین ایک روایت مین آیا ہی کہ آسمان پہلی کو آسمان دنیا کہتی ہین
اور دوسری کو سقف کہتی ہین اور تیسری کو رفیع اور چوتہی کو
قیدوم اور پانچوین کو طفقان اور چہٹی کو شہام اور
ساتوین کو اسحاقیل کہتی ہین اور نام آسمانونکی کلام مجید مین
یہ ہین سماء اور سقف اور طریق اور طباق اور شداد اور رقیع
اور فرق دل ہر آسمان کا پانچ سو برس کا رستہ اور فرق درمیان
ہر ایک کی پانسو برس کا لکہا ہی اور زحل ستارہ آسمان ساتوین سی
چمکتا ہی اور مشتری آسمان چہٹی سی اور مریخ پانچوین سی اور
سورج چوتہی سی اور زہرہ تیسری سی اور عطارد دوسری سی

اور چاند آسمان اول کے ہے اور یہ پانچ ستارے کہ زحل اور مشتری

اور مریخ اور زہرہ اور عطارد بڑے ہیں صفائی سے آسمانوں کی

ہر ایک نظر پڑتا ہے تفسیر بیضاوی وغیرہ میں ذکر کیا معنی اس آیت کے

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ اور تحقیق

زینت دی ہمنے آسمان پہلے کو ساتھ ستاروں کے یہ معنی ہو سکتے

ہیں کیونکہ جب چمکنا ستاروں بہت کا پہلے آسمان تک ہے اون

پانچوں کا اگرچہ چمکنا اور آسمان سے ہو اور تب بھی زینت آسمان اول کے

ہو گئی کہ آسمان اول سے دیکھے سب نظر پڑتے ہیں لکھا ہے کہ سورج

برابر دنیا کے اور چاند کم اوس سے ہے اور کہا کہ سورج ایکسو بیس حصہ دنیا

کے برابر ہے اور چاند ستر حصہ دنیا کے برابر ہے غرض کہ روایات مختلف ہیں

لکہا ہے کہ چاند مانند سورج کی روشن تہا پس جبرئیل علیہ السلام نے

پر مارا پس روشنی چاند کی کم ہوئی تاکہ رات اور دن میں فرق ہوجا

ایک بزرگ نے کہا کہ سیاہی جو چاند میں نظر پڑتی ہی نشان پر

جبرئیل کی ہی اور لکہا ہے کہ سورج اور چاند دونو ٹکری ہین

نور عرش سے اور یہ روایت صحیح معلوم ہوتی ہے اور لکہا ہے

کہ واسطے سورج کی ایک گردون یعنی ہنڈولہ ہی اوسکی تین سو

ساٹھ ستون ہین ایک ایک ستونکو ہزارہا فرشتہ لگا ہوا ہی

کہ سورج کو کہینچتے ہین اور واسطے سیر سورج کی بارہ برج کی کہ اوس سے

سال اور ماہ اور روز کا حساب ہو حمل ثور جوزا سرطان

اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت کہان

برج نمین چاند سورج کی سیر رہتی ہی اور حساب سن و تاریخ کا ہوتا ہے

فرمایا اللہ تعالی نی وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَّ

النَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا

تُکَذِّبٰنِ اور سورج اور چاند ساتھ حساب کے ہین

یعنے اون سی حساب ہوتا ہی اور گہاس اور درخت سجدہ کرتی

ہین واسطے خدا کی یعنے تسبیح کرتی ہین اور عبادت مین مشغول

رہتی ہین اور یا سجدہ سی سایہ مراد ہی یا جہکجانا اونکا

شوق الہی مین پس ساتھ کون کون سی نعمتون رب اپنے کی جھٹلاؤ گے

ای آدمیو اور ای جنون اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ • پکارو اپنی رب کو عاجزی

اور

اور زاری سی اور جیسی اشارہ کہ دعا مانگو اپنی رب سے حاضر اور
باطن وہ جانتا ہی اور سنتا ہی عمل ظاہر اور باطن کا تو دعا
مانگو اوس سے عاجزی اور زاری سی اور پوشیدہ دل سے تحقیق اللہ
دوست نہیں رکہتا تجاوز کرنی والون کو اور حد سی درگذرنی والونکو
کہ کسی کے حقمین بد دعایان کرین ناحق ضد اور حسد سی یا قدرا سی
وہ دعا مانگین کہ لایق اوسکی نہون جیسا درجہ انبیا کا اور
فرشتونکا اور چڑہنا آسمان پر یا دعا مانگی حقمین مسلمانونکی
غضب سے اور آخرت جانی کی یا دعا مانگی حقمین اپنی موت کے
غم اور مصیبت سے دنیا کی کہ مانگنا موت کا حدیث شریف مین
منع آیا ہی وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

اور مت فساد مچاؤ زمین مین کفریوں کے شکر کرکی اور بدکاریان اور ظلم کرکی بعد سنوارنے اوس زمین کی پیغمبر کرکے اور ایمان اسلام کرکی یا سنوارنا زمین کا آدمیون کرکی اور طرح طرح کی نعمتون اور بوٹیوا ور پھلواریون کرکی اور بگاڑنا اوسکا کفر اور ظلم سی ہی کسو واسطے کہ بدکاری سے نحوست آتی ہے اور برکت جاتی ہی اور زمین فساد پاتی ہی اور پکارو تم اوسکو ڈرتی رہتی اوسکی غضب سے اور غرور عبادت کا نکرو اور پکارو تم اوسکو طمع رکھکی اور امید کرکی اوسکی رحمت پر کہ آدمی بشر ہے جو کچھ گناہ ہی جاوے امید رحمت کے نچھوڑے کر دیوے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط

اور دوسرے جگہ یون فرمایا ہے

يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ ط

ہو تم بہتر اُمت کے جو نکالی گئی واسطے آدمیون کے یعنی تم جو امت محمد علیہ السلام کی ہو بہتر ہو اور امتون سے یا یہ کہ تم جو اصحاب محمد کی علیہ السلام کی ہو بہتر امت کے ہو کہ منع کرتی ہو تم آدمیونکو بدی سے اور حکم ہوا اونکو ساتھ بھلائی کی اور جا کر آیا کہ حکم کرتی ہین ساتھ بھلائی کی کہ نصیحت کرتی ہے اور متاتی ہین

لوگونکو گناہون سے آور شتالی کرتی ہین خیر خرات مین کرہمت ماری نجا
یعنی لالچ نہ آجاوی لکہا ہی کہ جب حضرت موسی صلوة اللہ علیہ پر توریت
نازل ہوئی اور ساتہ اللہ تعالی کی کلام کرنی لگی تو بہت خوش ہو کر جناب الہی مین
عرض کیا لقد اکرمتني بكرامة لم تكرم بها احدا قبلي
الہی نوازا تونی مجہکو ایسا کہ نہین نوازا ایسا کسی کو پہلی مجہسی حق تعالی نی فرمایا
اصطفيتك على الناس برسالتي وبكلامي
اي موسی مین چہانٹا تجہکو آدمیون ساتہ پیغمبری اور کلام اپنی
پس اس نعمت عظیم کا شکر کرتا رہ اور دین اسلام پر ثابت ہو
اور دوستی محمد علیہ السلام کی دلمین محکم کر اور سید المرسلین پر
جان نثار ہو کہا الہی محمد علیہ السلام کون ہی کہ جسکی محبت کو حکم ہوتا ہی

فرمایا

فرمایا وہ پیغمبر ہے کہ نام اسکا احمد ہے اور نام اسکا لکہا گیا عرش

مجید پر دو ہزار برس پہلے پیدا ہونی زمین آسمان کی اور اسکو نبی اور حبیب اور صفی

کہا میں نے اور وہ مجہی پیارا ہے سب خلقت سے عرض کیا یا الٰہی

انا احب الیک ام محمد یعنے میں بہت پیارا ہوں

تیری نزدیک یا اللہ یا کہ محمد علیہ السلام فرمایا تو کلیم میرا ہے اور

محمد صلعم حبیب میرا ہے اور حبیب پیارا ہے کلیم سے عرض کیا

یا الٰہی فرق کیا ہے کلیم اور حبیب میں فرمایا کلیم وہ کہ جو کری میری

رضا ہی کری اور حبیب وہ کہ جو میں کروں اوسکی رضا ہی کروں

ای موسی کلیم وہ جو خدا کو دوست رکہے اور حبیب وہ کہ خدا اوسے

دوست رکہے اور کلیم وہ کہ بہت روزہ رکہے اور راتوں کہ کہڑے

اور جب چالیس رات عبادت مین جگاوے اور چالیس دن روزہ رکھے تب کوہ

طور پر آوے اور جب طاقت کلام کی پاوے اور حبیب وہ کہ اپنی

بچھونے پر سوتا ہوا اور جبریل کو براق دیکر اوسکے پاس بھیجون اور اسکو

پلک جھپکتے مین مجھ پاس لاوے اور اوسکو ایسا مرتبہ دون کہ کسی کو

مخلوقات سے میسر نہوا ہوای موسی تو کلام کرتا ہی مجھسے کوہ طور پر

اور محمد کلام کریگا مجھ پاس عرش پر اور بزرگیون سی محمد علیہ

السلام کے ایک یہ بے ہی کہ اوسکو حق تعالی نی طرف اپنی اضافت

کیا فرمایا اسری بعبدہ اور اپنی آپ کو سرا ہا اور فرمایا

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ

لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

پاکی هی اوسی یعنی هر عیب اور نقصان سی پاک هی جو لیگیا بنده
اپنی کو رات کو مسجد حرام سی یعنی مکه سی طرف مسجد اقصی کی یعنی وه مسجد
وه هی که برکت کی هینی گرداگرد اوسکی تئین که دیکهاوین هم اوسکو
اپنی نشانیون سی عجائب غرائب تحقیق الله وهی هی سننی والا
باتونکا اپنی حبیب کی پوشیده یا ظاهر اور وهی هی دیکهنی
والا افعال اور احوال کو اوسکی ذکر کیا پهلی غائب کرکی فرمایا
سُبْحَانَ الَّذِیْ اور مخاطب کرکی فرمایا لِنُرِيَهٗ اشاره هی
که اوس لیجانی اور سیر کرنی مین جبرئیل علیه السلام بهانه تهی اور
پهر جبرئیل ع م کو طاقت همراهی کی نه رهی جبرئیل ع م الگ هوگئی اور کیا مقام

چنان گرم در تیه قربت براند | که در سدره جبرئیل از وی باز ماند
بدو گفت سالار بیت الحرام | کهای حامل وحی برتر خرام
بگفتا فراتر مجالم نماند | بماندم که نیروی بالم نماند
اگر یکسر موی برتر پرم | فروغ تجلی بسوزد پرم

پھر قرب خدا تعالی کا حاصل ہوا ہوا سو ہوا دیکھا جو دیکھا اور
سنا جو سنا کہ بیان نہیں ہو سکتا اور فرمایا اسری بعبدہ
یعنی لے گیا بندہ اپنے کو تو یہ لیجانا صفت خدا کی ہے نہ بندے کی
اور فرمایا موسی کلیم کی بیان میں ولما جاء موسی لمیقاتنا
اور جب کہ آیا موسی واسطے وقت باندھے ہمارے کی پھر یہ آنا صفت
بندے کی ہے حاصل یہ کہ محمد علیہ السلام کو بلایا اور موسی علیہ السلام آپ سے آیا

اور جاننا چاہیے کہ آنے والا طالب ہوتا ہے اور بلایا گیا مطلوب

اور آنے والا مرید ہوتا ہے اور بلایا گیا مراد ہوتا ہے اور آنے والا

ذاکر ہوتا ہے یعنی آپ یاد کرنے والا اور بلایا گیا مذکور یعنی یاد کیا گیا

اور آنے والا ہو کر مقصد پاوے اور ہو کر مقصود بناوے اور بلایا گیا

اور بلایا گیا ضرور مقصود پاوے اور جیت اوسکا وہی یہ معنی ہیں

کہ جب موسیٰ ع نے تجلی کو طور پر دیکھا اپنی صفت پر نظر کے بے ہوش ہوئے

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا

پس جبکہ تجلی کی رب نے واسطے کوہ طور کے کر دیا اوسکو ٹکڑے اور

گر پڑا موسیٰ بیہوش ہو کر اور حضرت مصطفیٰ نے بہت کچھ

دیکھا لیکن ذرہ بھر تغیر حالت نہوئی پس جبکہ کام موسیٰ ع کا

اپنی صفت سی تہا ایک پہاڑ سی زیر زبر ہو گئی اور کلام حضرت مصطفی

کا صفت رب سی تہا سو سطح غالب ہی العزیز اگر موسی کو

مرتبہ کلام کا ملا وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا اور لن کلام کیے

موسی سی کلام کرنی کر اور محمد علیہ السلام کو قرب بہید کا اور راز نیاز

ہوا فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی پس وحی کی طرف بندہ

اپنی کیے وہ جو وحی کی یعنی اوس وحی کا بیان ہی اگر موسی ع م کو

ید بیضا دیا تو محمد علیہ السلام کو دین بیضا دیا اَتَیْتُکُمْ

بِالْمِلَّةِ الْحَنِيْفَةِ السَّمْحَةِ السَّهْلَةِ الْبَيْضَاءِ

یعنی لایا ہوں میں تمکو دین یکسو اور محکم آسان روشن اوس

ید بیضا نی محل فرعون کا چمکایا اور اسنی دل اور سینہ مومن کا

جو محل ایمان کا روشن کیا اور نور دیا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ

صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

ایا پس وہ شخص کہ کھولدیا اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام کے

پس وہ اوپر نور کے ہی اپنی رب کے کیطرف سے اگر موسی کو

عصی دیا کہ ہزارون جادو ونکو سحر گرونکی نابود کیا حضرت

مصطفی کو شفاعت دیے کہ ہزارون گناہونکو گنہگارونکی نابود

کیا موسیؑ کو چالیس دن رات کھانا پانی نہ دیا وَاِذْ وٰعَدْنَا

مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اور جب وعدہ کیا موسی نے ہمسے

چالیس رات کا حضرت مصطفی کو ہر رات مقام قدس میں لیگئے

اور کھانا پانی دیا کہ جب یارون نے پوچھا یا رسول اللہ آپ جو جی ہم

روزہ رکہتے ہو نہ ذنکو کہانا کہاؤ نہ رات کو فرمایا ابیت

عِندَ رَبِّی ہُوَ یُطعِمُنِی وَیَسقِینِی یعنی رات کرتا ہوں

پاس رب اپنے کی وہی کہلاتا ہے مجہکو اور پلاتا ہے اور جب موسیٰ

کوہ طور پر آئی التجا کی رَبِّ اَرِنِی اَنظُر اِلَیکَ رب میرے

دکہلا دیدار اپنا خطاب ہوا اُنظُر اِلَی الجَبَلِ دیکہ طرف پہار کے

اور یہ اشارہ تہا کہ نیچے دیکہے طرف قدم کی کہ پاس قدم کاہ موسیٰ کے

شیطان نے سر اوبہارا تہا وہ بہی واسطے دیکہنے کے تیار ہوا تہا

اور حضرت مصطفےٰ کی وہ قدم گاہ تہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا

لَو دَنَوتُ اَنمُلَۃً لَاَحرَقتُ جو نزدیک ہوتا ایک

اونگل تو جل جاتا اور موسیٰ کو وادی مقدس میں حکم ہوا کہ نعلین

نکال اور حضرت مصطفی کو جب قرب ہوا چاہا کہ نعلین نکالکر
عرش پر سدہارین حکم ہوا کہ نعلین نہ نکال ولا تخلع
نعلیک اور حضرت موسیٰ جب چالیس روز کی آئی دیکھا کہ
قوم اونکی نے گوسالہ کو پوجا واتخذ قوم موسیٰ من
بعدہ من حلیہم عجلا جسدا لہ خوار
اور پکڑا قوم نے موسیٰ کی پیچھے اونکی زیور اپنی سے بچھڑی کو کرکے
پتلا بنایا اس واسطے کہ ڈالی سامری نے مٹی سم گھوڑی کی
جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہوئی تہی اوسمین ہونکی تہی پس وہ
لگا بولنے پس اوسکو لوگ لگے ماننے اور حضرت مصطفی صلعم
کو بارہ ستی کچہ اور بیس ہوئی کر جہان سے تشریف لیگئے اجھوت

اجہون امت اونکی دین پر قایم ہی رجال لا تلہیہم تجارۃ

ولا بیع عن ذکر اللہ مرد ہین کہ باز نہین رکہتی اونکو سوداگری

اور نہ خرید فروخت ذکری اللہ کی یعنی مومن لوگ اگرچہ سوداگری

کرتی ہین اور خرید فروخت وغیرہ کاروبار مین مشغول رہتے ہین

پر نیت بہلی رکہتی ہین اور یاد الہی کیی جاتی ہین یعنے دست بکار

و دل بایار اور واسطے امت موسیٰ کی من اور سلوی نازل ہوا

وانزلنا علیکم المن والسلوی اور واسطے

امت محمد صلعم کی تسلی اور خوشی دین مسلمانی کی اوپر نازل کیے

ہو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین

اللہ وہی کہ نازل کیے تسلی دلونمین مومنوں کی کہ زیادہ ہو اونکو ایمان پر ایمان

اور بعض

اور یقین پر یقین اور مضبوط ہے ۔ اور واسطے امت موسیٰ علیہ السلام کے
بارہ چشمے پانی کے پتھر سے جاری ہوئے فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
عَشْرَةَ عَيْنًا اور واسطے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونگلیوں
مبارک سے چشمے خالص پانی کے جاری ہوئے اِنْفَجَرَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ
اَصَابِعِهٖ اور عجب نہیں کہ پانی پتھر سے نکلا پر یہ عجب ہے
کہ پانی جاری ہونا اونگلیوں سے اور حضرت موسیٰ جب دریائے
نیل سے پار ہوئے تو دریا ایسا سوکھا کہ دامن امت اونکی کا تر نہوا

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ

اور حضرت مصطفیٰ صلعم کو ایسے بزرگی دی کہ جب امت اونکی پلصراط
پر سے گذریگی تو اتنی آنچ نہ آویگی کہ دامن تر اونکا سوکھے

جُزْ یَا مُؤْمِنُ عَلَیَّ فَاِنَّ نُوْرَکَ اَطْفَأَ لَهَبِیْ

یعنے دوزخ کہیگے گذر ای مومن مجہ پر سے کہ تیری تو رنے بجہا دیکے میری

لپٹ تھی کہ حضرت موسیٰؑ ساتہ حق تعالی کی مناجات کے عرض کیا

الٰہی الواح توریت مین ذکر ایسے امت کا دیکہا مین کہ وی لوگ

بہتر تمام امتون کے ہونگے اور ساتہ نکوئی کے حکم کرینگے اور بدی

ہٹاوینگے اوس طرف بہلائی ہونگی لیکین کے الٰہی اونکو میری امت کر

فرمایا تِلْکَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ یعنی یہ امت محمد کی ہی کہ آپ

سنورینگے اور اورونکو [illegible] پر لاوینگے پہر کہا ای رب میرے

توریت مین ذکر ایک امت کا پایا مین کہ تو فی او نکی ساتہ

تقوی اور عبادت اور نکوئی کے تعریف کے اور نام اونکا متقی اور

علیہ

عابد اور صالح رکھاتین فرمایا وہ امت محمد صلعم کی ہے پہر کہا ای رب
میری توریت مین ذکر ایسے امت کا دیکہا مین کہ بعد سب کے دنیا مین
آوینگے اور پہلے سب سے بہشت مین جاوینگے فرمایا وہ امت محمد صلعم کی ہے
پہر عرض کیا کہ ای رب میری توریت مین ذکر ایسے امت کا پایا مین
کہ صدقہ اپنی اوپر اپنی خرچ کرینگی اور دجال کو مارینگے فرمایا
وہ امت محمد صلعم کی ہے پہر کہا یا الٰہی توریت مین ایک ایسے اُمت کا
ذکر ہی کہ کتابین اور صحیفی اونکی چہاتیان اونکی ہونگی یعنی
بن لکہی کاغذ اور تختی کی اوپر اونکی قرآن اور حدیث اور مسئلہ یاد
ہونگی فرمایا وہ امت محمد صلعم کی ہے پہر عرض کیا الٰہی توریت مین
ایک ایسے امت کا ذکر ہی کہ بہشت مین نجاویگا کوئی پیغمبر پہلی اونکی پیغمبر

اورنکوئی امت پہلے اوس امت سے فرمایا وہ امت محمد صلعم کے
ہے عرض کیا الٰہی توریت مین ایک ایسے امت کا ہی ذکر ہی کہ اونکا
گناہ بخشیگا پہلے استغفار اونکی کے اور حاجتا اونکی ادا کریگا
پہلے طلب اونکی سے فرمایا وہ امت محمد صلعم کے ہے عرض کیا الٰہی
توریت مین ایک ایسے امت کا ہی ذکر ہی کہ جو تو تہوڑی روزی
دیگا اونکو تو راضی ہوگا تجسے ساتہ تہوڑی روزی کی اور تو راضی
ہوگا اونسے ساتہ تہوڑی عمل کے فرمایا وہ امت محمد صلعم کے ہے
عرض کیا الٰہی توریت مین ایک امت کا ذکر ہے کہ آپسمین ایک
دوسرے کے شفاعت کرینگی پس تو شفاعت اونکی قبول کریگا
فرمایا وہ امت محمد صلعم کے اور کعب الاخبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ موسی علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی توریت میں ایک ایسی امت
کا ذکر ہے کہ اوسکو امت مرحوم کہتی ہیں یعنے امت رحمت کیے گئے
فرمایا وہی امت محمد صلعم کی ہے کہ میں داخل کرونگا اونکو بہشت میں
ساتھ کلمہ شہادت کے اور اگرچہ پاس اونکی اور کوئی عمل نہوگا
پہر عرض کیا الٰہی توریت میں ایک امت کا ذکر ہے کہ تو اونکو
قیامت میں چمکدار نورانی اوٹھاویگا کہ مونہہ اونکی روشن چاند سے
اور ہاتھ پاؤں اونکی سفید رنگ ہونگی فرمایا وہی امت محمد صلعم کی ہے
پہر عرض کیا الٰہی توریت میں ایک ایسی امت کا ذکر ہے کہ
جو کوئی اونمیں سے ارادہ نیکی کا کریگا اور وہ نیکی ظہور میں نہ آئی
تب بہی ایک نیکی لکہی جاوے اور جو ظہور میں آئی تو ایک کے دس

تو سات سو تک لکھے جاوینگی اور جو کوئی بدی کا ارادہ کریگا اور وہ بدی

کرنی نہ پایا اسپر کچھ نہیں لکھا جاویگا اور اگر اوس ارادہ پر بجا آور

ہو یا اور بدی سے باز آیا واسطے اوسکی نیکوئی لکھی جاویگی فرمایا وہ

امت محمد صلعم کی ہے عرض کیا یا رب میرے توریت مین ایک ایسی امت کا

ذکر ہی کہ دن رات مین پانچ وقت نماز گذارینگے اور تو اونپر

دروازے آسمان کی کھولیگا اور رحمت بھیجیگا فرمایا وہ ہی امت

محمد صلعم کی اے موسی دو رکعت نماز کہ جب احمد اور امت اوسکی

وقت صبح کی گذارینگے تو بخشونگا مین گناہ جو اوس دن یا رات

زمانہ ہوئی اور آفت بلاسی امن میں رہینگے اے موسی جب وہ

چار رکعت نماز ظہر کے گذارینگے تو پہلی رکعتمین بخشش کرونگا

اور دوسری

اور دوسرے مین ترازو نیکون اونکے بھاری کرونگا اور تیسری
رکعتین فرشتونکو مقرر کرونگا کہ تسبیح کہین اور واسطے اونکی
بخشش چاہین اور رکعت چوتھی پر دروازہ آسمانکی کہولونگا
اور حوران نامزد کرونگا اونکی ای موسی جب وے چار رکعت اور
گذارینگے وقت عصر کی تب کوئی فرشتہ آسمان زمین مین
نرہیگا مگر بخشش چاہیگا اوسکی اور جسکے واسطے فرشتے بخشش
چاہین اوسکو عذاب نکرونگا مین اور جب وے تین رکعت نماز
مغرب کے گذارینگی دروازہ آسمانکی اونپر کہولونگا جو حاجت
چاہینگے سو دونگا ای موسی جب وے چار رکعت نماز عشا کی
گذارینگے اور یہ نماز بہتر ہے واسطے اونکی سب دنیا سی اور جو اوسمین ہی

اور جب یہ نماز پڑھین گی گناہ موسی کی پاک و صاف ہونگی کہ گویا ماں سے
ابھی پیدا ہوئی ای موسی جب وہ وضو کرین گی ایک ایک قطرہ پر
باغ بہشت مین پاوین گی ای موسی ہر برس وہ روزے ایک مہینے کے
رکھین گے اور وہ ماہ رمضان ہے بدلہ ہر یک روزہ کی ایک ایک شہر
دونگا بہشت مین اور بدلہ ہر نفل کے کہ اوس ماہ مبارک مین گذارینگے
ثواب فرض کا عطا کردونگا اور اوس ماہ مبارک مین ایک رات ہے اوسے
لیلۃ القدر کہتے ہین جو کوئی مری اوسمین یا کل رمضان مین تو لکہا جاوے
واسطے اوسکی اجر شہید کا اور روزہ رمضانکی فرض کیے مین بندون پر
جو کوئی دس دفعہ روزہ رمضانکی رکہے وہ ہو نیکو کارون سے اور جسنے
بیس دفعہ رکہے وہ ابرار سے ہوا اور جسنے تیس کے رکہے وہ بزرگ تر

شہید وہ

شہید ونسے ہوا ای موسی مین حکم کرتا ہون رمضانمن حملۃ العرش
کو کہ عبادت اور دعا استغفار مین روزہ دارونکی لکہو ای موسی
مین الہام کرتا ہون رمضانمین زمین آسمان کو اور پہاڑون
اور جانورونکو اور جو پانیونکو کہ بخشش چاہیے واسطے روزہ دارونکے
رمضانکی ای موسی امت مین محمد صلعم کی ایسے لوگ ہونگی کہ
بلندی پر آذان کہین گی اونکو ثواب پیغمبرون سا دونگا اور
اونپر رحمت کرونگا اور غضب اپنا اوس سے دور رکہونگا اور توبہ
اونکی قبول کرونگا اور جہان تک آواز آذان کی جاگی ڈہیلا پتہر
درخت مین سنکر اوسکے لیئے بخشش چاہینگے اور خبر منادینگے
پہر عرض کیا موسی علیہ السلام نے الٰہی ایسے امت ہوگی کہ روزہ رمضانکی

رکھینگے پر گنا اونکی بھلی سب بخشینگے جاوینگی اُلھی اوس امت کو

امت میری کر فرمایا کہ وہ امت محمد صلعم کی ھی پر عرض کیا الٰھی جو

وہ امت محمد صلعم کی ھی اور میری امت نھین کرتا تو مھینا رمضانکا

بھی عطا فرما فرمایا رمضان خاص واسطے امت محمد صلعم کے ھے وہ

مھینا وہ ھے کہ جسکو مین پسند کیا اوس مینے مین محمد صلعم اور

اوسکی امت کو ایسے درجے اور ثواب دونگا کہ کسیکے نذ یکی نہو

اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ	ح

اور روزہ دارونکو وہ درجہ ملیگا نہ کسی انکھہ نے دیکھا اور نہ کسی

کان نے سنا نہ کسیکے دل پر خیال گذرا اور خوشبو روزہ دار کے

مونہہ کی خوشتر ھے مشک سے ای موسیٰ واسطے روزہ دارونکی

بہشت

بہشت میں ایک دروازہ ہی ممکل کا نام اوسکا ریان ہے اوس دروازہ
میں کوئی داخل ہوگا مگر روزہ دار ای موسی روزہ ڈھال آگ سے
دوزخکی اور امان ہے عذاب سے ای موسی حق کہتا ہوں میں کہ روزہ دار
نزدیک میرے بمنزلہ فرشتہ مقرب کے ہی پہر حضرت موسی علیہ السلام
عرض کیا کہ الہی توریت میں ایک ایسے امت کا ذکر ہی کہ زیارت
مکی کے کرینگی اور حج کعبہ کا بجالاوینگی فرمایا وہ امت محمد صلعم کی
کہ جب وی حج کذارینگی ہر ہر قدم پر ثواب غلام آزاد کرنیکا اور ثواب
ایک برس کے روزہ رکہنی کا اور ایک ہزار نیکی کا ہوگا اور سب گناہ اونکی
بخشے جاوینگے اور پاک مصفا اپنی گہرکو آوینگی عرض کیا الہی
اونمیں بعضے لوگ ایسے ہیں تو ہونگی کہ اونکی نیتوں میں خلل آوے اونکی

صدقو میں خلل آور اونکی عملونمیں خلل ہوگا فرمایا کہ بدونکو
اونکی نیکوانکی طفیل سے بخشونگا پہر عرض کیا الہی توریت میں
ایک ایسی امت کا بہی توذکر ہی کہ قیامت کو اونکی تین جماعت
ہونگی ایک بی حساب بہشت میں جاویگی دوسری جماعت سے
حساب آسان کریگا اور تیسری جماعت کو حکم کریگا عذاب کا
فرشتہ کہینگے کہ الٰہی یہ لوگ صاحب دنیا کی خون ناحق کرنی والی
ظلم فساد والی فاسق بدکار مگر اہل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی ہیں
یعنی کلمہ پڑہنی والی اور شرک کفر سی بچنی والی ہیں پس فرماویگا تو
کریگا نو دوزخ سے اوسکو کہ جسکی دلمیں ذرہ ایمان تہا پہر تو اونکو
بہشت دیگا فرمایا وہ امت محمد صلعم کی پہر عرض کیا الہی توریت میں

ایک امت کا ذکر ہی کہ جب کہانا کہا ویگی اور منہ میں لیکر لقمہ موٹہ مین

رکہینگے اجہون وہ لقمہ بیٹ مین قرار نہ پکڑیگا کہ تو اوسکو بخشیگا

پر اوس امت کو میری امت کر دی فرمایا وہی امت محمد صلعم کی ہے

پر عرض کیا الہی تمام خوبیان اور بہلائیان محمد صلعم کو اور اوسکی امت کو دی تو مجہی

پر مجہی اوسکی امت سے کر قَالَ يَا مُوسٰى إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ

عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ

وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ه فرمایا ای موسی مین پسند کیا

تجہی آدمیون پر ساتہہ پیغمبری کی اور اپنی کلام کی پس پکڑ

جو دیا مینی تجہکو اور ہو ساتہہ شکر کرنی والون کی امام ثعلبی

رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب عرایس میں لکہا ہی کہ جب اوصاف

اور تعریف اور بڑائی بزرگی اس امت کے موسی علیہ السلام نے بہت
سنے بے اختیار دل اونکا دیکھنے کو اس امت کے راغب ہوا
اور عرض کیا یارب لیتنی رأیتهم ای رب میں
چاہتا ہون کہ دیکھوں میں اوس امت کو خطاب ہوا تجہ میں
اور اونمیں عرصہ دور دراز ہی پر دیدار اونکا قیامت کو ہوگا
مگر جو چاہے تو آواز اونکی سناؤن قال یارب اريد
ان اسمع کلامهم کہا اچہا میں سننا چاہتا ہون
کلام اونکی حق تعالی نے فرمایا یا امة احمد ایکبارگی سب نے
آواز دی اور حضرت موسی نے خوب سنا کہ ارواحون نے کہا

لبيك اللهم لبيك ان الحمد لك والملك لك

لا شريك قال الله ان رحمتي سبقت غضبي وعفوي على عقابي قد اعطيتكم قبل ان تسألوني وقد اجبتكم قبل ان تدعوني وقد غفرت لكم قبل ان تعصوني

فرمايا جواب مين امت كي كه تحقيق رحمت ميري بڑه گئي هے ميري غضب پر اور بخشش ميري غضب پر دونگا تم پهلي سوال تمهاري كي اور دونگا حاجت تمهاري پهلي مانگني سے اور بخشونگا تمكو پهلي گناه كرني سي لكها هے كه آواز امت محمد صلعم كي موسي صلعم كو خوش معلوم دي شوق زياده هوا كها الهي پهر اس امت كو فرما كه آواز كرين دوسري بار پكارا پهر جبرئيل او سيطور

جواب دیا پھر حضرت موسی نی عرض کیا کہ آواز کرین حقتعالی نی فرمایا

کہ اسی موسیٰ جب کوئی خاوند کسی بندہ کو پکارتا ہی اور بندہ حاضر ہو

اور جواب دیتا ہی تو حق اوسکا یہ ہے کہ خاوند اوس بندہ کو پر احسان

اور انعام کری پھر مین دو بار امت محمد صلعم کو پکارا اور انھون نی جواب دیا

مین سا[illegible] انکی احسان اور انعام کیا کہ دو حصہ اونکی بخش دئیی

ایک حصہ دیکیا ہی اگر آپکی پکار وہ ہی بخشنا پڑیگا اور بخشش

اوس ایک حصہ کی قیامت پر منحصر ہی کہ جس سی رحمت و شفاعت

معلوم ہو اور کعب الاحبار رحمۃ سی رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ حق

تعالی نی فرمایا ای موسی جو تو میرا بہت قرب چاہتا ہی تو درود بہت

بہیجا کر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اوسکی آل پر اسطرح جیسی

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك وسلم

جب حضرت موسی علیہ السلام نے یہ بات سنی غیرت دہنک آیا کہ تختی توریت کے
ہاتھ سے پھینک دی تین تختہ طرف آسمان کے اڑ گئے اور جو تختہ رہ گئی خطاب ہوا

لولا محمد وامته ما خلقت الجنة ولا النار ولا
الشمس ولا القمر ولا الليل ولا النهار ولا
ملكا مقربا ولا نبيا مرسلا ولا اياك

یعنی یہ ہے جو نہ ہوتا محمد اور امت اوسکی نہ پیدا کرتا میں بہشت اور
دوزخ اور نہ چاند اور نہ سورج اور نہ رات دن اور نہ فرشتہ مقرب
اور نہ نبی مرسل اور نہ پیدا کرتا تجھکو ای موسی جو تو اقرار نبوت
محمد کیکا نکریگا اور اوسپر درود نہ بھیجیگا تو تجھکو آگ میں جلادونگا

اور اکرم ابراہیم خلیل درامی ہو جب موسی نی دیکہا کہ عتاب امام محمد
غصہ ہوا عرض کیا الہی مین اقرار کیا نبوت کا محمد صلعم کی اور اوسکے
امت کے فضیلت کا درود بہیجتا ہون اوسپر پہر عرض کیا کہ الہی تو
محمد کو اور اوسکی امت کو ایسا دوست کسواسطے رکہتا ہی تو فرمایا
بہت بزرگی پیغمبر اونکی کی اور بہت نو خصلت ہے کہ اونمین
ہونگی ایک تو پاکی کا لحاظ بہت کرینگی دوسرے نماز پانچون
وقت گذارینگے تیسرے روزے رمضان شریف کی رکہینگے
چوتہی حج کرینکی پانچوین عاشورہ مین نکوئی کرینگے اور زکوۃ
مال کے دینکی اور غسل جنابت کا بطریق مسنون کرینکی اور عمارت
مسجدونکی کرینکی اور نوین یاغو منین بہشت کے رہینگے

عرض کیا الٰہی باغ جنت کے دنیا میں کونسے ہیں فرمایا مجلس علم کی
فرمایا ای موسی عالم امت محمد صلعم کی محفل درس وعظ کی جماوین اور
لوگونکو بلاوینگے اور ذکر نعمت کا اور رحمت کا اور عذاب اور ثواب کا
کرینگی اور سننے والی بیٹھی سنینگے تم اگر دیکھنا بڑی بڑی رکھتی
ہونگی بر جب او مجلس سے اوٹھاین گی نہ رہیگا اونپر ایک گناہ بخشے
جاینگی ای موسی محمد صلعم کو دوست رکہ جیسا اپنی آپ کو دوست
رکھتا ہی اور اوسکی امت کو دوست رکہ جیسا بنی اسرائیل کو دوست رکھتا ہے
اور نہیں تو تمام عمل تیری حبط کرونگا ای موسی جب دن قیامت
کا ہوگا اور دوزخ اوپر آدمی کے سب آدمی نفسی نفسی کہینگی اور محمد صلعم
امتی امتی کہینگے ای موسی بنی اسرائیل کو کہہ کہ جو محمد صلعم سے ایمان لاوے نہ لاویگا

اور اوسکی نبوت پر یقین نلاوی گی زبانیہ دوزخکو حکم کرونگا کہ تمکو

پکڑین اور مکڑین کی اور تمکو دیدار اپنی سی محروم کرونگا نہ کوئی شفاعت

کرنی والا تمہاری شفاعت کریگا اور نہ کوئی فرشتہ رحمت کریگا

ای موسی بنی اسرائیل کو کہہ کہ جو کوئی محمد صلعم پر ایمان لاوی اور اوسکی

نبوت کو باور کیجی وہ بزرگی والا ہی خلقت مین نزدیک میری

ای موسی جو کوئی بات محمد صلعم کی رد کری اوسکو سوار و بندر کی صورت

کری دوزخمین ڈالونگا ای موسی جو کوئی صدق دل سی کہی کہ نہین

کوئی معبود برحق سوا اللہ کی اور محمد بندہ اللہ کا ہی اور پیغمبر اللہ کا اور

نیکی اور بدی اور رنج اور راحت سب طرف سی اللہ کی ہی یعنی تقدیر اوسکی

تو اوس بندہ کو نجات دونگا دوزخ سی ای موسی جو کوئی تابع ہو

سنت

سنت اور شریعت محمد صلعم کی کا اور اسکو دل جان سی قبولا
تو تلخی جانکندنکی اوس سی اوٹھاونگا اور ہول منکر نکیر کے اوس سی
دور کرونگا اور قبر اوسکی باغ کرونگا ای موسی بہشت منع ہی
سب پیغمبرونپر جب تک پہلے محمد صلعم داخل ہو بہشت مین ای موسی
اور منع ہی بہشت سب امتونپر جب تک امت محمد صلعم کی نہ آوین
بہشت مین ای موسی محمد صلعم نور ہے واسطے اوسکی جو ایمان لاوے
ساتہ اوسکی اور امت اوسکی پیچہی آوینگی دنیامین اور پہلی آوینگی
بہشت مین ای موسی اگر فرشتہ ہو فرشتون سی یا پیغمبر ہو
پیغمبرونمیسی اور محمد صلعم کو سچا نجانی تو تمام نیکیان اوسکی بدیونسی
بدل دونگا اور تمام اوسکا دیوان سی نیکیونکی مٹاونگا اور بہجونگا

ملاونگا ای موسی جب دن قیامت کا ہوگا ابراہیمؑ اپنی بیٹی
اسماعیلؑ سے برخ ہوگا اور تو اپنی بہائی ہارون سی بی رخ ہوگا
اور محمد صلعم اپنی امت پر توجہ کریگا اور اونکی شفاعت پر کمر
باندہیگا اونکو عذاب سے چہوڑیگا اور بہشت مین لاویگا ای موسے
آدمؑ اور تمام ذریات اوسکی نیچی جہنڈی محمد صلعم کی ہونگے ای موسے
امت محمد صلعم کو ایک نیکی کے دس نیکیان تو سات سو تک
اور گناہ اونکا ایک سے زیادہ نہوگا برکت اور کرامت سی محمد صلعم
ای موسی جو کوئی بہت درود بہیجی اوسے برو میرا دوست ہے
اور مقرب ای موسی میری رحمت کے ہزار حصہ ہین ایک حصہ تمام
آدمیون پر اور ایک کم ہزار حصہ محمد صلعم پر اور اوسکی امت پر

حضرت موسی نے کہا الٰہی امت محمد صلعم کی کہین کچہ گناہ نہین کرینگی

فرمایا البتہ گناہ کرینگے تو یہان تک کے لایق عذاب اور سزا اور

غضب میری ہونگی اور آگ دوزخکی اونپر جہیکے گی وے سب

ایکبارگے لا الہ الا اللہ کہینگی تب غضب میرا منہدم ہوگا

اور آگ دوزخکی دور ہوجاوے گی جب حضرت موسیٰ نے یہ باتین

سنے سجدہ مین گر پڑے اور کہا الٰہی مجھے امت سے محمد صلعم کے دیکہا

خطاب ہوا کہ تجہ مین اور اوسمین عرصہ دور دراز ہے پہر فرمایا اے موسی

نور محمد صلعم سب چیز سے پہلے تہا اوسی نور سے آسمان زمین عرش

کرسی بہشت سب پیدا ہوئے اے موسی محمد صلعم کو آخر زمانہ مین مبعوث

کرونگا اور امت اوسکی آخر دور مین اوسکے طفیل سے خاک میں بہت دن رہینگے

جب اوسے امتین حضرت موسی عرض کیا الہی تیری بندونمیں دانتر
کون ہے فرمایا جو کوئی علم سیکھے اور اسپر عمل کرے ای موسے
جوتیان لوہی کی کر اور عصا کانسے کا بنا اور واسطے طلب علم
کی چل اور اتنا واسطے علم پہر کہ جوتیان او عصا کہس جاوی
اسواسطے کہ عمل بی علم ایسا ہی جیسا درخت بی پہل اور
علم بی عمل ایسا جیسا مال بی زکات اور وہ علم کہ ملا حرام ہین
ایسے ہے جیسا زیور موتی یاقوت کا گلی ہین سور بندر کی
پہر عرض کیا الہی تیری دشمن کون ہین فرمایا جو کہ عیبت کرے
مسلمان کی اور عیب کہولا کرے اوسکا اور مال انکا وہ عیب
آپ بہی رکہتا ہی پہر عرض کیا الہی نزدیک تیری دوست کون ہے

وفرمایا

فرمایا وہ کوئی جو اپنے واسطے چیز چاہے وہی بہائی مسلمانکے
واسطے پہر عرض کیا الہی صابر کون ہے فرمایا وہ کوئی کہ جب
غصہ آدمی اوسکو کہا جا اور ایزا پہنچا اور دوستکے صبر کری
پہر عرض کیا الہی احمق کون ہے فرمایا جو کوئی بہشت بے عمل نیک
اور رزق چاہے بی دعا پہر عرض کیا الہی بخیل کون ہے فرمایا
وہ جو سوالی کو ہٹاوی باوجود اسکی کہ سوال اسکا ادا کرسکتا
پہر عرض کیا الہی سخت دل کون ہے فرمایا جسکو حرص ہو
جمع کرنی پر مال کے کہ اوس مال کے حرص میں پڑکر غافل رہیگا
اور موت اور گور کو بہلا دیگا اور کچہ غم آخرت کا نہ کہا دیگا
اور وہ بی سخت دل ہے کہ گناہ کرتا ہے اور تسبیح ہنستا ہے

پہر عرض کیا الٰہی بدبخت کون ہے فرمایا جو کوئی گناہ کئی جاوے اور توبہ نکری
پہر عرض کیا الٰہی بہتر آدمیونکا کون ہے فرمایا جو کوئی عبادت کری پہر ڈری کہ
مجہسے قبول ہوتی یا نہین پہر عرض کیا الٰہی سخی کہرا کون ہے فرمایا جو
اوسسے طلب کرین سو دی اور جو اوسکی پاس نہو اوجہی بات سے
اوسکی تسلی کری اور جو کوئی اوسکے ساتہہ بدی کری وہ معاف کریے ای
صل من قطعك واعف عمن ظلمك واعط
من حرمك واحسن الی من اساءك
معنے یہ ہین کہ مل اوسسے جو تجہسے توڑی اور معاف کر اوسسے
جو تجہپر زیادتی کری اور دے اوسے جسنے تجہی محروم کیا اور سلوک کر
اوسکی ساتہہ جسنے برائی کی تیری ساتہہ روایت ہے کہ حضرت

موسی نے عرض کیا الٰہی مین چاہتا ہون کہ تو مجھکو خبر دے کہ پہلے

پیدا کرنے جہان کے سے کیا تھا فرمایا مین تھا اور کچھ نتھا اور مین

پہلے اس سے ہزار شہر پیدا کئے تھے ہر ایک شہر سات دنیا کے برابر

اون شہرون کو دانونسے پوست کے بہر دیا اور ایک جانور سبز

رنگ پیدا کیا ہر اوسکو کہا مین کہ یہ سب دانے روزی تیری ہے

جب تو ان کو کہا کر تمام کریگا تب تیری موت آویگی اور تو مزا موت

چکھیگا پس وہ جانور مارے ڈر کے ایکدانہ ہر روز کہاتا رہا جب

ہو گئی کہاتی ہوئی تو دی دانہ لگی کم ہونی تب وہ کیڑا ایک مہینے مین

ایکدانہ لگا کہانی اور جب مدت ہوئی تو وہ دانے کم ہوتی جاتی تہی

وہ کیڑا ڈرا کہ ایسا نہو یہ دانے جلد تمام ہون اور یہ شہر خالی ہو جاوین

کرنا نجھی لینا سفر سب چھوڑ کر اور در
نیکی کا کچھ اسباب کر آخر فنا آخر فنا
دم کا بھروسا کچھ نہیں یہ یاد رکھنی کہیں
تو عمر کو تاہی کہیں یوں ہیں آخر فنا آخر فنا
دنیا میں جی اور من دی سامان پر سو کی کیے
پر کر کہ تو کب تک جیے آخر فنا آخر فنا
مغرور ہے کیا ذات پر نازاں ہے کیا بات پر
ہو لائے تو کس بات پر آخر فنا آخر فنا
جس وقت آویگی اجل جاویگا تو دنیا سے چل
رہ جاوینگے سب تیرے محل آخر فنا آخر فنا
کر شکر کہاں کہاں وہ تیرا نازک تن کہاں
وے دن کہاں وہ من کہاں آخر فنا آخر فنا
یوں ہی اجل آویگی جب ایک زلزلہ ہو جائیگا تب
عیش و خوشی ہو لیگا سب آخر فنا آخر فنا

قرآن مجید میں نشان ہر وقت [illegible] کے ہیں سو کیا تا دیکھا [illegible]

رسالہ مقصود القاری [illegible] اصطلاح [illegible]

م نشان لازم کا [illegible] اگر [illegible]

ط نشان مطلق کا ہی اوس [illegible] ہی اگی بڑہنا بچا ہی

ج نشان جایز کا ہی اس جگہ ٹہرنا بہتر ہے

ز علامت مجوز کی ہے لیکن گذرنا یہان سے بہتر ہے

ص علامت مرخص کی ہے یعنی اسجگہ ٹہرنا رخصت ہے

ق علامت قیل کی ہے یعنی کسینے یون بی لکھا ہی کہ اسجگہ ٹہرنا ہی

صلے نشان وصل کا ہی یعنی بہتر ہی اوسکو آگے سے ملالے اور جاہی جدا کیجے

ہ نشان آیت کا ہے یعنے اسجگہ ٹہرنا چاہی

لا سے معنے رکھتا ہے کہ یہان ٹہرنا نہ چاہیے